Syed A Shah

11-11-18

نثر نگاریاں ۔

تصنیف ۱۸۹۹ء

کتاب نمبر ۲

دیسی زمین کے لائق ترکاریاں

	صفحہ	بویا	کتنا اگا دیکھو	
(1) خربوزہ	= 41	‖	‖	+
(2) تربوزہ	= 44	‖	‖	+
(3) شکرقند	= 72	0	0	
(4) ادرک	= 95	0	0	
(5) ٹماٹر	= 111	×	×	
(6) گاجر	= 153	×	نرم زمین	—
(7) آلو	= 169	0	⊘	
(8) پیاز	= 212	×	×	
	×	بند گوبھی فرنچ	×	
	×	بینگن	×	
	0	پھلی	‖	—
	×	کھیرا	نرم	—
	×	شلغم	×	
	×	×	چقندر	

خلاصۂ تمہیدِ طبع اول

پروردگارِ حقیقی نے انسان کی خوراک کے لئے جو بے بہا نعمتیں عطا کی ہیں اُن میں سے سبزی ترکاری بھی ایک ہے۔ انسان کی روز مرہ کی ضروریات زندگی میں اِن کو شمار کیا جاتا ہے۔ عالمانِ علمِ طب اِس امر پر متفق الرائے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی معمولی خوراک کے ساتھ ہر روز مختلف اقسام کی تازہ سبز ترکاریاں ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔ یہ علاوہ تغذیہ کے صلیح خون کو پیدا کرتی ہیں اور اُسے صاف رکھنے میں بہت مدد دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کے بغیر انسانی خوراک بالکل بے لطف ہے۔ ہر سبز ترکاری میں نیا اور انواع و اقسام کا ذائقہ ہوتا ہے اسلئے خوش خور اور تبدل پسند طبائع کے اصحاب انھیں مختلف طور پر استعمال میں لاتے ہیں +

نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایک مدت دراز سے ہمارے بازاروں اور باغیچوں میں سبز ترکاریوں کی بہت قلت چلی آتی ہے۔ بالعموم بونے والوں کو معدودے چند ترکاریوں کے سوا اور زیادہ کا نہ علم ہوتا ہے اور نہ وہ اُن کے طریق کاشت سے ماہر ہوتے ہیں +

چند ترکاریاں جو اِسوقت جا بجا کاشت کیجاتی ہیں اُنکی حالت میں کسی

قسم کی ترقی نہیں ہوئی۔ خاص خاص موسموں میں خاص خاص ترکاریاں صرف بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں میسّر آتی ہیں۔ آپ کو کئی ایسے شہر اور قصبے بھی ملیں گے کہ جہاں دو ایک موسمی ترکاریاں بھی مشکل سے ملتی ہیں اور اگر تھوڑی بہت ملتی بھی ہیں تو اِسقدر گراں کہ ہر شخص اُنھیں آسانی سے خرید نہیں سکتا۔ اگر سوچا جاوے تو اِس نعمتِ عظمےٰ سے محروم رہنے کی وجہ سوائے ہماری عدم توجّہی اور لاعلمی کے اور کوئی نظر نہیں آتی۔ اگر لوگوں کو شوق ہو تو بہت تھوڑی سی جگہہ میں بہت کم تردّد سے سبز ترکاریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اگر عوام کو ذرا بھی شوق ہو تو بیسیوں نئی قسم کی سبز ترکاریاں باآسانی تمام مہیّا ہو سکتی ہیں۔ نیز بیجوں کے تغیّر و تبدّل سے موجودہ ترکاریوں کی حالتمیں بھی نمایاں ترقی ہو سکتی ہے ✦ یورپ میں سبز ترکاریوں کی کاشت کے بارہ میں چند مُستند کتابیں موجود ہیں اور ہمیشہ اُن کی ترقی کے لئے اخبارات اور اِس فن کے خاص رسالجات میں بحث ہوتی رہتی ہے۔ اُردو میں بظاہر ایک کتاب بھی ابتک ایسی مکمّل موجود نہیں نظر پڑی جسمیں وضاحت کے ساتھ باقاعدہ اس مضمون پر مبتدیوں اور نو آموز اصحاب کے لئے ضروری ہدایات قلمبند کی گئی ہوں ✦ اِس کتاب کے لکھنے کی خاص غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اِس جانب توجہ ہو اور وہ سبز ترکاریوں کی تعداد بڑھانے اور اُن میں عمدگی پیدا کرنے کی طرف راغب ہوں ✦

جن اصحاب کو چمن بندی اور کھیتی باڑی کے معاملات سے واسطہ پڑا

ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ سبز ترکاریوں کی کاشت کچھ کم نفع انگیز نہیں
ہے۔ بالخصوص اُن مقامات پر جہاں آس پاس آبادی ہو۔ دیہات میں
گو سبز ترکاریوں کا اِسوقت بہت خرچ نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عام
لوگ کھیتوں کے ساگ پات سے کام چلا لیتے ہیں لیکن اگر وہاں بھی ہر
موسم کی مختلف ترکاریاں بقدر ضرورت پیدا ہوا کریں تو اُمید قوی ہے
کہ بہت سے لوگ اُنھیں شوق سے خرید لیا کریں۔ نیز اُن کا بہت سا
حصہ قرب و جوار میں فروخت کے لئے بھیجا جا سکتا ہے۔ جوں جوں لوگ
ان کے عادی ہوتے جاوینگے اور ان کے فوائد اور قدر و منزلت کو
سمجھنے اور پہچاننے لگیں گے ویسے ہی اُنکی ضرورت بڑہتی جاویگی۔

سبز ترکاریوں کی کاشت تھوڑی سی زمین میں ہو سکتی ہے اور تھوڑے
سے سرمایہ اور تھوڑی سی محنت سے منافع کثیر حاصل ہو سکتا ہے۔
مثلاً اگر صرف آلووں کی ہی کاشت کو ترقی دیجاوے تو بہت تھوڑے عرصہ
میں تمام اخراجات نکال کر ایک معقول رقم بچ رہتی ہے۔ آلو مدت تک
اپنی اصلی حالت پر قایم رہ سکتے ہیں اور دُور دراز کے مقامات میں بھی
باآسانی تمام جا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں مثلاً سفید و
سُرخ شکرقند۔ زمیں قند۔ رتالو۔ مختلف قسم کی ارویاں۔ کئی قسم کے ہاتھی
چک وغیرہ ایسی اشیاء ہیں کہ احتیاط اور حفاظت سے انھیں دیر تک رکھ
سکتے ہیں اور حسب موقعہ معقول نفع پر انھیں فروخت کر سکتے ہیں۔ دیگر
سبز ترکاریاں جو زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھیر سکتیں ضرورت کے مطابق ریل

کے ذریعہ صبح سے شام تک دُور دُور پہنچ سکتی ہیں۔ غرضکہ یہ
کام آمدنی کا ایک معقول ذریعہ ہے بشرطیکہ عُمدگی کے ساتھ کیا جاوے
جو اصحاب اپنے مکانات اور کوٹھی بنگلوں اور باغ باغیچوں میں اپنے استعمال
کے لئے اِن کی کاشت کرانا چاہیں اُنھیں بھی بہت فایدہ ہو سکتا ہے *
اِس کتاب کی تیاری میں مسٹر گوبن گورنمنٹ سپرنٹنڈنٹ بوٹانیکل گارڈنز
سہارنپور کی انگریزی کتاب کے مُفید نکات سے زیادہ مدد ملی ہے۔ نیز پادری
فرمنجر صاحب۔ وُڈرو صاحب و بیٹن صاحب اور دیگر لایق و تجربہ کار
اصحاب کے اشارات نے بھی بہت کچھ کام دیا ہے۔ انگریزی کے زراعتی رسالوں
اور بڑے بڑے تخم فروشوں کے اشتہارات سے بھی بعض موقعوں پر مدد
کی گئی ہے *

میں خُوب سمجھتا ہوں کہ ابھی اِس کتاب میں بہت کچھ ترقی کی گنجایش
ہے مگر یہ کام ایک دن کا نہیں ہے رفتہ رفتہ سب کچھ ہو جاویگا۔ ہمیں
پہلے لوگوں میں اِس فن کا مذاق پیدا کرانا ہے پھر اُن سے قدر دانی و
حوصلہ افزائی کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ قسم قسم کی نباتات۔ بیسیوں اقسام
کے ساگ اور جڑیں جنگلوں۔ دریاؤں اور میدانوں میں پیدا ہوتی ہیں جنکی
اگر باقاعدہ کاشت کیجاوے تو وہ ہماری سبز ترکاریوں کی تعداد بڑھانے کے
علاوہ اور کئی طرح مُفید ثابت ہو سکتی ہیں *

ہندوستان خود ایک برّ اعظم اور خلاصۂ عالم ہے۔ اسکے ہر حصّہ میں
مختلف اقسام کی نباتات اُگتی ہیں اور اُس نواح کے باشندے اُنھیں نہایت

لذیذ اور صحت بخش سمجھکر استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوشش کیجاوے تو وہ
اور مقامات میں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن اِن تجربات کے لئے کچھ
وقت اور سرمایہ درکار ہے اور یہ مُدعا اُسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا
جب تک کہ لوگوں کو اِس جانب دلی شوق نہو۔ بہت سی خود رو نباتات
دریاؤں جھیلوں۔ اور ندی نالوں کے کنارے اور کھیتوں میں پیدا ہوتی ہیں
اُن میں سے بہت سی بطور سبز ترکاری استعمال کیجا سکتی ہیں اور وہ
جہاں جہاں پیدا ہوتی ہیں وہاں کے باشندے اُنھیں استعمال بھی کرتے
ہیں مگر غیر مقامات کے لوگوں کو اُن کی ہستی اور ماہیئت کی مطلق خبر نہیں
ہوتی۔ اگر لوگوں میں اِس فن کا مذاق ہو برابر بحث کرتے رہیں - اور
موزوں طریق سے نئی معلومات اور تجربوں کی کیفیت اور تفصیل مشتہر ہوتی
رہے تو اس صیغہ میں بہت جلد نمایاں ترقی نمودار ہو سکتی ہے اور اسوقت
یہ امر تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ بہت سی خود رو چیزوں کی جب باقاعدہ
کاشت شروع کی گئی تو اُن کی حالت بہت بہتر ہوگئی۔ وجہ یہ ہے کہ قدرت
ہمیں ہر ایک شے عطا کرتی ہے مگر، ہُنر اُسے ترقی دیتا ہے۔

باب اول

ضروری ہدایات

پیشتر اسکے کہ سبز ترکاریوں کے طریق کاشت کی نسبت کچھ لکھا جاوے یہ مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ نو آموز اور شایقین کے لئے ضروری ہدایات قلمبند کی جاویں جن پر کار بند ہونے سے پُوری کامیابی حاصل ہو سکتی ہے*

اِن ہدایات کو ہم سات حصّوں میں مُنقسم کرتے ہیں۔ انھیں کے ضمن میں بہت سی فروعی باتیں بھی آجاوینگی جنکا سمجھنا اور جاننا اِس فن کے شائقین کے لئے کچھ کم ضروری نہیں ہے:۔

۱۔ زمین
۲۔ زمین کو دُرست کرنا۔
۳ کھادیں۔
۴۔ آبپاشی
۵۔ تخم ریزی و پنیری لگانا۔
۶۔ حفاظت تخم
۷۔ موذی کیڑے مکوڑے اور جانوروں کے دفعیہ کے طریق۔

ذیل میں ہر ایک امر کی نسبت تمام ضروری باتیں علیحدہ علیحدہ تجربہ کار اشخاص کے اقوال کے مُطابق جن کی رائے اِس فن میں مُستند تسلیم کیجاتی ہے وضاحت سے لکھی جاتی ہیں۔

زمین

(Soil)

چونکہ ہر ایک سبز ترکاری کے اجزاء اور خواص مختلف ہوتے ہیں اسلئے وہ سب یکساں زمین میں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ ہر ایک ضلع میں بیسیوں قسم کی زمینیں ہوتی ہیں اور اُنکے جُدا گانہ نام ہوتے ہیں پس عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بالعموم سبز ترکاریاں ایسی زمین میں بخوبی پیدا ہو جاتی ہیں جسمیں مٹر یا گیہوں پیدا ہو سکتے ہیں۔ گویا یہ ایک آسان معیار ہے۔ سبز ترکاریاں بونے کے لئے زمین کی مٹی کو زیادہ باریک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ نرم و نازک بیلیں اور رس دار پَودے سخت جگہہ اور ڈھیلوں میں مُشکل سے نشو و نما ہو سکتے ہیں۔ کیسی ہی ناقص زمین ہو محنت توجہ اور سرمایہ لگانے سے عُمدہ اور طاقتور ہو سکتی ہے۔ متواتر نباتاتی حیوانی اور کسیقدر معدنی کھادیں دینے اور فصلیں بونے سے وہی زمین جو ابتداء میں سخت شوریلی یا کمزور دکھائی دیتی تھی قیمتی ہو جاتی ہے اور خود بخود سونا اُگلنے لگتی ہے۔ سبز ترکاریاں بونے کے لئے ایسی زمین موزوں نہیں ہوتی جو نہایت کڑی اور بہت چکنی ہو۔ ایسی زمین کی پہچان یہ ہے کہ تر ہو کر کیچڑ اور خشک ہونے پر لوہے کی مانند سخت ہو جاتی ہے۔ بعض زمین کنکریلی یا ایسی سخت ہوتی ہے کہ مُشکل سے اُسپر قلبہ رانی کر سکتے ہیں۔ ایسی زمینوں میں سبز ترکاریاں اُسوقت تک اچھی طرح سے نشو و نما نہیں ہو سکتیں جب

کہ انکو لگا تار محنت اور اچھی کھادوں سے درست نہ کر لیا جاوے +

پہلے ان میں خوب گہری جوتائی کر کے نیچے کی مٹی اوپر اور اوپر کی مٹی نیچے کرنی چاہیئے۔ کچھ دنوں انھیں اُلٹ پُلٹ کر ہوا اور حرارت آفتاب سے مستفید ہونے کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ پھر اُن میں حسب حیثیت زمین سبز کھاد۔ بوسیدہ گوبر اور گھوڑوں کی لید بھیڑ بکری کی مینگنیاں بوسیدہ پتّوں کی کھاد اور کھاد مجموعہ خوب ڈالنی چاہیئے۔ اِس طرح دو چار مرتبہ کاشت کرنے سے وہ زمین بتدریج عمدہ اور قیمتی بن جائیگی اور اُس میں سبز ترکاریاں ایسی آسانی سے پیدا ہو سکیں گی جیسی عمدہ باغیچوں میں ہوتی ہیں۔ گو ابتداء میں پیدا وار کم ہو گی مگر رفتہ رفتہ زیادہ ہوتی جاوے گی۔ ریتلی یا نری ریتلی زمینیں بھی عام طور پر ہر ایک ترکاری کو پیدا کرنے میں قاصر ثابت ہوتی ہیں مگر انھیں بھی اسی ترکیب سے کار آمد اور درست کر سکتے ہیں۔ بالکل بنجر قطعات بھی تردّد کرنے سے زرخیز ہو سکتے ہیں مگر پہلے کچھ لاگت لگانی پڑتی ہے

زمین کو درست کرنا
(Preparation of soil.)

درستگیٔ زمین کی نسبت صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ کیاریوں میں تخم ریزی کے وقت کنکر پتھر ٹھیکریاں مٹی کی ڈلیاں اور ناکارہ گھاسیں وغیرہ نہ رہنے پاویں۔ مٹی خوب باریک ہو جاوے اور حسب ضرورت کھادیں ویدی جاویں +

کیاریوں کی تقسیم اور روش پٹڑی کی نسبت کوئی خاص صورت بیان نہیں

کی جا سکتی کیونکہ یہ امر زمین کی جاے وقوع اور اُس کے طول و عرض وغیرہ پر منحصر ہے۔ البتہ یہ ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کیاریاں اِس ڈھب سے بنائی جاویں کہ آمد و رفت کے لیئے آسانی رہے اور اُن میں پانی بسہولیت تمام دیا جا سکے۔ کنوئیں سے نالیاں اِسطرح لائی جائیں کہ راستہ میں اعتدال کے مُوافق ڈھال رہے تاکہ پانی روانی کے ساتھ کیاریوں میں پہنچ سکے۔ بیچ میں رُک نہ جاوے یا کیاریوں کی سطح پر کم و بیش نہ پُہنچے۔ جب ڈھال اچھی رہتی ہے تو کیاریوں میں یکساں پانی پُہنچتا ہے ورنہ کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ اگر کیاریوں کی سطح ہموار نہو گی تب بھی یہی نقص باقی رہیگا۔ کیونکہ نشیب میں قدرتًا پانی زیادہ جمع ہو جاویگا اور بلندی پر تھوڑا پُہنچیگا۔ اگر موسم گرما میں جبکہ موسم خشک ہو اور دُھوپ زیادہ پڑتی ہو کیاریوںکو درست کرنا ضروری ہے تو بہتر ہے کہ پہلے اُنھیں پانی سے تر کر لیا جاوے۔ اور جب مٹّی اعتدال کے مُوافق نرم ہو جاوے تب کام شروع کر دیں۔ اس طرح سے محنت اور وقت کا بہت بچاؤ ہو جاتا ہے۔ خشک اور سخت زمین کو کھودنا یا اُسپر ہل چلانا اور پھر ڈھیلے توڑنا بہت محنت اور وقت لیتا ہے نم دار زمین میں یہ عمل نہایت آسانی سے بہت تھوڑے وقت میں ہو جاتا ہے مگر بہت تر اور گیلی زمین میں یہ کام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ورنہ یاد رہے کہ کام اچھی طرح نہیں ہو سکے گا اور جو گیلی مٹّی کے ڈھیلے بندھ جاوینگے وہ دُھوپ میں خشک ہو کر اینٹیں اور روڑے بن جاوینگے جن کے توڑنے اور باریک کرنے کے لیئے پھر اُتنی ہی محنت درکار ہو گی جتنی خُشک زمین کو درست

کرنے پر صرف ہوتی ہے اصل پودے اپنی خوراک زمین کی دو تہوں سے حاصل کرتے۔ ایک بیرونی سطح سے جسے انگریزی میں (Soil) کہتے ہیں اور یہ ۱۸-انچہ تک عمیق ہوتی ہے اس سے نیچے دوسری تہ شروع ہو جاتی ہے جسے اندرونی تہ یا تہ زمین اور انگریزی میں (Subsoil) سب سائل کہتے ہیں اگر بیرونی سطح یعنے زمین کی مٹی کمزور ہو اور تہ زمین کی طاقتور تو گہری کھدائی کرانا یا گہرا ہل چلوانا بہت مفید ہو گا۔ اگر تہ زمین کی مٹی کمزور ہے اور بیرونی سطح کی طاقتور تو گہرا ہل یا گہری کھدائی نہیں ہونی چاہئے۔ رفتہ رفتہ تہ زمین کو توڑنا چاہئے۔ یعنے ایک مرتبہ ایسا گہرا ہل چلوا دیں کہ تہ زمین کی ایک انچہ مٹی کو باریک کرکے اوپر کی مٹی کے ساتھ ملا دے پھر دوسری فصل کی جوتائی کے وقت ایک آدھ انچہ اور گہرا ہل چلوا دیں اسطرح سے طاقتور زمین کے ساتھ ملنے۔ کھادوں۔ ہوا اور حرارت آفتاب سے تہ زمین کی مٹی زرخیز اور طاقتور ہو جاویگی۔ نیز ترکاریوں کی حیثیت کے مطابق بھی ہلکی اور گہری جوتائی کیجاتی ہے۔ مثلاً آلووں اور شکر قند وغیرہ کے لئے جوتائی گہری ہو گی اور سوئے پالک کے لئے ہلکی ؞

کھادیں (یا پانس)
(Manure.)

کھادوں کا کھیتوں اور باغیچوں میں دینا بہت ضروری اور مفید عمل ہے۔ کیسی ہی ابتدا میں طاقتور زمین ہو لگا تار فصلیں بونے سے وہ کمزور اور نکمی ہو جاتی ہے۔ زمین سے جو اجزاء ترکاریوں وغیرہ کے ذریعہ نکال لئے جاتے ہیں

ہیں وہ انھیں اگر کسی ترکیب سے واپس نہ دیئے جاویں تو نتیجہ خراب نکلتا ہے پودے اپنی خوراک کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہیں کچھ کنوئیں نہر اور بارش کے پانی سے اور کچھ ہوا سے انکی پرورش کے سامان اِن چیزوں میں قدرت نے کافی طور پر مہیا کیئے ہیں۔

کھاد جو سبز ترکاریوں کی کاشت کے لئے ڈالی جاوے اُسکا خوب بوسیدہ ہونا اشد ضروری ہے ورنہ عرصہ تک کیاریوں اور کھیتیوں میں بیکار پڑی رہے گی بلکہ اُسکے سبب کھیتوں میں دیمک اور کیڑے مکوڑے پیدا ہو جانے کا پورا احتمال رہتا ہے۔ ہم ذیل میں سبز ترکاریوں کے لئے چار قسم کی کھادوں کی سفارش کرتے ہیں جو تجربہ سے یقین ہے کہ نہایت مُفید ثابت ہونگی۔

(۱) کھیتوں یا کیاریوں میں جو خُشک جڑیں باقی رہ جاتی ہیں یا خود رَو بوٹیاں اور کئی قسم کی گھاسیں اور خار دار جھاڑیاں جو فصل کاٹنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہیں اُن کو بالعموم دوسری فصل بونے کے وقت جب زمین درست کیجاتی ہے تو اُکھاڑ کر فضول پھینکدیا جاتا ہے۔ اگر سمجھا جاوے تو یہ نقصان کثیر ہے اس قسم کی روئیدگی اور ایسے پودوں میں وہ بہت سے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو پودوں کے تغذیہ وتنمیہ کے لئے درکار ہیں۔ ان کو ضائع کر دینا کوتہ اندیشی وکم فہمی ہے۔ ان کی کھاد بنانے کا تجربہ سے سب سے بہتر طریق یہ ثابت ہوا ہے کہ اِن کو کٹوا کر اور اُکھڑوا کر کیاریوں یا کھیتوں میں جمع کرا کے آگ دیدی جاوے مگر وہ آگ زیادہ بھڑکنے نہ پاوے بلکہ بہت مدھم مدھم سُلگتی رہے جس سے وہ خار وخس جل کر بالکل راکھ کا ڈھیر نہ بن جاویں بلکہ چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے کوئلے ہو جاویں۔ جب آگ

زیادہ بھڑکے تو باآہستگی اُس پر پانی کے چھینٹے دے دے کر مدّھم کر دیں۔ جو تھوڑی بہت راکھ بچ رہے گی وہ بھی بہت کام کی چیز ہے۔ اِن کوئلوں اور راکھ کو کیاریوں میں پھیلا سکتے ہیں اور یہ ایک بیش قیمت کھاد ہے۔ اسکے چھوٹے چھوٹے کوئلے پانی کو جلد جذب کر لیتے ہیں اور دیر تک نمی کو خارج نہیں ہونے دیتے یہی وجہ ہے کہ اِن کے باعث زمین عرصہ تک تر رہتی ہے۔ راکھ بہت باریک ہونے کے سبب دیر تک تری کو قایم نہیں رکھ سکتی۔ اِس قسم کی کھاد پودوں کو باآہستگی ضروری بہم پہنچاتی رہتی ہے ؏

(۲) **کھاد مجموعہ**۔ کھاد مجموعہ میں کئی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ اور یہ کھاد سبز ترکاریوں کی کاشت کے لئے بیش بہا اور مفید ثابت ہوئی ہے مگر اِس کا خوب بوسیدہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ کسی دور افتادہ جگہہ میں ایک گڑھے میں گائے بھینسوں کا گوبر۔ پس خوردہ بھوسہ سانی کی بچی ہوئی کھل۔ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کی مینگنیاں گھوڑوں کی لید۔ سبز ترکاریوں کے پتے۔ چھلکے اور لکڑی۔ اور کنڈوں کی راکھ وغیرہ جمع کراتے جاویں اور ساتھ کے ساتھ اُن پر ہلکا سا مٹی کا غلاف بھی چڑھاتے جاویں تاکہ اِس کھاد کے بہت سے اجزاء ابخرات بنکر اُڑنے سے بچ جاویں۔ غلاف چڑھانے سے مُراد یہ ہے کہ دو چار ٹوکریاں مٹی کی کھاد کے اوپر اِسطرح سے ڈلوائیں کہ وہ تمام سطح پر پھیل جاوے۔ اس کے اوپر پھر بدستور کھاد ڈلوانی شروع کر دیں۔ جب کچھ مقدار جمع ہو جاوے تو پھر مٹی ڈلوادیں۔ اس قسم کی کھاد گڑھوں میں بھی جمع کرا سکتے ہیں اور اونچے اونچے ڈھیروں کی صورت

میں بھی گڑھے کے چاروں طرف دو ڈھائی بالشت اونچی کچی منڈیر بنوا دیں تاکہ زور کی بارش کے وقت آس پاس کا پانی بہ کر کھاد کے گڑھوں میں نہ جمع ہو جاوے۔ ورنہ کھاد کے اجزاء گھل کر حرارت آفتاب کے ذریعہ بہت کچھ اڑ جاویں گے۔ کھاد ڈلوانے سے پہلے اگر گڑھے کی تہ میں پکی اینٹیں یا روڑے بچھوا دیئے جاویں تو انسب ہے اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ کھاد کے رقیق اجزاء زمین کے اندر سرایت نہیں کر جاوینگے۔ گڑھے کی تہ کے پاس دیواروں پر بھی دو دو فٹ کی اونچائی تک چکنی مٹی سے موٹا موٹا لیپوا دیں۔ تجربہ سے تحفظ کھاد کے لئے یہ عمل نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر یہ دیکھیں کہ جس زمین میں فصل بونی ہے اس کی مٹی اعتدال سے زیادہ چکنی ہے تو کھاد مجموعہ کے ساتھ کسی قدر دریا یا کنوئیں کا موٹا اور چمکیلا بالو ریت شامل کر دیں۔ یہ چکنی مٹی کے مساموں کو کشادہ رکھنے میں پوری مدد دیگا۔

۳۔ **پتوں کی کھاد**۔ یہ ایک قدرتی کھاد ہے جس سے بہت سہل طریق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ موسم خزاں میں جب پت جھڑ ہوتا ہے اس وقت پتے جمع کرا کے کسی گڑھے میں ڈھیر لگوانے شروع کرا دیں۔ اگر تھوڑا تھوڑا باریک نمک ان پر چھڑک دیا جائے تو بہت کچھ فائدہ دیگا اور انجام میں سارے اخراجات کی کسر نکال دیگا کنڈوں اور لکڑی کی راکھ بھی ایک حصہ ڈلواتے جاویں تو بہت بہتر ہے۔

اوپر مٹی کا ہلکا سا غلاف برابر چڑھاتے جاویں تا کہ کھاد محفوظ رہے۔ یہ کھاد جب خوب تخمیر ہو کر بوسیدہ ہو جاوے اُسوقت کام میں لاویں۔ ایک سال کے اندر یہ قابل استعمال ہو جاتی ہے +

ایک صاحب اپنے ذاتی تجربہ سے پتّوں کی کھاد بنانے کی ایک نئی ترکیب لکھتے ہیں جسکا غالبًا عوام کو بہت ہی کم خیال ہو گا وہ فرماتے ہیں کہ پتّوں کو لیکر دو تین دن دھوپ میں خشک کریں پھر لکڑی کی موگلی سے کٹوا کر اُن کا چُورا کرا لینا چاہیئے۔ بعد از آں لوہے کی چھلنی میں اُنھیں چھنوا لیں مگر چھلنی کے سُوراخ یا خانے بہت باریک نہیں ہونے چاہئیں۔ چھنا ہوا پتّوں کا چُورا پتّوں کی کھاد سمجھنا چاہیئے اور اس کھاد کو فی الفور استعمال کر سکتے ہیں وہی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کھاد مُفید اور سریع التاثیر ثابت ہوئی ہے۔ بہر حال اِس نئی ترکیب کا مزید تجربہ ہونا چاہیئے +

۴۔ مٹّی کی کھاد۔ دیمک کے ٹیلوں (White ant hill) کی مٹی نہایت عُمدہ کھاد ہوتی ہے حسب ضرورت اسے کام میں لا سکتے ہیں +

۵۔ سبز کھاد۔ سبز ترکاریوں کی کاشت کے لئے "سبز کھاد" بھی نہایت مُفید ہے۔ سبز کھاد عام طور پر اسطرح دیتے ہیں کہ سَن بو کر جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو ہل چلا کر اُسے مٹّی کے نیچے کر دیتے ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں وہ گل کر مٹّی کے ساتھ آمیز ہو جاتا ہے اور کھاد کا کام دیتا ہے۔ لیکن یہ عمل وسیع رقبوں میں سہولیت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے باغیچوں میں بہتر یہ ہے کہ مٹر لوبئے مولی کے۔ سینگرے۔ اروی۔ سیم اور کھاج۔

وغیرہ پھلی دار پودوں سے جب پھلیاں اُتر چکیں اور کچھ باقی رہجاویں تو معہ بیلوں کے اُکھڑوا کر دہیں یا جہاں سبز کھاد دینی منظور ہو زمین میں خوب پھیلوا کر دبوا دیں اور دیکھ لیں کہ اُپر چھ" انچہ مٹی چڑھ گئی - تھوڑا سا پانی بھی دلوا دیں تا کہ جگہہ تر ہو جاوے بہت جلد یہ کھاد زمین کو طاقتور اور زرخیز بنا دیتی ہے - آگ (مدار) کے پتے اور اُسکی شاخوں کے ٹکڑے اور نیل بو کر جب وہ ڈیڑہ فٹ اونچا ہو جاوے ہل چلوا دینا اور ناگ پھنی کے پھن اور اُسکے تنہ کے ٹکڑے اور ڈنڈا تھوہر کے ٹکڑے کیاریوں میں دلوا دینے بھی سبز کھاد میں شامل ہیں - مگر دبوانے سے پیشتر بہتر یہ ہے کہ اُنہیں درمٹ یا لکڑی کی موگلی سے کسیقدر کٹوا دیا جاوے تا کہ اُنکے اُگ آنے کا احتمال باقی نہ رہے - چونکہ یہ کھاد زیادہ تیز ہوتی ہے اسلئے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ درختوں کی شاخوں کے (جو چھانگ کر پھینک دی جاتی ہیں) سبز پتے - ناکارہ گھاس پلاس جو نلائی میں اُکھاڑ دیجاتی ہے اور نیم خشک شدہ بیلیں وغیرہ شامل کر دیجاویں - زمین میں داب کر چھ انچہ مٹی چڑھوا دینی چاہیئے - بہت جلد بیش قیمت سبز کھاد زمین کو ملجاویگی +

بہرحال اس قسم کی کھادیں سال ڈیڑھ سال کے اندر قابل استعمال ہو جاتی ہیں - بہت سے اشخاص کی یہ رائے ہے کہ گہرے گڑھے کھدوا کر اُن میں کھاد ڈلواتے جاویں جب وہ اتنے بھر جاویں کہ قریب قریب معمور ہو جاویں تو اُنھیں مٹی سے بند کراویں چونکہ وہ سطح زمین کے ہموار ہونگے اسلیئے کسی کو مشکل سے معلوم ہوگا کہ یہاں کیا ہے - اوپر گھاس پلاس

اُگ آویگی۔ اسطرح سے کھاد دس مہینے کے اندر قابل استعمال ہو جاتی ہے مگر گڑھے کا مُنھ بند کرانے سے پہلے اِسقدر پانی ضرور چھوڑواویں جس سے کھاد نم دار ہو جاوے ؛

۶۔ رقیق کھاد۔ پتلی کھادیں ایسے پودوں کو دینے سے زیادہ فائدہ متصوّر ہے جو خُوب نشو و نما ہو رہے ہوں۔ کئی ولایتی سبز ترکاریوں کو رقیق کھاد دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً مارچوبا اور گوبھی کے حق میں رقیق کھاد بہت مُفید ہے ؛ باغیچہ کے کسی دُور افتادہ گوشہ میں کسی آڑ کی جگہہ میں زمین کے اندر ایک بڑا سا گھڑا یا خُم گاڑ دیں اُسمیں گائے بھینسوں کا گوبر اور بکریوں کی مینگنیاں۔ پرندوں کی بیٹ وغیرہ ڈال کر پانی چھوڑ دیں۔ پانچ چار دن بعد نکال کر اور کچھ اور پانی ڈال کر پودوں کی جڑوں میں ڈالیں۔ اگر دیکھیں کہ یہ کھاد گاڑھی اور تیز ہے تو زیادہ پانی ڈال کر پتلی اور ہلکی کر لیں ورنہ نقصان متصور ہے۔ کسی ٹین کے ٹونٹی دار برتن سے جسکا مُنہ آگے سے کُشادہ ہو کھاد پودوں کی جڑوں میں دینی چاہئے۔ اگر مینگنیاں اور پرندوں کی بیٹ وغیرہ نہ ملے تو صِرف گائے بھینسوں کا گوبر اور لید کا خُم میں گھولدینا کافی ہے

صابون اور ریٹھوں کو پانی میں گھول کر اور جھاگ اُٹھا کر پودوں پر چھڑکنا اور اُن کی جڑوں میں ڈالنا گویا رقیق کھاد دینا ہے۔ تمام اقسام کی گوبھی کے لئے یہ کھاد نہایت فائدہ مند ہے۔ اِس سے کیڑے مکوڑے پودوں کے پاس کم آتے ہیں اور پودے خُوب نشو و نما ہوتے ہیں

مگر کمزور اور بہت چھوٹے پودوں کو یہ کھاد ہرگز نہیں دینی چاہئے!

آبپاشی

(Irrigation)

سبز ترکاریوں کی کاشت کے لئے بالعموم کوؤں سے آبپاشی کیجاتی ہے اور بہترین طریقہ بھی یہی ہے۔ لوگوں کو حسب سہولیت اختیار ہے کہ خواہ رہٹ سے پانی دیں یا نہر، چرسے۔ اور ڈھیکلی سے، یا کسی اور کل وغیرہ کے ذریعہ ۔ کوئیں سے سینچنے سے بڑا فائدہ یہ متصور ہے کہ پانی کیاریوں میں اعتدال کے مطابق پہنچتا ہے۔ اگر کہیں نہر کا پانی دینا ہو تو مقدم احتیاط یہ رکھیں کہ پانی زیادہ نہ دیا جائے ورنہ بہت خرابیاں واقع ہونگی۔ جن کی تشریح اِس موقعہ پر ضروری معلوم نہیں ہوتی۔ بالعموم اپنی جہالت اور لاپرواہی کے سبب لوگ نہروں کے پانی پر الزام لگاتے ہیں۔ مگر یہ تہمت غلط ہے۔ کوؤں سے پانی دیتے وقت کچھ جسمانی محنت بھی کرنی پڑتی ہے اسلئے جہاں کیاریاں تر ہوئیں اُسیوقت پانی بند کر کے اَور میں موڑ دیتے ہیں مگر نہر کے پانی کو اندھا دُھند چلنے دیتے ہیں یہاں تک کہ کیاریاں خاصی ڈُبکی لگانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اِس حالت میں مٹی اعتدال سے زیادہ گھل جاتی ہے اور پودوں کی خوراک کے اجزاء کئی صورتوں سے بہت جلد خارج اور ختم ہو جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں زمین

کمزور پڑ جاتی ہے۔ بعض باغیچے جہاں آب رسانی کا کام جاری ہے نل کے پانی سے بھی آبپاش ہو سکتے ہیں اس صورت میں بھی اعتدال مدنظر رکھنا چاہیئے۔ جن کھیتوں یا کیاریوں میں بارش کا پانی زیادہ دیر تک کھڑا رہتا ہے اور کافی ڈھال نہ ہونے کے سبب وہیں جمع رہتا ہے یا بہت دیر میں خشک ہوتا ہے وہ درحقیقت پودوں اور بیلوں کو حد سے زیادہ گزند پہنچاتا ہے۔ بارش کا پانی پودوں پر خواہ کتنا ہی پڑے چنداں نقصان نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور جڑوں میں مرنے لگتا ہے تو نباتات کے حق میں ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ پس ابتداء سے ہی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کیاریوں کی ڈھال درست رہے۔

تخم ریزی اور پنیری لگانا

(Seed sowing and Transplanting)

فصل کی عمدگی کا دار و مدار بیجوں پر ہوا کرتا ہے۔ اگر بیج عمدہ طاقتور اور صحیح و سالم ہونگے تو پودے بھی بہر صورت تناور اور اچھے پیدا ہونگے ورنہ بصورت دیگر پودے ناقص اور مریض برآمد ہونگے۔ ہمارے ہاں بالعموم بیجوں کے حاصل کرنے اور انتخاب کرنے میں بہت کم توجہ کیجاتی ہے۔ جہاں سے جیسے بیج ملے لے آئے اور بو دیئے۔ یورپ میں صرف تخم فروشی کے بڑے بڑے کار خانے۔ لاکھوں کروڑوں روپیہ کے سرمایہ

سے بڑی عمدگی کیساتھ چل رہے ہیں۔ اِن کارخانوں کا محض یہی کام ہے
کہ ہر قسم کے تخم ہر دیار و امصار سے منگوادیں یا خود پیدا کرا کے دیں
اُنھیں بحفاظت تمام رکھیں اور حسب فرمائش اپنے وطن اور ممالک غیر
کو بہم پہنچاویں۔ اُن کے گماشتے جو اِس کام میں بہت مشاق ہوتے
ہیں ہمیشہ اعلےٰ درجہ کے تخم خریدتے ہیں اور خُوب غور سے دیکھ لیتے
ہیں کہ اُن میں کسی قسم کا نقص تو نہیں ہے۔ مثلاً خام۔ نیم پختہ یا کرم خوردہ
اور کُہنہ بیجوں کو وہ ہاتھ نہیں لگاتے۔ پس اگر عُمدہ فصلیں بوئی
منظور ہیں تو مقدم کام یہ ہے کہ اچھے بیج بوتے جاویں + اِسوقت
بازاروں میں جسقدر سبز ترکاریاں ملتی ہیں وہ قریب قریب سب بد ذائقہ
اور بکمتی ہوئی ہیں۔ انہیں ترکاریوں کے مُعتبر تخم فروش کارخانوں سے بیج
منگواکر بوئیے یا جہاں سے عمدہ بیج ملیں لیکر کاشت کرائیے پھر آپ کو
خود بخود صُورت شکل اور ذائقہ میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہو
جاویگا۔ یورُپ کے سوداگران تخم ہر سال لاکھوں روپیہ کا ہندوستان
سے صِرف بیجوں کا بیوپار کرتے ہیں اور اِن کے بیوپار کو روز بروز ترقی
ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بیجوں کی قدر اور ماہئیت کو سمجھتے ہیں اور اس
تجارت کو فروغ دینے کے طریقہ کو جانتے ہیں +

اِس کتاب میں جو ہر ایک سبز ترکاری کیلیے جو موسم کاشت دیا
گیا ہے اُس میں دو باتیں ملحوظ رکھی گئی ہیں۔ یعنی بہت شروع کا موسم
جبکہ تخم ریزی کرسکتے ہیں اور آخری سے آخری وقت جب تک بیج بو

سکتے ہیں۔ بوتے وقت ہر شخص اپنی سہولیت کو سمجھ سکتا ہے ہماری رائے میں جو موسم کاشت اس کتاب میں لکھا گیا ہے۔ اسمیں وسط کے ایام بہترین ہیں بہت پہلے بونے سے بڑی غور و پرداخت کی ضرورت ہوتی ہے بہت پچھیتی فصل بونے میں جیسی کہ چاہیئے کامیابی نہیں ہوتی۔ مگر یہ لازمی نہیں ہے کہ تمام سبز ترکاریاں وسطی ایام میں بوئی جاویں۔ اگر موسم فہو المراد ہو اور زمین اچھی ہو تو اگیتی اور پچھیتی فصلوں میں چنداں ناکامی نہیں ہوتی۔ مگر تخم ریزی کے لئے مدراس۔ بمبئی۔ الہ آباد۔ اور لاہور میں بھی کسیقدر وقت کا تفاوت رکھنا پڑتا ہے۔ موسم سرما کی فصلوں کے لئے ولایتی تخم بسا اوقات یورپ سے جولائی اور اگست میں یہاں آ جاتے ہیں۔ بہت سے اصحاب انھیں فی الفور بو دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو بالکل اُگتے ہی نہیں یا اُگ کر مرجھا جاتے ہیں۔ بات اصل یہ ہوتی ہے کہ وہ بہت سرد ملک کے تخم ہوتے ہیں وہ یہاں جلدی بونے نہیں چاہئیں۔ البتہ ہمارے پہاڑوں پر جو سبز ترکاریاں ولایتی تخموں سے بوئی جاویں اُن کا لحاظ اور طرح رکھنا چاہیئے۔ ہمارے پہاڑ سرد ہیں اور جو سبز ترکاری ولایت میں اپریل میں بوئی جاتی ہے وہی ہمارے پہاڑوں پر بھی اپریل میں بوئی جا سکتی ہے۔ مثلاً انگلستان کے میدانوں میں پھول گوبھی کی ایک فصل اپریل میں بوتے ہیں پس سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے پہاڑوں پر بھی اپریل میں پھول گوبھی بو سکتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے میدانوں میں اگر پھول گوبھی بونا چاہیں تو ہمیں اکتوبر

تک انتظار کرنا پڑیگا۔ گویا ولایت کے سرد مقامات کی ترکاریاں ہمارے پہاڑوں پر قریب قریب یکساں وقت پر بوئی جا سکتی ہیں۔ البتہ بعض ترکاریاں ایسی ہیں کہ زیادہ بلندی پر بغیر خاص تردد کے پیدا نہیں ہو سکتیں +

تخم ریزی کے وقت اِس بات کا خیال رکھیں کہ کیسے بیج کتنی گہرائی میں بونے چاہئیں۔ مثلاً مٹر اور باقلا وغیرہ کے بیج یا موٹے بیج ہمیشہ ڈیڑھ دو انچہ گہرے بونے چاہئیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ اُن پر دو انچہ کے قریب مٹی کا غلاف چڑھانا چاہیئے۔ چھوٹی اقسام کے بیجوں پر صرف آدھ انچ مٹی کا غلاف کافی ہے اور بہت ہی ننھے ننھے بیجوں پر برائے نام مٹی چھڑک دینی چاہیئے جس سے وہ ذرا ڈھک جاویں۔ موٹے اور بہت کڑے بیجوں کو اکثر دو چار گھنٹہ پانی میں بھگو کر بونا چاہیئے

پنیری اُکھاڑنے اور لگانے میں بھی بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے اُکھاڑتے وقت یہ لحاظ رہے کہ جڑیں کٹنے یا ٹوٹنے اور مڑنے نہ پاویں جب پنیری کو ایک ایک کر کے علیحدہ کیا جاوے تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ پودوں کو نقصان پہنچیگا۔ پنیری لگانے کا طریق جو عام طور پر دیکھا جاتا ہے وہ ناقص ہے۔ بالعموم پنیری اسطرح سے لگاتے ہیں کہ قطاروں پر اُنگلی سے سوراخ نکالا اور اُسکے مُنھ پر پنیری کے نچلے حصہ کو رکھکر اُنگلی سے دبا دیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پنیری کی جڑ اوپر کو اُٹھ جاتی ہے اور بیج کا حصہ نیچے زمین میں لگجاتا ہے اسیوجہ سے اکثر

بووے مارے جاتے ہیں اور بعض بہت کمزور رہ جاتے ہیں۔ اُنگلی سے بھی سوراخ کرنے سے سوراخ یکساں نہیں ہوتا۔ ولایت میں پنیری کے سوراخ نکالنے کے لیئے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں خاص ترکیب سے بنائی جاتی ہیں جن سے سوراخ یکساں نکلتا ہے اور اُنپر انچوں کا اندازہ ہوتا ہے جتنا انچہ گہرا سوراخ نکالنا چاہو نکال سکتے ہیں اگر اسکو استعمال کیا جاوے تو بہت بہتر ورنہ پنسل یا انگریزی قلم کی ڈنڈی بھی قریب قریب یہی کام دیسکتی ہے۔ پنیری کو سوراخ کے اندر ڈالنے سے پہلے ہاتھ سے سیدھی کر لینی چاہیئے تا کہ جڑ سیدھی زمین سے جل جاوے گو یہ کام کسی قدر توجہ اور محنت طلب ہے مگر اس کے فوائد کثیر ہیں +

حفاظتِ تخم

(Seed storage)

بیجوں کو بحفاظت تمام رکھنے کی ہمارے مالیوں کو چنداں پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اِس بارہ میں کوئی خاص تردّد کرنا فضول ہے سبز ترکاریوں کے بیج یا تو وہ کسی طاق میں معمولی پھٹے پُرانے کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر رکھ دیتے ہیں یا کسی تھیلی میں ڈالکر لٹکا دیتے ہیں۔ اِس طرح بیجوں کا ستیا ناس ہو جاتا ہے اور اُنکی

اصلی طاقت بہت کچھ زائل ہو جاتی ہے۔ولایت سے جو تخم آتے ہیں
وہ بہت حفاظت سے بکسوں میں بند ہو کر آتے ہیں تاکہ اُنکو ہوا
اور نمی نہ پہنچ سکے ایسے بکس چاروں طرف سے بند ہوتے ہیں یا
اُن کے مُنھ پر خُوب پھنسا ہوا پیچدار ڈاٹ لگا ہوتا ہے اگر ایسے
بکس مل سکیں تو بہتر ورنہ بوتلوں میں بیج رکھ کر کاگ سے اُنھیں
اس طرح بند کر دیں کہ ذرا بھی ہوا اندر نہ جا سکے۔ کاگ اور بوتل
کا مُنہ ایک ہو جاوے۔پھر اُن بوتلوں کو ایسے کمروں میں یا ایسی جگہہ
رکھیں جہاں زیادہ گرمی یا سیل نہ ہو۔شور دار کوٹھڑیوں یا مرطوب مقامات
میں تخم ہرگز نہیں رکھنے چاہئیں۔جب ضرورت ہو بیج نکال لیں۔ مگر
پھر کامل احتیاط سے فی الفور اُنھیں بند کر دیں بوتلوں میں بیج بھرنے
سے پہلے اُنھیں پانی سے صاف کر کے دُھوپ میں خشک کر لینا
چاہیئے۔کاگ اچھا ہو کہیں سے گلا سڑا نہ ہو ورنہ ہوا کو اندر جانے
سے وہ روک نہیں سکے گا۔ اگر تخم فروشوں سے بیج منگوائے جاوینگے تو
یا تو وہ چاروں طرف سے بند بکسوں میں آوینگے یا پولنڈوں میں جو
کاغذ اور موم جامہ وغیرہ سے خُوب بند ہوتے ہیں۔ایسے تخم اُسوقت نکالنے
چاہئیں جبکہ نکالتے ہی بو دیئے جاویں۔کُھلے رکھنے سے نقصان متصور ہے۔

مُوذی کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کے دفعیہ کے طریق

(Noxious insects and pests)

مُوذی کیڑے مکوڑے اور جانور زیادہ تر پھل اور پھُولوں کو نقصان پہنچاتے ہیں مگر سبز ترکاریوں کو بھی کم و بیش آزار پہنچانے میں حسب موقع وہ کوتاہی نہیں کرتے ✣

پرندے۔چڑیاں۔کوّے۔فاختہ۔مینا وغیرہ پرندوں سے سبز ترکاریوں کی کیاریوں کو صرف تخم ریزی کے وقت بچانے کی ضرورت ہوتی ہے بعد ازاں اُن سے بہت کم اندیشہ رہتا ہے۔اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ فصلیں بونے کے وقت دس پندرہ دن کے لئے لڑکے رکھ لیئے جاتے ہیں تا کہ وہ دن میں کھیتوں یا باغیچوں میں برابر چکّر لگاتے رہیں اور غُل مچا کر یا بانس کے کھٹکھٹے سے پرندوں کو اُڑاتے رہیں۔یہ طریق بہت اچھا ہے یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اُن کیاریوں میں جنمیں بیج بوئے جاتے ہیں۔ ایک لکڑی گاڑ کر اُسپر ایک اُلٹی ہانڈی کو رکھ دیتے ہیں جس کا پیندا خُوب سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ اس سے در حقیقت پرندے بہت کچھ خوف کھاتے ہیں اور شاید یہ سمجھتے ہوں کہ کوئی کلّ سرا چوکیدار پہرہ پر ڈٹا کھڑا ہے

یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اگر کیاریوں کے پاس کوئی درخت ہوتا ہے تو
اُس میں ٹین کا کھٹ کھٹا لٹکا دیتے ہیں اور اُس میں ایک لمبی سی
رسّی باندھ دیتے ہیں جسے کھینچنے سے زور زور سے کھٹ کھٹ
ہونے لگتی ہے اور آس پاس کے پرندے فی الفور اُڑ جاتے ہیں۔بعض
اشخاص کیاریوں میں بیج بو کر اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں گاڑ کر اُن پر جال
پھیلا دیتے ہیں بالخصوص یہ عمل مٹر کی کیاریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہ
طریق بھی بہت اچھا ہے۔ بعض اصحاب کی یہ رائے ہے کہ اگر بیجوں کے
ساتھ کسی قدر سوئے کے بیج شامل کر کے بوئے جاویں تو پرندے کیاریوں
کے پاس نہیں آتے۔جب سویا اُگ آوے تو اُسے اُکھاڑ ڈالیں یا ساگ
بنا لیں یا سبز کھاد کے طور پر کیاریوں میں ڈال دیں +

(گلہریاں۔چوہے)۔گلہریاں اور چوہے بھی سبز ترکاری کی کیاریوں کو زیادہ تر
اُسی وقت تک گزند پہنچاتے ہیں جبتک کہ بیج پھوٹ کر کچھ اونچے نہیں
ہو جاتے۔ یہ جانور مٹر۔ لوبیئے۔اور اقسام سیم کے بیجوں کو زیادہ کھودتے اور
کرودتے ہیں۔ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ اگر اِن بیجوں کو
پہلے ایک مضبوط کپڑے کی پوٹلی میں باندھکر اور میٹھے تیل میں ڈبو کر کسی
مٹی کے برتن میں رکھ دیا جاوے اور اوپر سے سیندور چھڑک دیا جاوے
اور پھر بو دیں تو اِسطرح سے چوہے گلہریوں اور پرندوں کی دستبرد سے یہ
بچے رہیں گے +

جنگلی چوہے وغیرہ زیادہ تر اُن کھیتوں اور باغ باغیچوں میں مسکن گزیں

ہو جاتے ہیں جن کی غور و پرداخت کم ہوتی ہے اور جن میں انسان
کا ہاتھ کم کام کرتا ہے اور قدم گاہے ماہے پڑتا ہے۔ چوہوں کو بھگا دینے
کی موثر ترکیب یہ ثابت ہوئی ہے کہ اُن کو دق کیا جاوے اور چین
سے نہ رہنے دیا جاوے مثلاً کبھی اُنکے بلوں میں پانی چھڑوا دیا جایا کرے
کبھی بلوں میں کُوٹ کُوٹ کر روڑے اور مٹی بھروا دی جایا کرے۔ اگر وہ زیادہ
ہوں تو چُوہے دانی سے پکڑوا کر اور دُور لیجا کر چھوڑوا دینا چاہیئے۔
دیمک نہایت مُوذی چیونٹی ہے سبز ترکاری کو یہ زیادہ تر نقصان نہیں
پہنچاتی مگر ترکاری کی بیلوں وغیرہ کے نیچے جو درختوں کی شاخوں وغیرہ کی ٹیکیں
دی جاتی ہیں اُن پر یہ چڑھائی شروع کر دیتی ہے۔ اس سے ٹیکوں
کو محفوظ رکھنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ ٹیکیں گاڑنے سے پہلے اُنکے
سروں کو جس طرف سے کہ وہ زمین میں گاڑنے ہوں گرم چیڑھ کے
تیل یا کولتار میں ڈبو دیا جاوے۔ چیڑھ کا تیل برش یا کپڑے سے ٹیکوں
کے سروں کو لگانے میں یہ نقص باقی رہ جاتا ہے کہ بیچ بیچ میں جہاں
تیل یا کولتار نہیں لگتا وہاں دھبے باقی رہ جاتے ہیں ان مقامات سے
دیمک لکڑی میں بآسانی سوراخ کر لیتی ہے اور اندر ہی اندر گھُن کی طرح
لکڑی کو کھو کھلا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ تیل یا کولتار سروں پر اس انداز
سے لگایا جاوے کہ زمین میں گڑ کر کچھ حصہ سطح زمین سے اوپر کا روغن
آلود رہے۔

دیمک کے دفعیہ کی سب سے بہتر یہ ترکیب ہے کہ باغ یا کھیت

ہیں دیمک کے بل تلاش کرا کے کھدوانے شروع کئے جاویں اور نیچے سے دیمک کی ملکہ کو نکلوا کر اُس کا قلع قمع کرا دیا جاوے۔ بعض بعض پُرانے اور بڑے بڑے دیمک کے ٹیلوں کے نیچے سے دو دو چار چار دیمک کی بیگمات نکلتی ہیں ان کا تخت چھن جانے پر انکے حوالی موالی فی الفور مُنتشر ہو جاتے ہیں۔ دیمک کے بلوں میں ایلوے کو پانی میں گھول کر ڈالنا اور پھر بلوں کو موٹے بالو ریت سے بھر دینا بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ پودوں اور بیلوں کے ارد گرد جہاں دیمک کا گزر ہو پتھر کے تیل کو چھڑک دینے سے بھی بہت کچھ امن رہتا ہے بعض اوقات دیمک کے بلوں میں بھی مٹی کا تیل چھوڑ دیا جاتا ہے؛

ٹڈی دَل۔ کبھی کبھی ٹڈیوں کا بھی کھیتوں اور باغیچوں کے اوپر سے گذر ہوتا ہے۔ جن مقامات پر یہ اُتر آتی ہیں وہاں سبزہ کا بہت نقصان کر جاتی ہیں۔ سبز ترکاریوں کے کھیت یا کیاریاں ٹڈیوں کی یورش سے اگر پوری کوشش کیجاوے تو بہت کچھ محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ کیاریوں کے اوپر گھاس پھوس پھیلانے۔ چٹائیاں ڈالنے یا جال تاننے سے بہت کچھ حفاظت ہو سکتی ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جس وقت ٹڈی دَل نمودار ہو اسی وقت کھیتوں اور باغیچوں میں ہوا کا رُخ دیکھکر لکڑیاں جلاویں۔ تا کہ دھواں خوب پھیلے۔ ان لکڑیوں پر چیڑھ کا تیل اور درخت سیہنڈ کی ہری ہری ٹہنیاں کاٹ کر جلاویں۔ ٹڈیاں ہرگز نیچے نہیں آویں گی۔ درخت سیہنڈ کا لاطینی

نام (Euphorbia Tirucalli) ہے اور انگریزی میں اسے (Milk bush) ملک بُش کہتے ہیں۔ یہ درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ہندوستان میں اکثر مقامات میں بطور باڑ لگایا جاتا ہے اسکا دُودھ بہت تلخ اور تیز ہوتا ہے اور اس میں سے بڑی جھال نکلتی ہے۔ اس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور اس سے کاٹھ کے چھوٹے چھوٹے کھلونے زیادہ بنائے جاتے ہیں۔ اسے ہر جگہہ بطور باڑ لگا سکتے ہیں۔ بعض اصحاب آک (مدار) اور ڈنڈا تھور کے پودوں کو بھی ملک بُش (Milk bush) کہتے ہیں مگر اصلی ملک بُش کا دیسی نام سیہند ہے جسے بنگال میں لنکاسج کہا جاتا ہے۔ عام طور پر ٹڈیاں آنے کے وقت ڈھول بجواتے ہیں اور کھڑکے والی چیز جو جس کے ہاتھ آوے اُس سے کھڑکا کرتے ہیں۔ شور و غُل مچایا جاتا ہے مُراد یہ ہوتی ہے کہ ٹڈیاں[1] نیچے نہ اُتریں *

مُوذی کیڑے مکوڑے۔ کئی طرح کے کیڑے مکوڑے سبز ترکاریوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ان سے بچاؤ کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ روز مرہ کیاریوں اور کھیتوں میں چکر لگا کر پتّوں کے نیچے اوپر شاخوں اور بیلوں کے ہر طرف غور سے دیکھتے رہیں۔ جہاں کہیں کسی قسم کا مُوذی کیڑا نظر آوے فی الفور اُس پتّے یا شاخ کو قلم کرا کے اور دُور لیجا کر جلوا دیں یا ہاتھ سے اُٹھوا کر دفع کرا دیں۔ صبح کا وقت اِس کام کے لئے بہت موزوں ہے کیونکہ اُس وقت مُوذی کیڑے مکوڑے سُکڑے

[1] جہاں ٹڈیاں رات بس جاتی ہیں وہاں علاوہ سبزہ کا نقصان کرنے کے انڈوں کی صورت میں اپنی نشانی چھوڑ جاتی ہیں۔ انڈوں سے چند گھنٹوں کے اندر ہی چھوٹے چھوٹے ٹڈے نکل آتے ہیں اور یہ رہی سہی صفائی کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو انڈوں کو اکٹھا کرا کے دُور جگہہ گہرے گڑھے کھدوا کر دبوا دیں *

سمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور جُوں جُوں دن چڑھتا جاتا ہے وہ چُست ہوتے جاتے ہیں۔اوپلوں یا لکڑی کی راکھ کو پودوں اور بیلوں پر چھڑکنے سے مُوذی کیڑے مکوڑے دُور ہو جاتے ہیں۔اس عمل سے کسیقدر پودوں کے مسامہ بند ہو جاتے ہیں مگر دو ایک دن کے اندر ہی ہوا اور شبنم سے راکھ صاف ہو جاتی ہے اور وہ پودوں کو کھاد کا کام دیدیتی ہے۔ دیسی تمباکو کے پتّوں کو پانی میں خوب جوش دیکر اور پانی کو سرد کر کے پودوں پر چھڑکنا بہت مُفید ہے اس سے مُوذی کیڑے مکوڑے فی الفور غائب ہو جاتے ہیں۔ ریٹھوں کو پانی میں جوش دیکر اور پانی کو سرد کر کے پودوں پر چھڑکنا بھی بہت اچھّا ہے اس سے کیڑے مکوڑے معدوم ہو جاتے ہیں سرسوں[1]۔ رائی سفوف ہلدی۔ سفوف طوطیا۔ سفوف کُچلا اور ہُل ہُل کے بیجوں کو پیسکر اور پانی میں گھول کر پودوں پر چھڑکنا مُوذی کیڑوں کے دفعیہ کے لئے سریع التاثیر حکمت ہے۔ ولایت میں مُوذی کیڑوں مکوڑوں کے دُور کرنے کے لیئے دھوئیں اور کاجل کو استعمال کرتے ہیں یہ علاوہ کرم کُش ہونے کے نہایت مُفید کھاد ہے۔اس کے استعمال کرنے کے دو طریق ہیں ایک تو راکھ کی طرح پودے پر چھڑکنا۔ دُوسرے اس کی پوٹلی بنا کر اور اُس میں ایک پکّی اینٹ یا پتھّر کا ٹکڑا رکھ کر کسی پانی سے بھرے ہوئے گھڑے یا خُم میں چھوڑ دینا تاکہ اُس کا اثر تمام پانی میں ہو جاوے اینٹ پتھر کے ٹکڑے رکھنے سے یہ مطلب ہے کہ پوٹلی پانی کے اندر ڈوبی رہے۔ ۲۴ گھنٹہ کے بعد اُس پانی کو پودوں

[1] سرسوں رائی۔ کُچلے۔ایلوے اور ہُل ہُل کے بیجوں کو سِل یا کونڈی میں پیسکر اور پانی ڈال کر چھڑکنا چاہیئے۔ مگر ہلدی اور طوطیے کو سفوف کر کے پودوں پر چھڑکنا کافی ہے ؛

پر چھڑکنا چاہئے۔ اِس عمل سے بھی کرم معدوم ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کے بازاروں میں اس قسم کا دُھواں اور کاجل عام طور پر دستیاب نہیں ہوتا۔ جناب گوبن صاحب کی رائے ہے کہ بوقت ضرورت ریل کے انجن کی چمنی یا کسی اَور کَل کے انجن کی چمنی سے کاجل حاصل کر کے کام میں لا سکتے ہیں۔ اکثر گھروں میں پتھر کا تیل ٹین یا پیتل کے چراغوں میں جلتا ہے جن پر کانچ کی چمنیاں نہیں ہوتیں۔ یہ چراغ طاق طاقچوں میں بالعموم رکھے جاتے ہیں۔ اِن طاقچوں سے تھوڑی مقدار میں کاجل حاصل ہو سکتا ہے جسے ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ ہمارے لیتھو گرافک (پتھر پر چھپائی کے) چھاپہ خانوں میں رول دینے کے لئے زیادہ تر پُڑیوں کی سیاہی برتی جاتی ہے جسے جہازی سیاہی کہتے ہیں سنا ہے کہ یہ دُخانی جہازوں کا کاجل ہوتا ہے اسے اگر پیسکر استعمال کیا جاوے تو غالبًا مطلب برآری ہو سکتی ہے +

---

۱ انگریزی میں اِس دھوئیں کو (Soot) (سوٹ) کہتے ہیں۔ اور یہ زیادہ تر انجنوں کے دُود کش سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یورپ میں اس کے خُوب دام کھڑے کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ اکارت جاتا ہے +

باب دوم

موسم گرما کی ترکاریاں

(Achro, Okra, Gombo, Ladiesfingers)

(Hibiscus Esculentis)

بھنڈی

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اوچرو۔ اوکرا۔ گومبو۔ لیڈیزفن گرز۔ ہائی بس کس اس کیوُلن ٹس۔	بھنڈی۔ بھنڈی توری۔ رام توری وھن رَس۔

موسم کاشت

پہاڑوں میں	میدانوں میں
وسط اپریل سے وسط جون تک	شروع مارچ سے اخیر جولائی تک

بیان و استعمال

بھنڈی کا استعمال زیادہ تر بطور ترکاری ہوتا ہے البتہ اسکی ترکاری بنانے کی مختلف ترکیبیں ہیں۔ بعض اوقات اسے اور ترکاریوں کے ساتھ ملاکر بھی بناتے ہیں۔ اکثر خوش خور چھوٹی چھوٹی بھنڈیوں کا اچار ڈالتے ہیں۔ اور مصالح کے ذریعہ اُسے لذیذ بنا لیتے ہیں۔ اسکے پودے کی کوئی

شے بھی بیکار نہیں جاتی اسکے پتّوں کو جلا کر باغیچہ کے لیئے اعلیٰ درجہ کی کھاد طیار کی جا سکتی ہے۔ اسکے تنہ سے نہایت عُمدہ ویرپا اور ریشم کی مانند ریشہ نکلتا ہے ؛

طریق کاشت۔ گو بھنڈی ہر قسم کی زمینوں میں بآسانی ہو سکتی ہے مگر طاقتور اور ایسی زمین میں جہاں پہلے سے خُوب کھاد پڑی ہو یہ بہت عُمدہ پیدا ہوتی ہے اور کمالیت کے درجہ کو پُہنچتی ہے۔ سخت زمین میں اس کا پوَدا اچھی طرح نشو و نما نہیں ہوتا۔ پہلے کسی کیاری میں تخم بو کر پنیری پیدا کر لینی چاہیئے۔ جب پوَدے ۴ یا ۵ انچہ اونچے ہو جاویں اُسوقت کمزور پوَدوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیں اور صحیح و سالم پوَدوں کو احتیاط سے نکال کر کیاریوں کی قطاروں پر لگا دیں۔ قطاروں کا فاصلہ آپس میں دوٗ دوٗ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے اور پوَدوں کا بھی ایک دُوسرے سے دو دو فٹ فاصلہ رکھنا چاہیئے۔ اکثر اشخاص بھنڈی کے بیجوں کو قطاروں پر ہی بو دیتے ہیں اور جب پوَدے ذرا اُونچے ہو جاتے ہیں تو اُنھیں بیچ بیچ میں سے اِس طرح اُکھاڑ ڈالتے ہیں کہ بقیہ پوَدوں کا آپسمیں قریب ایک ایک گز کے فاصلہ رہ جاتا ہے۔ یہ طریق بھی خاصہ ہے۔ اگر لگاتار بھنڈیاں لینی مدِ نظر ہوں تو شروع مارچ سے اخیر جولائی تک میدانوں میں تین تین ہفتہ کے بعد بیج بونے چاہیئیں۔ پہاڑوں میں بھی کاشت کا طریق عمل یہی ہے جہاں جہاں تک ممکن ہو سکے بھنڈیاں کُھلی جگہہ میں بوویں تا کہ حرارت آفتاب سے اُس کے پوَدے خُوب

مُستفید ہوتے رہیں ✤

جب موسم خُشک ہو تو چوتھے پانچویں دن ضرور پانی دینا چاہیئے۔ نیز حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں ورنہ زمین کے سخت ہو جانے اور نا کارہ گھاسوں کے اُگنے کے سبب پَودے خاطر خواہ ترقّی نہیں کر سکیں گے ✤

عام کیفیت یہ پَودا ہر سال نیا بویا جاتا ہے۔ دُوسرے سال یا دُوسری فصل میں کام نہیں دیتا۔ امریکہ سے جو تخم آتے ہیں اُن کی بھنڈیاں بہت عمدہ اور نرم ہوتی ہیں۔ اُن میں بڑا وصف یہ ہوتا ہے کہ اُن کی جلد پر سفید رُواں نہیں ہوتا۔ انگلستان میں بھی بھنڈیوں کی کئی اقسام ہیں مگر امریکہ کی بھنڈیاں افضل شمار کیجاتی ہیں۔ اگر ہمارے ہاں بھی عُمدہ بیج بوئے جاویں اور اچھی طرح سے غور و پرداخت ہو تو کسی حالت میں یہاں کی بھنڈیاں اور ممالک کی بھنڈیوں سے کمتر نہیں رہ سکتیں۔ بونے کے لیے بیجوں کا یہ اندازہ رکھنا چاہیئے کہ ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ۶۔ اونس تخم کافی ہیں۔ اسی اندازہ سے کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً سَو گز لمبی قطار کے لیئے ۱۲۔ اونس تخم در کار ہونگے۔ اور ۲۵ گز لمبی قطار کے لیئے صرف ۳۔ اونس بیج اکتفا کرینگے ✤

بھنڈیوں کے جن پَودوں سے ریشہ نکالنا منظور ہوتا ہے اُنھیں پھُول آتے ہی کاٹ لیتے ہیں ورنہ ریشہ بہت کم۔ موٹا اور بھدّا بر آمد ہوتا ہے جب آپ تخم فروشوں سے بھنڈیوں کے بیج منگوادیں تو دو قسم کے بیجوں کی جو امریکہ سے آتے ہیں ضرور فرمایش کریں (۱) White Velvet

(۲) وہائیٹ ولوٹ (Dwarf prolificor Density) ڈوارف پرالی فک یا (ڈن سٹی) یہ اقسام نہایت خوبصورت اور خوش ذایقہ شمار کی گئی ہیں۔ نیز ان سے بھنڈیاں بھی افراط سے اُترتی ہیں ٭

ٹنڈس

(Citrullus, Vulgaris (Var) fistulosus)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ٹنڈ۔ ٹینڈے۔ ٹینڈس۔ ٹینڈو۔ ٹینسی۔	دلپسند رسٹ۔ ریوس۔ ول گے رس۔
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط جون سے اخیر اگست تک۔	وسط مارچ سے وسط مئی تک۔

بیان و استعمال

ٹنڈس۔ زیادہ تر ترکاری کے کام آتے ہیں۔ جب تک یہ کچے اور ملائم رہتے ہیں اور جسامت میں بڑھ نہیں جاتے اور بیج بھی سخت نہیں ہوتے تب تک ترکاری کے مطلب کے لیئے اچھے خیال کیئے جاتے ہیں۔ جب بہت بڑے ہو کر سخت ہو جاتے ہیں اُس وقت اُن کی طرف کم التفات کیجاتی ہے۔ اسکی ترکاری بنانے کی مختلف ترکیبیں ہیں۔ اسے اور ترکاریوں کے ساتھ بھی ملاکر بناتے ہیں۔ بعض اشخاص اسے آبی اچاروں کے مصرف میں بھی لے آتے ہیں۔ مگر بہت سے اشخاص اسے بوجہ اِسکے میٹھے ذائقہ کے پسند نہیں کرتے لیکن ٹنڈوں میں مصالحہ وغیرہ بھرنے سے ترکاری لذیذ بنجاتی ہے

اہل یورپ انھیں اِسطرح استعمال کرتے ہیں کہ اوسط درجہ کے ٹنڈس لیکر پہلے اُنھیں چاقو سے اُوپر سے کھُرچ ڈالتے ہیں تاکہ کاغذی چھلکا دُور ہو جاوے۔ پھر تراش کر اور بیج نکال کر اُنھیں پانی میں جوش دیتے ہیں۔جب یہ اُبل جاتے ہیں تو اُنھیں نکال کر دوبارہ تھوڑے سے دودھ میں اُبالتے ہیں اور اوپر سے نمک۔کالی مرچ اور جائیفل ڈالکر کھاتے ہیں+

طریق کاشت

اسکے بونے کی عُمدہ ترکیب یہ ہے کہ کیاریوں کو خوُب درست کرکے اور بوسیدہ کھاد ڈال کر اِسکے تخم دو دو تین تین لے کر ایک جگہ گزگز بھرکے فاصلہ پر (اِسطرح سے کہ چاروں طرف سے فاصلہ گز سوا گز سے کم نہو) بوتے جاویں۔جب تخم پھُوٹ آویں اور قریب ۴۔انچہ کے اُونچے ہو جاویں تو کمزور پوَدوں کو اُکھاڑ ڈالیں اور باقی بدستور رہنے دیں۔جب پوَدے پھیل جاویں تو احتیاط رکھیں کہ ناکارہ گھاسیں کیاریوں میں اُگنے نہ پاویں کبھی کبھی اِس طرح گوڈ دیا کریں کہ پودوں کو نقصان نہ پہنچے ٹینڈس ایسی زمین میں خوُب پیدا ہوتے ہیں جس میں اعتدال کے ساتھ ریت کا جزو بھی ہو۔سخت اور بہت چکنی زمین میں یہ پودا مارا جاتا ہے +

عام کیفیت

وڈ رو صاحب لکھتے ہیں کہ علاقجات گجرات اور سندھ

ہیں موسم گرما میں ٹنڈس کو اِسطرح سے پیدا کرتے ہیں جیسے بنگال میں
پانوں کو بھیتوں (پھوس کے بنگلوں) کے اندر پیدا کیا جاتا ہے مگر شمالی ہند
میں اِسطرح سے انھیں بویا نہیں جاتا۔ یہاں انھیں خربزے اور تربوزوں
کی طرح کھُلی کیاریوں میں بغیر ٹیکوں کے بوتے ہیں ×
کوہ کانگڑہ میں ٹنڈس برابر پیدا ہوتے ہیں ×

پیٹھا

(Benincasa Cerifera)
(White gourd)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پیٹھا۔ بھنجا۔	وہائٹ گورڈ۔

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وُسط مئی سے وُسط جولائی تک۔	شروع فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال

پیٹھا۔ عام طور پر ترکاری کے کام میں نہیں آتا مگر بعض کاریگر ترکیب کے
ساتھ اسکی ترکاری بھی بنا لیتے ہیں۔ زیادہ تر یہ مٹھائی بنانے کے کام آتا
ہے۔ ہندوستانی مٹھائیوں میں پیٹھے کی مٹھائی مشہور ہے۔ پیٹھے کا پیٹھا بہت
اچھا بنتا ہے اور بہت گراں بکتا ہے۔ پیٹھے کا مربہ بھی اعلیٰ درجہ کا مُربّہ
شمار کیا جاتا ہے۔ اور یونانی اطبا اسے کئی امراض میں تجویز کرتے ہیں۔

پیٹھا بڑیوں میں بھی بہت پڑتا ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے ہزاروں من خرچ ہوتا ہے ٭

طریق کاشت

اسکی کاشت کے لیئے ہلکی اور ایسی زمین انتخاب کیجاتی ہے جسمیں ریت کا جزو معقول ہو۔ پہلے کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دے دینی چاہیئے تاکہ وہ مٹی کے ساتھ اچھی طرح سے آمیز ہو جاوے یا جہاں جہاں تخم بونے ہوں وہاں پہلے سے کھاد ڈال دیں۔ بعد ازاں سطح کو ہموار کر کے بیج چاروں طرف سے پانچ پانچ فٹ کے فاصلہ پر بو دیں۔ ایک ایک جگہہ تین تین چار چار بیج بونے چاہئیں۔ جب وہ پھوٹ کر کچھ اونچے ہو جاویں اسوقت کمزور پودے اکھاڑ کر پھینک دیں اور باقی رہنے دیں کیونکہ کمزور پودوں کے رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ احتیاط رکھیں کہ کسی قسم کی گھاس یا خود رو بیلیں پودوں کے نیچے اگ کر اُن کی خوراک نہ ہضم کرنے لگ جائیں ٭

پہاڑوں میں بھی پیٹھا پیدا ہوتا ہے وہاں اسے اس طرح بوتے ہیں کہ چاروں طرف سے چھ چھ سات سات فٹ کے فاصلہ پر گڑھے کھود لیتے ہیں جنکی گہرائی تین فٹ ہوتی ہے۔ اتنے ہی فٹ وہ لمبے چوڑے ہوتے ہیں ان گڑھوں کو مٹی سے جسمیں خوب بوسیدہ گوبر کی کھاد ملی ہوئی ہوتی ہے بھر دیتے ہیں۔ پھر ان میں تین تین چار چار بیج دو انچہ گہرے بو دیتے ہیں۔ جب وہ پھوٹ آتے ہیں تو چھانٹ دیتے ہیں تاکہ بیلیں اچھی طرح

سے پھیلیں۔ حسب ضرورت نکائی کرتے رہتے ہیں۔ اور موقعہ موقعہ پر پانی کی بھی خبر رکھتے ہیں۔ مگر میدانوں کی نسبت پہاڑوں پر پانی دینے کی ضرورت بہت ہی کم لاحق ہوتی ہے ✦

عام کیفیت پیٹھے کی کاشت ہر جگہہ عام طور پر نہیں کیجاتی۔ بلکہ خاص خاص مقامات میں اسے بوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کمیاب ہے اور گراں بکتا ہے۔ اگر ہر ضلع میں کئی کئی مقامات پر بویا جاوے۔ تو اسکی زیادہ افراط ہو سکتی ہے اور اسطرح سے عام لوگوں کو اسکی اشیاء آسانی سے میسر آ سکتی ہیں۔ البتہ بنگال میں اسے زیادہ بوتے ہیں۔ وہاں دیہاتی لوگ اسکی بیلوں کو اپنے چھپروں پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ عمدہ ترکیب ہے ✦

پھونٹ

(Cucumis Momordica)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھونٹ۔	کوکیومس۔ مومورڈیکا۔

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے اخیر مئی تک	شروع اپریل سے وسط مئی تک

بیان و استعمال۔ پھونٹ کو عام طور پر عمدہ چیز شمار نہیں کرتے۔

خربزوں کے بعد موسم برسات اور شروعِ خزاں میں یہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو کھانا صحت کے لحاظ سے مُضر سمجھا جاتا ہے مگر تاہم لوگ کم و بیش اپنے اپنے مذاق کے مطابق انھیں مختلف ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ بڑے بڑے پھُونٹ جو جوان آدمی کی ران کے برابر موٹے اور چارپائی کے پائے کے برابر لمبے ہوتے ہیں اُنھیں زیادہ تر دیہات کے وہ لوگ جنھیں جسمانی کام زیادہ کرنا پڑتا ہے شکر یا چھاچھ کے ساتھ ملاکر ہضم کر جاتے ہیں۔ چھوٹے اور عُمدہ پھُونٹوں کو بعض اصحاب جنکے مزاج میں نفاست ہوتی ہے چھیل کر اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے عُمدہ قند یا بُورے کے ساتھ ملاکر کھاتے ہیں اور اِسطرح یہ کسی قدر خربُزے کا ذائقہ دیتے ہیں۔ بہت چھوٹے یا سخت پھُونٹوں کو خوانچہ والے بطور چاٹ بیچتے ہیں۔ یعنے اُنکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اور کئی طرحکے خوشبودار مصالحے اور نمک چھڑک کر اور اوپر سے لیموں نچوڑ کر فروخت کرتے ہیں۔ کچے پھُونٹوں کو بعض مقامات میں کچرے بھی کہتے ہیں اور انکی خاص ترکیب کے ساتھ ترکاری بنائی جاتی ہے۔ پھُونٹ کے بیج مویشیوں کو کھلا دیتے ہیں بعض یورپین کچے پھونٹوں کے ٹکڑے سرکہ میں ڈال کر کھاتے ہیں +

طریق کاشت

تین تین چار چار فٹ کے چوگرد فاصلہ سے (یعنے چاروں طرف سے تین یا چار فٹ فاصلہ ہو) گڑھے کھود لیئے جاویں جو دو فٹ چوڑے اور دو فٹ لمبے اور دو فٹ گہرے ہوں۔ کھدی ہوئی مٹی کے ساتھ بوسیدہ

کھاد مجموعہ ملا کر گڑھے بھر دیئے جاویں اور اُنکے عین وسط میں تین تین چار چار پھونٹوں کے بیج بو دیے جاویں جب وہ چار پانچ انچہ اونچے ہو جاویں تو کمزور اُکھاڑ کر پھینک دیں اچھے رہنے دیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بیلیں چلنے لگینگی۔ آٹھویں دسویں نلائی کرنی چاہیئے اور شروع میں اگر موسم خشک ہو تو تیسرے چوتھے پانی دیتے رہیں جب پھونٹ دو تہائی پک جاویں تو پانی دینا کم کر دیں اور جب وہ بالکل پک جاویں تو پانی صرف اُسوقت دینا چاہیئے جبکہ بیلوں کے خشک ہوجانے کا احتمال ہو اگر پھونٹ حدّ اعتدال سے زیادہ بیلوں میں نظر آویں تو اُنھیں کم کر دینا چاہیئے ورنہ وہ بیلوں کو کمزور کر دینگے اور خود ناقص رہ جاویں گے ؛

عام کیفیت - اگر عُمدہ بیج حاصل کر کے چھوٹی اقسام کے پھونٹ بوئے جاویں تو وہ ترکاری کے مصرف میں زیادہ آ سکتے ہیں ؛

خربُوزے

خربزہ

(Cucumis, Melo)
(Musk melon. Sugar melon)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
خرُبزے ۔ خربوزے	مُسک میلن۔ شوگر میلن ۔ کوکیومس میلو)

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے وسط اپریل تک	شروع اپریل سے وسط مئی تک

بیان و استعمال

خربزے درحقیقت اعلےٰ درجہ کے پھلوں میں شمار کئے جاتے ہیں مگر کچے خربُزوں کی نہایت عمدہ ترکاری بھی بنتی ہے۔ یوں تو خربزے کئی مقامات کے مشہور ہیں مگر تمام ہندوستان میں لکھنؤ کے خربزے افضل شمار کئے جاتے ہیں خرُبزوں کے تخم ادویات اور ٹھنڈائی بنانے کے کام آتے ہیں۔ انھیں چھیل کر کھاتے ہیں اور ان سے خوش ذائقہ شکرتریاں بھی بنائی جاتی ہیں۔ خرُبزوں کے چھلکے مویشیوں کو کھلا دیئے جاتے ہیں۔

گولن صاحب فرماتے ہیں کہ خرُبزے پہاڑوں میں نہیں ہوتے مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ خُوب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب اپنی کتاب موسومہ "پنجاب پلینٹس" میں لکھتے ہیں کہ پنجاب میں مُلتان اور جھنگ کے خرُبزے بہت عمدہ اور شیریں ہوتے ہیں مگر کشمیر کے خرُبزے سیٹھے

Punjab plants 81

ہوتے ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ملک تبت میں (سطح سمندر سے ساڑھے دس ہزار فٹ کی بلندی پر) خرپزے بوئے جاتے ہیں وہ چھوٹے مگر اچھے ہوتے ہیں۔ لداخ میں بھی خرپزے ہوتے ہیں۔

افغانستان میں کئی اقسام کے خرپزے پیدا ہوتے ہیں مگر سب میں افضل سرواگنا جاتا ہے (جسے عام طور پر کابل کا سروا) کہتے ہیں۔ ہر سال سینکڑوں من سروے افغانستان سے پشاور کے راستے ہندوستان میں آتے ہیں اور گراں قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ سروں کے بیج ہندوستان میں بوئے جاتے ہیں مگر ان سے سروے پیدا نہیں ہوتے بلکہ ایک قسم کے خرپزے ہو جاتے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاص ترکیب سے ملتان میں چند مرتبہ سروے پیدا کر لئے گئے تھے +

طریق کاشت

خرپزے بونے کے لئے بہترین زمین ریتلی ثابت ہوئی ہے جسمیں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ڈال دیگئی ہو۔ ایسی زمین میں پانچ پانچ فٹ کے چوگرد فاصلہ پر دو دو فٹ مربع گڑھے کھود لیں اور کھدی ہوئی مٹی کے ساتھ بوسیدہ کھاد مجموعہ ملا کر پھر گڑھے پر کر دیں۔ ان گڑھوں کے وسط میں چار چار پانچ پانچ عمدہ اقسام کے خرپزوں کے بیج حاصل کر کے بو دیں۔ جب وہ اُگ کر کچھ بڑے ہو جاویں تو کمزور اکھاڑ کر پھینک دیں۔ باقی رہنے دیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں بیلیں چاروں طرف پھیلنے لگیں گی۔

ابتداء میں اگر موسم خشک ہو تو حسب ضرورت تیسرے دن پانی دیتے رہیں

جب پھل آجاوے اور خربزے کچھ بڑے ہو جاویں تو پانی دینا کم کر دیں اور جب وہ پکنے لگیں تو پانی صرف اُسیوقت دینا چاہیئے جبکہ بیلیں خشک ہو جانے کا احتمال ہو۔ ابتدا میں جبتک کہ بیلیں سطح زمین کو ڈھانپ نہ لیں آٹھویں دسویں نلائی ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر اعتدال سے زیادہ خربزے لگیں تو بیلوں پر سے بار کم کرنے کے لئے پھلوں کو چھانٹ دینا چاہیئے ورنہ خربزے چھوٹے اور بدمزہ ہونگے۔ زیادہ تر اُن پھلوں کو چھانٹنا چاہیئے جو بیلوں کی جڑوں سے دُور ہوں یعنے بیلوں کے آخری سرے کے قریب ہوں ؀

بعض اصحاب خربزوں کے بیجوں کو اُسوقت بوتے ہیں جبکہ وہ پھوٹ آتے ہیں۔ یعنے پہلے ۲۴ گھنٹہ تک خربزوں کے بیجوں کو شیر گرم پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ بعد ازاں نکال کر گملوں یا ناندوں میں راکھ بھر کر اور اُسے پانی سے نم دار کرکے بیج چھڑکواں بو دیتے ہیں۔ جب وہ پھوٹ نکلتے ہیں تو اُنھیں اُکھاڑ کر کیاریوں میں جہاں مستقل طور پر خربزے بونے منظور ہوتے ہیں چار چار فٹ کے فاصلے پر گاڑ دیتے ہیں ؀

عام کیفیت سوداگران تخم کی فہرستوں میں ولایتی خربزوں کی کئی اقسام درج ہیں۔ ان کے بیج بھی منگوا کر بونے چاہئیں ؀

تربوز

ہندوانہ

Cucumis Citrullus
Citrullus vulgaris
(Water-melon)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تربوز	واٹر میلن۔ کوکیوس۔ ساشی ٹرلس۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر فروری سے وُسط اپریل تک و شروع جولائی سے اخیر اگست تک	شروع اپریل سے وُسط مئی تک

بیان و استعمال

تربوز بھی در اصل پھلوں میں شمار ہونا چاہیئے مگر اس کتاب میں اسلئے اسکا ذکر کیا گیا ہے کہ کچے تربوزوں کی خاص ترکیب سے عمدہ ترکاری بنتی ہے۔ تربوز کی بلحاظ صورت۔ شکل۔ قد و قامت۔ گودے۔ رنگ اور بیجوں کے کئی قسمیں ہیں مگر یہ فرق صرف زمین اور آب و ہوا کی وجہ سے ہوتا ہے سرسہ۔ رہتک۔ گوڑ گانوں باگڑ۔ راجپوتانہ۔ اور بیکانیر کے ریگستانی علاقوں کے تربوز مٹیرے کہلاتے ہیں اور یہ بہت بڑے بڑے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ انکے بیج ہوا سے اُڑ کر دُور دُور تک جنگل میں چلے جاتے ہیں اور

اپنے موسم میں وہ خود بخود پھوٹ آتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں بہت شیریں ہوتے ہیں اور اُن کا پانی ریگستانی علاقہ کے لوگوں کو ٹھنڈے پانی کا کام دیتا ہے۔ جہاں یہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں وہاں انکے تر اور خشک چھلکوں کی ترکاری بناتے ہیں۔ چھلکے سادہ یا نمک لگا کر سکھائے جاتے ہیں اور انھیں سال سال دو دو سال تک رکھ چھوڑتے ہیں اور حسب ضرورت پانی میں بھگو کر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ تربوز کے بیج ادویات اور ٹھنڈائی میں کام آتے ہیں۔ چھلکے مویشی نہایت رغبت سے کھاتے ہیں +

طریق کاشت۔ عمدہ تربوز ریتلی زمین میں پیدا ہوتے ہیں جس میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ پڑی ہو۔ کیاریوں میں پانچ پانچ فٹ کے چوگرد فاصلہ پر ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ مربع اور تین تین فٹ عمیق گڑھے کھود لینے چاہئیں اور انھیں مٹی کے ساتھ کھاد مجموعہ ملا کر بھر دینا چاہیئے۔ ان گڑھوں کے وسط میں تربوز کے چار چار پانچ پانچ بیج بو دیں۔ جب وہ اچھی طرح سے پھوٹ آویں تو کمزور اکھاڑ کر پھینک دیں باقی طاقتور پودے رہنے دیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں بیلیں چلنے لگ جاویں گی۔ شروع میں دو چار مرتبہ نلائی ضرور کرا دینی چاہیئے +

برسات کی فصل کی بیلوں کے نیچے درختوں کی خشک شاخیں یا بانس کی جھڑیاں دیدینی چاہئیں۔ ورنہ بیلوں کو نمی کے سبب نقصان پہنچے گا۔ پہلی فصل جو پھاگن چیت میں بوئی جاتی ہے اُسکے تربوز تمام گرمیوں بلکہ

برسات تک ملتے رہتے ہیں اور برسات میں جو فصل بوئی جاتی ہے اُسکے پھل آدھے کنوار میں بازاروں میں آجاتے ہیں اور کاتک میں تو اُنکی کثرت ہوتی ہے۔ اگر بیلوں پر پھول حدِ اعتدال سے زیادہ آجاویں تو انھیں کم کر دینا عین مُناسب ہے۔

عام کیفیت۔ ولایتی تخم فروشوں کی فہرستوں میں ولایتی تربوزوں کی کئی قسمیں نظر آتی ہیں اگر ان کے بیج اخیر اگست میں بوئے جاویں تو کامیابی کی توقع کی جا سکتی ہے *

اندراین

Cucumis, Colocynthis
(*Colocynth gourd*)

(ہندوستانی نام)	(انگریزی یا لاطینی نام)
اندراین۔ حنظل	(کولوسنتھ گورڈ) کوکیومس۔ کولوسن تھس
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع جولائی سے اخیر اگست تک	شروعِ جولائی سے وسط ستمبر تک

بیان و استعمال

در اصل اندراین کی کاشت کہیں نہیں کی جاتی۔ یہ قریب قریب ہر جگہہ کم و بیش کھیتوں۔ میدانوں۔ ٹیلوں پر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ باگڑ۔ راجپوتانہ۔ اور بیکانیر کی جانب بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اندراین کی شکل صورت

خام اور پختہ دونوں حالتوں میں چھوٹے خربزوں کی مانند ہوتی ہے جب یہ
پک کر زرد ہو جاتی ہے تو کام میں لائی جاتی ہے۔ بالعموم اسے توڑ کر
اور اس میں نمک اور اجواین بھر کر اور ہار پرو کر کھونٹیوں پر ٹانگ
دیتے ہیں اور اسطرح سے باہستگی یہ سایہ میں خشک ہوتی رہتی ہے مویشیوں
کے علاج میں اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں اندراین سے ایک انگریزی دوا
"کولوسنتھ" نامی تیار کیجاتی ہے اندراین کو تازہ توڑ کر بیلوں کو بھی کھلا دیتے
ہیں۔ مگر چارہ کے طور پر نہیں۔ محض بطور دوا۔ اندراین کی اجواین
انسانوں کے لئے بھی بعض حالتوں میں بطور ادویہ تجویز کی جاتی ہے۔ بعض
اشخاص ان کے ٹکڑے کر کے اور نمک لگا کر دو تین دن دھوپ میں
رکھ دیتے ہیں۔ بعد ازاں مصالحے وغیرہ لگا کر اپنی پسند کے مطابق ترکاری
بنا لیتے ہیں۔ اندراین کے بیج بھی دواؤں میں برتے جاتے ہیں۔ اسکی
تازہ جڑ بہت عمدہ مسواک (داتن) سمجھی جاتی ہے اور اس مطلب کے
لئے اسے فرمایشوں سے منگواتے ہیں۔ نیز اسکی جڑ کو خشک کر کے اور
سفوف بنا کر ادویات میں کام میں لاتے ہیں ؛

طریق کاشت۔ اگر کبھی اسکی کاشت کی ضرورت ہو تو طریق کاشت
بجنسہ وہی ہے جو پھوٹوں کی نسبت لکھا گیا ہے ؛

عام کیفیت اسکی ترکاری بالعموم وہ اشخاص زیادہ استعمال کرتے ہیں
جنھیں اس سے طبی فایدہ حاصل کرنا مدِ نظر ہوتا ہے۔ مثلاً ڈنڈا تھوہر
کا رائتہ ترکیب کے ساتھ ایسا بنتا ہے کہ لوکی اور اسکے رائتہ میں مشکل

سے تمیز ہو سکتی ہے مگر تھور کا رائیتہ بھی دوا سمجھا جاتا ہے +

کچرے

(Botanical name not exactly known)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
(ٹھیک تحقیق نہیں ہوا)	کچرے۔

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع جولائی سے وُسط اگست تک	وُسط جولائی سے اخیر اگست تک

بیان و استعمال

کچروں کی قسم تحقیقات سے بالکل علیحدہ ثابت ہوئی ہے۔ یہ ضلع گورگانوں باگڑ۔ اور راجپوتانہ کے ریگستانی علاقوں میں کثرت سے خود رو پیدا ہوتے ہیں۔ پختہ کچروں کا وزن پاؤ پاؤ بھر تک ہوتا ہے پک کر ان میں کسیقدر مٹھاس آ جاتی ہے۔ پکے ہوئے کچروں کو تراش کر سُکھا لیتے ہیں اور رکھ چھوڑتے ہیں اور حسب ضرورت تھوڑی دیر پانی میں بھگو کر ترکاری بنا لیتے ہیں۔ ترکاری لذیذ ہوتی ہے +

طریق کاشت۔ اگر کچروں کو بونا چاہیں تو طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو پھُونٹوں کے بارہ میں لکھا گیا ہے +

عام کیفیت۔ ریتلی زمینوں میں یہ آسانی سے پیدا ہو جاتے ہیں غالب

ہے کہ باقاعدہ کاشت سے انکی حیثیت میں ترقی ہو جاویگی ؞

کچریاں

(Cucumis ; Pubescens)

موسم کاشت

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کچری۔ کچریاں	کوکیومس۔ پیوبی سنس۔
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط جولائی سے اخیر اگست تک	شروع جولائی سے وسط اگست تک

بیان و استعمال

کچری بظاہر کچروں کی چھوٹی قسم معلوم ہوتی ہے۔ کچریاں بھی باگڑ۔ بیکانیر ضلع گوڑگانوں۔ راجپوتانہ۔ اور پنجاب کے بعض خشک علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں انھیں خشک کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور بالعموم انھیں تل کر بطور ترکاری استعمال کرتے ہیں۔ مگر زیادہ تر یہ اچور اور کھٹائی کا کام دیتی ہیں۔ دال میں ڈالی جاتی ہیں اور سبز ترکاریوں میں کھٹائی کی جگہہ پڑتی ہیں خشک کچریاں دُور دُور تک وساور کو جاتی ہیں اور پنساری انھیں خرید کر فروخت کرتے ہیں۔ ایک قسم کی خوش ذائقہ چٹنی میں جسے "سونٹھ سانگر" کہتے ہیں۔ کچریاں زیادہ ڈالی جاتی ہیں۔

طریق کاشت۔ اگر کچریوں کی کاشت منظور ہو تو طریق کاشت بجنسہ وہی

ہے جو پھونٹوں کے ضمن میں بیان ہوا ہے +

عام کیفیت۔ خشک ریتیلے علاقوں میں کچریاں بآسانی تمام پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ تجارت کی چیز ہے اگر اسکی پیدا وار پر توجّہ کی جاوے تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے +

ککڑی

Cucumis Melo; Var, Utilissimus.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ککڑی۔	کوکیومس میلو۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے اخیر اپریل تک	وسط مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

ککڑیوں کو یا تو کچّی کھاتے ہیں۔ یا ترکاری بنا کر۔ جب یہ بہت بڑی ہو جاتی ہیں تو انھیں مویشیوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اسکے تخم خشک کر کے پنساری فروخت کیا کرتے ہیں کیونکہ گرمی کے موسم میں یہ گھوٹ کر بطور ٹھنڈائی پیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت کسیقدر ریتلی زمین پر جسمیں اچھی طرح سے کھاد مجموعہ پڑی ہو ککڑیاں خوب پیدا ہوتی ہیں۔ طریق کاشت معمولی ہے۔ چاروں طرف سے

ایک ایک گز کے فاصلہ پر تین تین چار چار بیج بو دیئے جاتے ہیں۔ پھوٹ آنے پر زرد اور کمزور نکال دیئے جاتے ہیں باقی پودے رہنے دیئے جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں بیلیں پھیلنے لگتی ہیں۔ خشک موسم میں ہفتہ میں دو تین مرتبہ پانی دینا چاہیئے۔ شروع میں نلائی کرنی ضروری ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ سوائے ریتلی زمین کے اور زمین میں ککڑیاں نہ بوئی جاویں۔ جن زمینوں میں کدو کھیرے وغیرہ ہو جاتے ہیں اُن میں ککڑیاں بھی آسانی سے پیدا ہو جاتی ہیں+

عام کیفیت۔ ککڑیوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ کچی کھانے کے قابل وہ ککڑیاں سمجھی جاتی ہیں جو ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر پتلی ہوں۔ ترکاری کے لیئے ذرہ موٹی ککڑیاں لیجاتی ہیں۔ اور بہت موٹی اور لمبی ککڑیاں مویشیوں کو کھلائی جاتی ہیں+

کھیرا

(Cucumis Sativus-Cucumber)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھیرا۔ سُکاسہ۔	ککمبر (کوکیومس) (شاٹائی وس)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر دسمبر تک شروع مارچ سے اخیر جولائی تک	شروع مئی سے لیکر وسط جولائی تک

بیان و استعمال

کھیرے زیادہ تر کچے کھائے جاتے ہیں انکا رایتہ بہت اچھا بنتا ہے بہت سے خوش خور خاص ترکیب اور خاص مصالحوں سے اسکی ترکاری بھی بناتے ہیں۔ اسکے تخم ادویات میں زیادہ کام آتے ہیں اور خربزہ تربوز۔ ککڑی۔ اور کدو کے بیجوں کی طرح گرمی میں ٹھنڈائی میں ڈالکر پیئے جاتے ہیں۔ یورپ میں کھیروں سے کئی قیمتی چیزیں طیار کی جاتی ہیں ؁

طریق کاشت۔ کھیرے اگر باغیچوں یا کھیتوں کی عمدہ زمین میں بوئے جاویں تو اُنھیں کھاد کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم اگر بیج بوتے وقت تھوڑی سی کھاد جہاں جہاں بیج بوئے ہوں دے دی جاوے تو فصل بہت اچھی ہوتی ہے مگر کھاد بوسیدہ گوبر اور پتوں کی ہونی چاہیئے۔ زیادہ تیز اور طاقتور کھاد نہو۔ کبھی کبھی رقیق کھاد بھی بیلوں کی جڑوں میں دیدینی چاہیئے۔ کیاریوں میں پانچ پانچ فٹ کے فاصلہ پر دو دو تین تین بیج بو دیئے جاویں اور جب وہ پھوٹ آویں تو نکمے اور کمزور اُکھاڑ کر پھینکدیے جاویں۔ جب پودے چھ انچہ بڑے ہو جاویں تو یا تو اُنھیں مٹر کی طرح کھڑی ٹیکیں دیدیں یا زمین پر درختوں کی شاخوں یا بانس کا ڈھانچ بناکر اُنپر پھیلنے دیں۔ کھیروں کو بہت دیر تک بیلوں پر نہیں رہنے دینا چاہیئے ورنہ پیداوار میں کمی واقع ہو جاوے گی۔ نیز زیادہ دیر بیلوں پر رہنے سے کھیرے پک جاتے ہیں۔ اور وہ کھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اگر نہایت عمدہ کھیرے مطلوب ہوں تو بیلوں پر سے پھول کم کر دیں تا کہ اُن کا

زور نہ مارا جاوے گرم تر اضلاع میں اگست میں بھی کھیرے بو دیئے جاتے ہیں۔ موسم گرما کی فصل کو (یعنے مارچ سے وسط جون تک جو فصل بوئی جاوے) تیسرے چوتھے پانی دیدینا چاہیئے البتہ برسات کی فصل کو پانی دینے کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔ کبھی کبھی نلائی کر دینی چاہیئے تاکہ خار و خس زیادہ بڑھنے نہ پاوے +

عام کیفیت۔ یورپ میں کھیروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض بہت لمبے۔ بعض میانہ قامت کے۔ رنگتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ذائقہ میں بھی تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ یورپ میں کھیروں کا بہت خرچ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھیروں کی کاشت سے وہاں لوگ ہر سال لاکھوں روپیہ پیدا کر لیتے ہیں +

گوبن صاحب کی رائے ہے کہ شمالی ہند میں کھیروں کے ولایتی بیجوں کی جگہہ دیسی بیجوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ گو دیسی کھیروں کی اقسام دو تین سے زیادہ نہیں ہے مگر یہ باآسانی تمام پیدا ہو جاتی ہیں ولایتی کھیروں کی گو بہت سی قسمیں ہیں مگر وہ نازک ہوتی ہیں اور میدانوں میں اچھی طرح سے پیدا نہیں ہوتیں۔ مگر ایک صاحب لکھتے ہیں کہ کھیرے میدانوں میں اکتوبر سے لیکر دسمبر تک بو سکتے ہیں۔ غالبًا اس موسم میں کھیروں کے اگر ولایتی بیج بوئے جاویں تو کامیابی کی توقع کی جا سکتی ہے +

گول کھیرا

Cucumis Sativas Gherkin

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گول کھیرا۔	گھرکن۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے آخر مئی تک	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال

گول کھیرا در اصل جزائر غرب الہند میں اچھا پیدا ہوتا ہے مگر ہندوستان کی آب و ہوا بھی اسے خوب موافق ہے۔ یہاں عام طور پر جو گول کھیرا بویا جاتا ہے وہ در اصل دیسی کھیرے کی ایک قسم ہے۔ جزائر غرب الہند کا گول کھیرا اور چیز ہے۔ اسکا اچار پڑا ہوا ہندوستان میں فروخت کے لیئے بہت آتا ہے۔ انگریز اس کھیرے کو بہت پسند کرتے ہیں اور کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔

طریق کاشت۔ یہ ہر ایک زمین میں جہاں اور ترکاریاں بوئی جا سکتی ہیں پیدا ہو سکتا ہے مگر دیسی کھیرے کی نسبت اسے کھاد زیادہ درکار ہے۔ پہلے کیاریوں میں کھاد مجموعہ ڈال کر انھیں اچھی طرح سے درست کر لینا چاہیئے۔ پھر پندرہ پندرہ انچہ کے فاصلہ پر چھ چھ انچہ اونچی قطاریں بنا کر

اُنپر تین تین یا چار چار انچہ کی دُوری پر دو دو تین تین بیج بوتے جاویں
مگر ایک رسیدھ میں نہیں بلکہ لہریہ دار روش پر گویا قطار کے دونوں
پہلوؤں پر چار چار انچہ کے فاصلہ پر بیج بو دیئے جاویں۔ تیسرے چوتھے
دن پانی دیتے رہیں جب بیج پھُوٹ آویں تو ناکارہ پوَدے نکال کر
پھینک دیں باقی خود بخود نشو و نما ہوتے رہیں گے۔ دسویں بارھویں
نلائی ضرور ہونی چاہیئے۔ اور اگر مُتواتر کھیرے لینے مطلوب ہوں تو شروع
مارچ سے آخر مئی تک میدانوں میں بیج بونے چاہئیں ؛

عام کیفیت - گول کھیرے موسم برسات میں پیدا نہیں ہوتے ؛

کدو

Cucurbita Maschata

Pumpkin. Red gourd. Red pumpkin

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کدو۔ میٹھا کدو۔ حلوا کدو۔ سیتا پھل۔ کونھڑا۔ کاشی پھل۔	پمپ کن۔ رڈ گورڈ۔ رڈ پمپ کن۔ (کوکیوس۔ ماس چے ٹا۔)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط جولائی تک	کمتر بلندی پر۔ شروع فروری سے اخیر مارچ تک زیادہ بلندی پر۔ وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

بالعموم ترکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ آبی اچار بھی پڑتا ہے

پکے ہوئے کدو کا لذیذ حلوا بھی بنتا ہے۔ اکثر اشخاص اسکا رائتہ بھی بنا لیتے ہیں اسکے تخم دیسی ادویات میں بہت استعمال کئیے جاتے ہیں+

طریق کاشت۔اسے بونے سے پہلے کھیتوں اور کیاریوں میں عمدہ طرح سے کھاد دینی چاہیئے۔کدو بونے کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ کیاریوں میں تخم بو دیے جاویں جب وہ اُگ آویں اور دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو اچھے اچھے پودے اُکھاڑ کر کھیتوں یا بڑی بڑی کیاریوں میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر بو دیں۔دُوسرا طریق یہ ہے کہ پانچ پانچ چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر گڑھے دو دو فٹ عمیق کھود کر پہلے خُوب کھاد ڈالیں پھر کھاد آمیز مٹی سے بھر کر اور کیاریوں کو ہموار کر کے اُنپر دو دو تین تین بیج بو دیں جب وہ پھُوٹ آویں تو کمزور اُکھاڑ کر پھینک دیں باقی رہنے دیں۔بہت جلد بیلیں تمام سطح پر پھیل جاوینگی۔جو فصل مارچ میں بوئی جاتی ہے وہ گرمی کی فصل کہلاتی ہے اور اسکی بیلیں اگر زمین پر پڑی رہیں تو کچھ مُضایقہ نہیں۔ مگر برسات کی فصل جو پچھیتی بوئی جاتی ہے اُسکی بیلیں اگر بلندی پر نہ چڑھائی جاویں تو پانی اور زمین کی تری کے سبب جلد سڑنے لگ جاتی ہیں۔پہاڑوں میں بانس کی پتلی شاخوں یا درختوں کی ٹہنیوں کی ٹیکیں ضرور بیلوں کے نیچے دینی چاہئیں+

عام کیفیت۔پختہ کدو سال سال بھر کوٹھوں میں بند پڑا رہتا ہے اور خراب نہیں ہوتا۔پہاڑوں میں سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ کی بلندی تک کدو کی کاشت ہو سکتی ہے شملہ میں اسے شروع فروری سے اخیر مارچ تک بوتے ہیں+

ولایتی کدو

Cucurbite Pepo.
(Squash) Vegetable marrow.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سفید کمہڑا - ولایتی کدو	سکویش (ویجی ٹیبل میرو)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط فروری سے وسط اپریل تک۔	کمتر بلندی پر - شروع فروری سے اخیر مارچ تک زیادہ بلندی پر - وسط مارچ سے وسط جون تک

بیان و استعمال

اسکی ترکاری نہایت لذیذ بنتی ہے اور اسکا رایتہ اور آبی اچار بھی بنا سکتے ہیں +

طریق کاشت - بجنسہ وہی ہے جو کدو کے بارہ میں لکھا گیا ہے - بوسیدہ کھاد مجموعہ کسی قدر دیسی کدو کی نسبت اسے زیادہ درکار ہے پہاڑوں میں یہ اچھا پیدا ہوتا ہے کیونکہ سردی اسے زیادہ مطلوب ہے +

عام کیفیت اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور یورپ میں اسے لوگ نہایت شوق سے کھاتے ہیں - ہندوستان میں انگریز اسکی نہایت قدر کرتے ہیں - ہندوستان کے ہر حصہ میں اسکی کاشت آسانی سے ہو سکتی ہے - البتہ ہر سال نئے بیج تخم فروش کارخانوں سے منگوا لینے چاہئیں جو آسانی

سے اور سستے مل جاتے ہیں۔ شملہ میں اسے شروع فروری سے آخر مارچ تک بوتے ہیں۔ زیادہ بلندی پر اسے بارش سے ایسا گزند نہیں پہنچتا جیسا کہ میدانوں میں پہنچتا ہے۔ میدانوں میں اسکی بیلوں کو زمین پر بغیر ٹیکوں کے چلنے دینے میں کوئی ہرج متصوّر نہیں ہے۔ مگر ایک تجربہ کار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر جگھہ کی کفایت مد نظر ہو تو اسکی بیلوں کو دیواروں چھپروں یا جعفریوں پر چڑھا دینا چاہیئے۔

لوکی

Lagenaria. Vulgaris

Bottle gourd

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لوکی۔ ال کدو۔	باٹل گورڈ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط جولائی تک	شروع اپریل سے آخر مئی تک

بیان و استعمال

لوکی کی بالعموم ترکاری بنتی ہے۔ اِسکا رائیتہ بھی بہت بنایا جاتا ہے۔ آبی اچار پڑتا ہے۔ پیٹھے کی طرح کدو کش کر کے اسکی مٹھائیاں تیار کیجاتی ہیں۔ اور۔ اکثر موسم گرما میں بُخار والوں کے سر اور تلووں پر بھی اسے ملتے ہیں

طریق کاشت لوکیوں کی شکل مُختلف قسم کی ہوتی ہے کوئی گول۔

کوئی لمبی۔ اور کوئی چپٹی۔ اسکی کاشت کے دو طریق ہیں۔ یا تو ایک
کیاری میں بیج بو کر پنیری لگا لیں۔ جب پودے دو تین پتیاں بدل لیں
تو اُنھیں اُکھاڑ کر بڑی کیاریوں یا کھیتوں میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ
کے فاصلہ پر بو دیں۔ یا اِسی قدر فاصلہ سے دو دو تین تین بیج اکٹھے
بو دیں جب وہ اُگ آویں تو نکمّے اُکھاڑ کر پھینک دیں۔ اچھے رہنے دیں
کیاریوں میں بونے سے پہلے خُوب کھاد دینی چاہیئے۔ شروع میں دسویں
بارھویں نلائی کرنی ضروری ہے۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں
دو مرتبہ پانی دینا چاہیئے۔ برسات کی فصل قطاروں پر بوویں اور بیلوں
کے نیچے کسی قسم کی ٹیک دے دیں تاکہ وہ سڑنے نہ پاویں۔ بہت سے
کسان برسات میں لوکی کی بیلوں کو اپنے چھپّروں پر چڑھا دیتے ہیں
اور اِس طرح سے دیر تک لوکیاں اُترتی رہتی ہیں +

عام کیفیت سخت زمین میں لوکیاں کم پیدا ہوتی ہیں پہاڑوں میں جہاں
انھیں بوویں وہاں یہ خیال رہے کہ سورج کی حرارت انھیں ضرور پہنچتی رہے

گھیّا توری

Luffa Aegyptiaca
(Cylindric-shaped. Sponge gourd)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گھیّا توری۔ ڈھنڈھل	لفّا اے جپ ٹیگا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں) شروع مارچ سے وسط جولائی تک

(پہاڑوں میں) وسط فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال

بطور ترکاری استعمال کی جاتی ہے۔

طریق کاشت۔ بونے سے پہلے کیاریوں میں خوب کھاد دینی چاہیئے۔ اگیتی یعنے گرمی کی فصل کے لیئے بیلوں کو زمین پر پھیلنے دینے میں کچھ ہرج نہیں ہے مگر پچھیتی فصل جو برسات کی فصل کہلاتی ہے اُسکی بیلوں کو ٹیکیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ زمین پر پڑے رہنے سے بیلیں سڑ جاتی ہیں۔ بیج دو دو تین تین اکٹھے لیکر چار چار فٹ کے فاصلہ پر بو دیں جب وہ دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو ناقص اُکھاڑ کر پھینک دیں اور اچھے پودے رہنے دیں۔ یہ بہت جلد بڑھکر تمام کیاری میں پھیل جاوینگے۔ برسات کی فصل کیاریوں میں قطاریں بنا کر بونی چاہیئے تاکہ پودوں کی جڑیں دیر تک غرقاب نہ رہیں شروع میں دسویں بارھویں نلائی ہونی چاہیئے۔ اور اگر موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے دن پانی دیدینا چاہیئے ورنہ بیلیں خشک ہو جاوینگی۔

عام کیفیت۔ توریاں جب بہت بڑی ہو کر خشک ہو جاتی ہیں تو اُنکے اندر سے بوتل نما نہایت خوبصورت جال دار بیئے کے گھونسلے کی مانند ایک چیز بر آمد ہوتی ہے جسکے اندر تخم ہوتے ہیں توریوں کو پکنے سے پہلے توڑ لینا چاہیئے۔ ورنہ پھر وہ کھانے کے کام کی نہیں رہتیں پنجاب میں

انھیں وسط فروری سے اخیر مارچ تک بوتے ہیں۔ میدانوں کی نسبت کسی حالت میں پہاڑوں میں یہ کمزور نہیں ہوتیں۔ بیلوں کو ٹیکیں ضرور دینی چاہئیں ورنہ وہ زمین پر پڑی ہوئیں ماری جاتی ہیں ❊

کالی توری

Luffa Acutangula

Sponge gourd

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کالی توری۔ ست پتیا۔	سپنج گورڈ۔ لفا۔ اک یوٹنگیولا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے وسط جولائی تک	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک۔

بیان و استعمال

بالعموم ترکاری بنتی ہے۔ مگر گھیا توری کی نسبت یہ ذائقہ میں اچھی نہیں ہوتی۔ البتہ اگر اچھی طرح بنائی جاوے اور درستی سے چھیلی جاوے تو خاصی ترکاری بنجاتی ہے ❊

طریق کاشت۔ طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو گھیا توری کے بارہ میں لکھا گیا ہے ❊

عام کیفیت۔ کالی توری جب ذرا اعتدال سے بڑھ جاتی ہے تو فی الفور

سخت اور کڑوی ہو جاتی ہے۔ اس لیئے اسے نرم حالت میں توڑ لینا چاہیئے۔ پہاڑوں میں ٹیکیں ضرور دینی چاہئیں یا چھپروں وغیرہ پر چڑھا دیں +

کریلا

(Momordica Charantia)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کریلا۔	مو مور ڈیکا۔چے رنشیا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر مارچ تک۔	شروع مارچ سے وسط جولائی تک

بیان و استعمال

اسکی بہت اچھی ترکاری بنتی ہے اور عرق لیموں یا آموں کے ساتھ اسکا اچار بھی ڈالتے ہیں۔ خشک کرکے رکھ چھوڑتے ہیں۔ ہرے کریلوں کا جب موسم نکلجاتا ہے تو رات کو پانی میں بھگو کر صبح اُنکی ترکاری بنا لیتے ہیں۔+

ایک تجربہ کار صاحب اخبار انڈین گارڈننگ میں لکھتے ہیں کہ کریلا خون کے صاف کرنے میں مغربی عشبہ سے کسی حالت میں کم نہیں ہے۔ اگر کچے کریلوں کا عرق نکال کر پیا جاوے تو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ "برابر سارسا پریلا (Sarsaparilla) مغربی عشبہ کا کام دیتا ہے۔

یہ تو اکثر سُننے میں آیا ہے کہ لوگ بعض امراض میں کچے کریلے نہار منہ

کھاتے ہیں +
ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ پنجاب کے سلسلۂ کوہ نمک میں ایک قسم کا جنگلی کریلا پیدا ہوتا ہے جسے وہاں کے باشندے "دھار کریلا" کہتے ہیں مگر یہ تحقیق نہیں کہ اسے کس طرح استعمال کرتے ہیں +
طریق کاشت۔ بجنسہ وہی ہے جو گھیّا توری کے لیئے لکھا گیا۔ ہے۔ گرمی کی فصل کو ٹٹیکیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیلیں بلا تکلف زمین پر پھیلنے دیں۔ مگر برسات کی فصل کو قطاروں پر بوویں اور جب بیلیں پھیلنے لگیں تو یا تو انھیں دیواروں اور چھپروں وغیرہ پر چڑھاویں یا نیچے جھفریاں سی بنا کر لگا دیں تاکہ وہ پانی اور زمین کی سیل سے گل سڑ نہ جاویں +
عام کیفیت۔ برسات میں چھوٹے کریلوں کی فصل بھی ہوتی ہے جنھیں کریلے یا گکوڑے کہتے ہیں۔ بعض انھیں بن کریلے کہتے ہیں۔ جسامت میں یہ کریلوں کی نسبت بہت چھوٹے۔ اور اُن کا پیٹ پھُولا ہوا اور سرے دونوں طرف سے گاؤ دُم ہوتے ہیں اور انکی ترکاری نہایت لذیذ بنتی ہے۔ پہاڑوں میں کریلے کی گرمی اور برسات دونوں فصلوں کو ٹیکیں دینی چاہئیں۔ پہاڑوں میں کریلے میدانوں سے کسی حالت میں کمتر نہیں ہوتے۔ شملہ میں کریلے شروع فروری سے اخیر مارچ تک بوئے جاتے ہیں +

بڑی سیم

Canavalia Ensiformis (Swordbean)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بڑی سیم - کٹار سیم -	کناوے لیا ان سی فارمس

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اپریل سے وسط مئی تک	وسط اپریل سے اخیر جون تک

بیان و استعمال

اس کی پھلیوں اور بیجوں کی بہت عمدہ ترکاری بنتی ہے ✣

طریق کاشت - باغیچہ میں چند قطاریں پانچ پانچ فٹ کے فاصلہ پر بنالیں اُن پر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تخم تین تین انچہ گہرے بو دیں - اگرچہ زیادہ کھاد کی ضرورت نہیں ہے تاہم بوتے وقت اگر بوسیدہ کھاد اُس جگہہ دیدی جاوے جہاں تخم بونے منظور ہیں تو اچھا ہے - جب پودے پانچ چار انچہ اُونچے ہو جاویں اُسوقت کمزور نکال کر پھینک دیں اور پس ماندوں کے نیچے مضبوط اور اونچی اونچی ٹیکیں لگادیں جن پر بیلیں اچھی طرح سے پھیل سکیں - شروع میں آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ساتویں آٹھویں پانی دیدیا کریں ✣

عام کیفیت سیم کے بیج خشک کر کے بھی دیر تک استعمال میں آ سکتے

ہیں اِس سیم کی ولایت میں بیسیوں قسمیں ہیں جن کا مفصّل حال تخم فروشوں کے اشتہارات اور فہرستوں سے معلوم ہو سکتا ہے ؂

چھوٹی سیم

Dolichos Lablab. (Country French Bean)

ہندوستانی نام	انگریزی نام
سیم۔سیمی۔گھیّا سیم۔مکھن سیم۔چھوٹی سیم	کنٹری فرنچ بین۔ڈولی چس۔لب لب

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مئی سے اخیر جُون تک	شروع مئی سے اخیر جُون تک

بیان و استعمال

بہت عمدہ ترکاری بنتی ہے۔اور ترکاریوں کے ساتھ بھی اسے ملا کر بناتے ہیں۔آبی اچار بھی پڑتا ہے ؂

طریق کاشت۔ باغیچوں میں اسے قطاروں پر بونا چاہیئے جن کا آپس میں چھ چھ فٹ کے قریب فاصلہ ہو۔ تخم قریب آٹھ آٹھ انچ کے فاصلہ سے بونے چاہئیں۔ گو کھاد دینے کی زیادہ ضرورت نہیں مگر تاہم جہاں جہاں بیج بونے ہوں اُن سُوراخوں میں تھوڑی سی کھاد دیدینے سے پودے خُوب بڑھتے ہیں۔جب پودے ۵ و ۶ انچ اُونچے ہو جاویں تو مٹر کی طرح فوراً درختوں کی خُشک چھڑیوں کی ٹیکیں لگا دینی چاہئیں۔ برسات

میں پودے خوب بڑھتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں پھلیاں اترنی شروع ہو جاتی ہیں۔ شروع میں آٹھویں ساتویں نلائی کرتے ہیں اور اگر موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے پانی دیدینا چاہیئے +

اُودی سیم

Mucuna Capitata
&
Mucuna Nivea.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اُودی سیم۔ تھور سیم۔ کھپاچ۔	میوکیونا۔ کے پیے ٹے ٹا میوکیونا نی ویا۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اپریل سے وسط جون تک	اپریل۔

بیان و استعمال

پھلیاں اور بیج ترکاری کے کام آتے ہیں۔

طریق کاشت۔ کیاری میں پانچ پانچ یا چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا کر چھ چھ انچہ کے فرق سے بیج بو دیں جب وہ اچھی طرح سے پھوٹ آویں تو ناقص اکھاڑ کر پھینک دیں۔ اچھے رہنے دیں جب پودے چھ چھ انچہ کے قریب اونچے ہو جاویں تو درختوں کی خشک شاخوں کی ٹیکیں لگا دیں تاکہ بیلیں ان پر چڑھ بیلیں۔ جب تک موسم خشک رہے تب تک

کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیں۔ برسات میں زیادہ تردّد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ نلائی حسب موقعہ ضرور کرتے رہیں۔ ان بیلوں سے وسط دسمبر سے پھلیاں اُترنی شروع ہو جاتی ہیں اور اخیر نومبر تک بلکہ اگر زیادہ ٹھنڈ نہ ہو تو وسط دسمبر تک اُترتی رہتی ہیں۔

عام کیفیت۔ اِن دونوں اقسام کی سیموں کی جلد پر نرم اور سیاہ مخمل کی مانند رُواں ہوتا ہے اگر رُواں ہاتھ سے مَل دیا جاوے تو جلد چکنی نِکل آتی ہے۔ اگر نرم نرم پھلیاں پکائی جاویں تو ذائقہ بجنسہ فرنچ (ولایتی سیم) جیسا ہوتا ہے۔ دونوں اقسام کی پھلیاں بہت کچھ ہم شکل ہوتی ہیں مگر خُشک ہو جانے پر اودی سیم کی ایک پھلی سے پانچ چھ سیاہ بیج نکلتے ہیں اور کھماچ کی ایک پھلی سے اُتنے ہی خاکی رنگ کے تخم بر آمد ہوتے ہیں ✤

چار کونی سیم

Psophocarpus Tetragonolobus.

Goa Bean.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چار کونی سیم	گو آبین ۔
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مئی سے اخیر جون تک	شروع مئی سے وسط جون تک

بیان و استعمال

بطور ترکاری استعمال کی جاتی ہے ؛

طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو ملتھن سیم کے بارہ میں لکھا گیا ہے

عام کیفیت ۔ اور سیموں کی نسبت اسمیں پھلیاں کم لگتی ہیں۔ مگر احتیاط سے اگر کاشت کیجاوے تو ترکاری اچھی ہے ؛

پچلبنڈے

Trichosanthes Anguina.

Snake gourd.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پچچینڈے ۔	سینک گورڈ۔
(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اپریل سے وسط جولائی تک	اپریل ۔

بیان و استعمال

پچچینڈوں کی بالعموم ترکاری بنتی ہے عام طور پر لوگ انھیں پسند نہیں کرتے البتہ مصالحوں اور خاص حکمت سے اُنھیں خوش ذائقہ بنا سکتے ہیں۔ اہل یورپ انھیں سیموں کی طرح پکواکر کھاتے ہیں ؛

طریق کاشت ۔ کیاریوں کو خوب درست کرکے اُن میں قریب چھ چھ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا لیں ۔ اُن پر چھ چھ انچہ کے تفاوت سے تخم

بونے چاہئیں۔ جب وہ ذرہ بڑے ہو جاویں تو ناقص اُکھاڑ کر پھینکدیں اور نیچے بانس یا خشک درختوں کی شاخوں کی ٹیکیں دیدیں شروع میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو آٹھویں دسویں پانی دیدیا کریں ٭

عام کیفیت۔ پچھینڈوں کو حدِ اعتدال سے نہ بڑھنے دیں ورنہ وہ ترکاری کے کام کے نہیں رہیں گے ٭

لوبیا

راز ماھ

Vigna Catrang Var Asparagusbean
Cuba Bean.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لوبیا۔ لوبیئے کی پھلی۔	اس پے رے گس بین۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع جون سے اخیر جولائی تک	ماہ جون ۔

بیان و استعمال

لوبیئے کی پھلیوں کی ترکاری بنتی ہے کچی بھی کھائی جاتی ہیں پک جانے پر اسکے بیج بطور دال استعمال کیئے جاتے ہیں ٭

طریق کاشت کیاریوں میں چار چار پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر آمنے

سامنے قطاریں بناکر اُن پر چھ چھ انچہ کی دُوری پر بیج بو دیں جب پودے کسی قدر اونچے ہو جاویں تو کمزور دیکھکر چھانٹ دیں اور ساتھ ہی قطاروں کو درختوں کی خُشک اور پتلی پتلی شاخوں کی ٹیکیں دیدینی چاہئیں تاکہ بیلیں بآسانی چڑھنے لگیں۔ شروع میں آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو ابتداء میں چوتھے پانچویں دن پانی دیتے رہیں بعد ازاں دسویں گیارھویں ایک مرتبہ کیاریوں کو تر کر دینا کافی ہے؛
عام کیفیت ۵۰ گزہی قطار پر لوبیا بونے کے لیئے ڈیڑھ کوارٹ تخم کافی ہیں شملہ میں اسے ماہ جُون میں بوتے ہیں اور ستمبر میں پھلیاں اُترنے لگتی ہیں۔ پہاڑوں میں اسے ایسی جگہہ بونا چاہیئے جہاں اسے دُھوپ لگتی رہے +

رتالو

Dioscorea Sativa.

Yam.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رتالو	ڈایو سکوریا سے ٹرایو

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر مئی تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

رتالو کو انگریزی میں یام کہتے ہیں مگر یام کی سرزمین ہند میں قریب

تین قسموں کے پائی جاتی ہیں۔ اور سب کم و بیش مختلف ترکیبوں کے ساتھ کھانے کے قابل شمار کی جاتی ہیں۔ چند اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ باقی جنگلوں اور پہاڑوں میں خود رو پیدا ہوتی ہیں۔ اقسام ''یام'' میں رتالو بہت عمدہ گنا جاتا ہے۔ وُوزمین قند بھی ''یام'' کی قسموں میں سے ایک ہے۔ رتالو کی نہایت عمدہ ترکاری بنتی ہے۔ اور اسکا اچار بھی پڑتا ہے ؛

طریق کاشت۔ پہلے دو دو فٹ چوڑے اور قریب پانچ پانچ فٹ عمیق گڑھے ایک دُوسرے سے چار چار فٹ کے فاصلہ پر کھودنے چاہئیں۔ اُن گڑھوں کو مٹی کے ساتھ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ملاکر پُر کر دینا چاہیئے اور اُن میں رتالو کے اوپر کے سرے (جنہیں دو دو چار چار آنکھیں ہوں) تراش کر گاڑ دیں۔ جب بیلیں پھیلنے لگیں تو کسی درخت جعفری یا دیوار پر چڑھاویں۔ بعض اوقات درختوں یا جعفریوں کا سہارا نہیں دیتے اُس حالت میں اس کی بیلیں زمین پر پھیلنے دیتے ہیں اور برسات میں اُن کے نیچے خشک شاخوں کی ٹیکیں لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات رتالو اُن چھوٹی چھوٹی جڑوں سے بھی بوئے جاتے ہیں جو بڑی بڑی جڑوں میں سے پھُوٹتی ہیں۔ جڑیں زیادہ تر مارچ اپریل میں بر آمد ہوتی ہیں تیز بیلوں میں سے جو ٹُونٹے پھُوٹتے ہیں اُنھیں بھی گاڑ دیتے ہیں۔ اور رتالو پیدا ہو جاتے ہیں مگر اس طریق کاشت میں دو سال کے قریب وقفہ پڑ جاتا ہے بصورت دیگر ایک سال کے اندر رتالو کھانے کے قابل ہوجاتے ہیں ؛

عام کیفیت بظاہر رتالو پہاڑوں میں سطح سمندر سے چار ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر پیدا نہیں ہوتے۔ جب کہیں اسکی زیادہ کاشت مد نظر ہوتی ہے تو چار چار پانچ پانچ فٹ گہری نالیاں کھود کر اور کھاد مجموعہ دیگر رتالوؤں کے ٹکڑے بو دیتے ہیں اسکی بیلیں کناروں پر پھیلتی رہتی ہیں رتالو خوب ہو جاتے ہیں ؞

شکر قند

Ipomoea. Batatas.

Sweetpotato.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شکر قند۔ شکر قندی۔	سویٹ پوٹے ٹو۔ آئی پومی آ۔ بٹے ٹاز۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر اپریل سے اخیر جون تک	شروع اپریل سے وسط جون تک

بیان و استعمال

شکر قند بالعموم اُبال کر یا بھون کر کھائے جاتے ہیں کسی قدر کچا بھی کھا لیتے ہیں۔ خاص ترکیب کے ساتھ اسکی ترکاری بھی بہت لذیذ بنتی ہے اور اچار بھی پڑتا ہے ؞

طریق کاشت یوں تو شکر قند ہر ایک ایسی زمین میں جہاں اور نباتات اُگ سکتی ہے پیدا ہو جاتا ہے مگر ریگ آمیز زمین میں جسمیں

کسی قدر عمدہ بوسیدہ کھاد دیدی گئی ہو نہایت عمدہ اور شیریں پیدا ہوتا ہے اُسکے بونے کی کئی ترکیبیں ہیں یا تو خاص شکر قند کو رتالو کی طرح کاٹ کر بوتے ہیں یا اُن چھوٹے چھوٹے کلوں کو بوتے ہیں جو موسم بہار میں پھوٹ نکلتے ہیں یا پتلی پتلی شکر قندیوں کو لگاتے ہیں یا اُن ٹونڈوں سے کاشت کی جاتی ہے جو ریت میں بطور پنیری محفوظ رکھتے ہیں اگر شکر قند کے ٹکڑے یا پتلی پتلی شکر قندیوں کو بونا ہو تو اُن کا چو گرد (یعنے چاروں طرف سے) باہمی فاصلہ قریب ۱۸ انچہ کے رہنا چاہیئے۔ اگر کلے یا ٹونڈے بونے ہوں تو اخیر اپریل سے وسط مئی تک بونے چاہئیں اگر شکر قندیوں کے ٹکڑے بونے ہوں تو اخیر جون میں جبکہ دو ایک اچھے چھینٹے پڑ چکیں بو سکتے ہیں۔ شروع میں جب تک کہ بیلیں خوب اچھی طرح سے کیاریوں کی سطح کو ڈھانپ نہ لیں دسویں بارہویں نلائی ہونی چاہیئے اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے ؛

عام کیفیت۔ شکر قند دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سُرخ دُوسرے سفید سفید رنگ کے شکر قند اعلےٰ درجہ کے گنے جاتے ہیں۔ دکن اور بنگال کی جانب اِن کو بہت بوتے ہیں۔ اگر پنجاب میں بھی انکی کاشت کیجاوے تو پوری کامیابی ہو سکتی ہے۔

اکتوبر کے مہینے میں شکر قندیاں کھانے کے قابل ہو جاتی ہیں ؛

پلول

Trichosanthes, Dioica

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پلول - پرول	ٹرائی چوسن تھس-ڈی اوئیکا-

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مئی سے وسط جولائی تک	وسط مئی سے وسط جون تک

بیان و استعمال

نہایت لذیذ ترکاری بنتی ہے اِسوقت یہ ترکاری پنجاب میں کبھی کبھی پورب سے آکر نہایت گراں فروخت ہوتی ہے- پورب میں پلول بالعموم پانوں کی بھیٹ میں بوئے جاتے ہیں-

پورب میں پلول جنگلی بھی ہوتے ہیں مگر انھیں کے مشابہ ایک اور شے ہوتی ہے جسے کندرو کہتے ہیں- کندرو کی ترکاری بنائی جاتی ہے اور کندرو کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جسکی کاشت کیجاتی ہے دوسرے وہ جو باہر کھیتوں کے کنارے خود رو ہو جاتے ہیں- خود رو کندرو تلخ ہوتے ہیں اس لیئے ان کی ترکاری نہیں بناتے- البتہ بہت پک جانے پر کسی قدر کھائے جاتے ہیں ؛

طریق کاشت- اسے ایسی کیاریوں میں بونا چاہیئے جنمیں بارش کا پانی

کھڑا نہ ہونے پاوے۔کیاریوں کو خوب درست کرکے اور بوسیدہ کھاد
مجموعہ ڈال کر تخم تین تین فٹ کے چوگرد فاصلہ پر بو دیں جب وہ پھوٹ
آویں تو نکمے اکھاڑ کر پھینک دیں اور اچھے پودے رہنے دیں یا تو انکی
بیلیں زمین پر پھیلنے دیں یا کسی جعفری یا کسی چھوٹے سے درخت پر
چڑھادیں۔شروع میں آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک
ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔

گوبن صاحب لکھتے ہیں کہ پلول تین ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر
پیدا نہیں ہوتے مگر مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تین ہزار فٹ
سے زیادہ بلندی پر بھی ہوتے ہیں۔شملہ میں انکی کثرت ہے۔ڈاکٹر سٹوارٹ
صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پلول پنجاب کے مشرقی اور وسطی حصوں میں
خود رو پایا جاتا ہے۔نیز صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ پنجاب میں پلول کی
مانند پانچ چھ اور چیزیں بھی پائی جاتی ہیں، مگر انکا نباتاتی (مراد لاطینی) نام
تحقیق نہیں ہے (۱) "بُنگا" یا "ڈنگا"۔یہ علاقہ جھنگ میں خود رو پایا جاتا ہے۔
(۲) کیکڑا۔فیروزپور کے قریب خود رو پیدا ہوتا ہے اسکا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
لوگ اسے شوق سے کھاتے ہیں یہ بن کریلے یا ککوڑے کے بہت مشابہ ہے۔
(۳) کچا۔یہ بھی فیروزپور کے ریگستانی علاقہ میں خود رو ہوتا ہے۔اسکا
پھل تُرش ہوتا ہے اور مصالحہ کا کام دیتا ہے۔سنار اس سے زیور صاف
کرتے ہیں (۴) ترڑی۔اسکا پھل چھوٹا سا ہوتا ہے۔ضلع ہزارہ میں یہ
خود رو اُگتی ہے۔لوگ اسے خوب کھاتے ہیں (۵) دریائے جہلم کے کنارے

ایک بیضاوی شکل کا چھوٹا سا پھل ہوتا ہے جو کچری سے کسیقدر مشابہت رکھتا ہے۔اسے بھی لوگ کھاتے ہیں۔غرضکہ یہ سب پھل ترکاری کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور پلول کے اقسام میں سے شمار کئے جاتے ہیں +

دانگن

بینگن

Solanum Melongena. Eggplant. Brinjal. Aubergine.

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بینگن۔بھاٹا۔	برنجال اگ پلینٹ آبرجین۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
(۱) اکتوبر (۲) اخیر فروری سے مارچ کے اخیر تک (۳) وسط جون سے اخیر جولائی تک	شروع اپریل سے وسط مئی تک

بیان و استعمال

اس کی ترکاری بہت لذیذ بنتی ہے۔بھرتہ اور رائتہ بھی بنتا ہے اور آبی اچار بھی ڈالا جاتا ہے +

طریق کاشت بینگن سال میں تین مرتبہ بوئے جا سکتے ہیں۔پہلی فصل اکتوبر میں اس طرح سے بو سکتے ہیں کہ ایک بڑی کیاری میں

چھڑکواں بیج بو دیں اور کیاری سے ۲۰ انچہ اُونچا ایک چٹائیوں یا پھوس
کا ہلکا سا چھپّر چھا دیں تا کہ پودوں کو پالا نہ مار جاوے۔ جب جاڑے پالے
کا خطرہ دُور ہو جاوے اور بہار کا آغاز ہو اُسوقت پودوں کو اور کیاریوں
میں قطاروں پر جو ایکدوسرے سے ۱۸ و ۱۸ انچہ کے فاصلہ پر آمنے سامنے ہوں
۱۵ و ۱۵ انچہ کے فاصلہ پر بو دیں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور
اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے - اس
فصل سے شروع مارچ سے بینگن اُترنے شروع ہو جاتے ہیں اور شروع
برسات تک اُترتے رہتے ہیں۔ دُوسری فصل وسط فروری سے اخیر مارچ
تک اُسی طرح بوئی جاتی ہے جس طرح کہ پہلی فصل۔ مگر اس فصل کو چھپّر
وغیرہ سے ڈھانپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب پنیری ذرا بڑی ہو جاتی
ہے تو فوراً کیاریوں میں لگا دیتے ہیں۔ اِس فصل سے اخیر مئی میں بینگن
اُترنے شروع ہو جاتے ہیں اور برسات کے وسط تک برابر اُترتے رہتے ہیں
تیسری فصل شروع برسات میں اُسی طرح بوتے ہیں جسطرح کہ دُوسری
فصل۔ اِس سے موسمِ خزاں میں بینگن اُترتے رہتے ہیں ؛

ایک تجربہ کار صاحب کی راے ہے کہ بینگن "دابہ" کے ذریعہ بھی پیدا
ہو سکتے ہیں مگر دابہ کے بینگن کسیقدر چھوٹے ہوتے ہیں لیکن بہت
اگیتے ہو جاتے ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ بیجوں سے اُگ کر جتنی
دیر پودوں کو بڑے ہونے میں لگتی ہے اُس سے پہلے دابہ کے پودوں
میں پھل آ جاتا ہے۔ دابہ کا مفصّل بیان پھلوں کی کتاب میں کیا جاویگا

مگر کسی قدر تشریح اِس موقعہ پر بھی خالی از لُطف نہوگی :-

دابہ کے در اصل معنے یہ ہیں کہ کسی شاخ درخت یا پودے کے مضبوط اور پُختہ حصّہ کو (جو بالخصوص وُسط کا ہوتا ہے) شگاف دے کر کھاد آمیز مٹّی میں داب دیا جاوے تاکہ اُسمیں جڑیں پھُوٹ آویں اور وہ ایک پودا بن جاوے۔ اِس عمل کو زبان انگریزی میں (Layering) کہتے ہیں۔ جب کوئی شاخ درخت یا کسی پودے کی ٹہنی اِسقدر نہیں جھُک سکتی کہ وہ زمین میں دابی جاوے تو گملوں وغیرہ میں مٹّی بھر کر شاخ تک پہنچاتے ہیں اور نیچے تپائیاں وغیرہ رکھ دیتے ہیں اور پانی کی روز مرہ خبر لیتے رہتے ہیں۔ مثلاً بینگن کا اگر دابہ کرنا منظور ہے تو اسکی کسی پُختہ شاخ کے وُسطی حصّہ میں تیز چاقو سے عین درمیان میں قریب ایک انچہ لنبا شگاف دیں اِس چِرے ہوئے حصّہ میں ایک چھوٹی سی کنکری رکھ دیں تاکہ یہ حصّہ کسی قدر کھُلا رہے۔ پہلے سے زمین کو کسیقدر کوئلوں کا چورا اور پتی کی کھاد دیکر طیار کر رکھیں اور پھر اُس شاخ کو جھُکا کر اس طرح سے قریب ایک انچہ کے دباویں کہ چِرا ہوا حصّہ مٹّی کے نیچے آجاوے۔ اُوپر سے ایک ہلکا سا روڑا یا اینٹ کا ٹکڑا رکھ دیں۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ دبائی ہوئی شاخ زمین سے اُبھر نہ جاوے۔ روز مرہ تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں تاکہ زمین تر رہے اور خشک نہونے پاوے۔ دو تین ہفتوں میں اِس شاخ میں جڑیں پھُوٹ آتی ہیں اُسوقت اصل درخت یا پودے سے اُسے احتیاط کے ساتھ جُدا کر لیتے ہیں اور بطور جڑ دار پودے کے اُسے جہاں لگانا

مطلوب ہوتا ہے لگا دیتے ہیں۔ پھلوں کی کاشت ہیں دابہ سے اکثر کام لیا جاتا ہے مگر سبزی ترکاری کی کاشت ہیں غالباً بینگن ہی ایسا پودا ہے کہ جسکا دابہ کر سکتے ہیں ؛

عام کیفیت۔ بینگن کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ مارو بینگن بہت بڑا ہوتا ہے۔اِس کا زیادہ تر بھُرتا بنتا ہے۔ چھوٹے بینگنوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اودی اور ایک سفید۔ سفید بینگن زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ بینگن کی ترکاری کو انگریزی اطبا بہت مُفید بتاتے ہیں ؛

گولن صاحب لکھتے ہیں کہ بینگن تین ہزار فٹ کی بلندی سے آگے نہیں، ہوتے مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ زیادہ بُلندی پر بھی ہوتے ہیں چنانچہ شملہ میں بکثرت کاشت کیئے جاتے ہیں۔ اور اُن کی پیدا وار میدانوں کے اکثر حصّوں کی نسبت بہت اچھی ہوتی ہے۔ شملہ کی بُلندی سطح سمندر سے ۷۲۲۴ فٹ ہے۔ حال میں گولن صاحب نے سہارنپور کے سرکاری باغ میں بینگنوں کی کاشت پر خاص توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ممالک غیر اور ہندوستان کے تمام حصّوں سے مشہور اور اعلےٰ درجہ کے بینگنوں کے بیج منگوا کر لگائے گئے۔ بعد تجربہ صاحب موصوف نے مفصّل کیفیت شائع کی ہے جسکا خُلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان کے بینگنوں میں آگرہ کی اقسام "مارو" اور بریلی کی اقسام "بارہ ماسی" افضل ہیں اور ممالک غیر کے بینگنوں میں پیرس (دارالخلافہ مُلک فرانس) کی اقسام راؤنڈ وِلوٹ (Round Velvet.) اور ٹرس گروس (Tres Grosse.) بہت بڑھکر ہیں۔ دیگر اقسام کی

نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی بہت عُمدہ ہیں لیکن اِن قسموں سے کسی قدر کمتر ہیں۔ان بینگنوں کے بیج سرکاری باغ سہارنپور اور دیگر تخم فروشوں سے فرمایش کرنے پر مل سکتے ہیں۔

لکھنئو کے سرکاری باغ کے سُپرنٹنڈنٹ رڈلی صاحب نے بھی اعلیٰ اقسام کے بینگنوں کی کاشت کے حال میں مُتواتر تجربات کیئے ہیں۔اُنکی رپورٹ کا خُلاصہ یہ ہے کہ اُنھوں نے پہلے موسم گرما کی فصل کے طور پر مُختلف اقسام کے بینگنوں کے بیجوں کو بویا۔اِن میں سے بعض میں پُوری پُوری کامیابی ہوئی اور بعض میں ناکامی۔ پھر اُنھوں نے اِن تمام اقسام کو بطور فصل سرما بویا۔اِس فصل میں وہ قسمیں جو موسم گرما کی فصل میں رہ گئیں تھیں پُورے طور پر بار آور ہوئیں لہذا اُنھوں نے اعلےٰ اقسام کے بینگنوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ایک موسم گرما کے بینگن۔دُوسرے موسم سرما کے بینگن۔ اُنھوں نے افضل اقسام کے بینگن موسم گرما کی کاشت کے لیئے مُندرجہ ذیل قرار دیئے ہیں:-

بتیا[۱] آگرہ (انکے ڈیل ڈول اور رنگ مُختلف وضع کے تھے) یہ بینگن بہت افراط سے اُترتے ہیں۔مارو[۲] آگرہ (رنگ بینگنی یعنے نیلگوں سُرخ) مارو[۳] میرٹھ (آگرہ کے مارو سے ملتا ہے) لنڈن کے بینگنوں کی ایک قسم آگرہ اور میرٹھ کے مارو کی قسم سے بہت ملتی ہے مگر لنڈن کے مارو انسے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ لکھنئو کے بینگنوں کی اقسام اور بریلی کے بینگنوں کی اقسام مارو بارہ ماسی۔ بیتا اور سفیدے میں بہت ہی کم فرق ہے۔ میرٹھ کے بینگنوں

کی اقسام "بستی ۲" اور "اؤنا ۲" اعلیٰ درجہ کی ہیں اور انکی پیداوار بھی بہت ہوتی ہے۔ گرمی کی پچھیتی فصل کے لیئے گورکھ پور کی قسم نمبر ۱ بہت اچھی ہے پیرس کی قسم (Blanchelonguedechine Paris) کی بھی رپورٹ میں بہت تعریف لکھی ہے۔ اِس قسم کے بینگن سفید رنگ کے سات انچہ لمبے اور ڈھائی انچہ چوڑے ہوتے ہیں۔ اقسام لنڈن کے بینگن گول بڑے اور افراط سے ہوتے ہیں۔

صاحب موصُوف نے موسم سرما کی کاشت کے لیئے مُندرجۂ ذیل اقسام کی تعریف لکھی ہے :۔

گورکھ پور نمبر ۲ اسکے بینگن بہت عمُدہ ۱۰ انچہ لمبے اور چار انچہ چوڑے ہوتے ہیں۔

پرپل لنڈن (Purple London) اس قسم کے بینگن ½ ۵ انچہ لمبے اور ۳ انچہ چوڑے ہوتے ہیں۔

ٹرس گروس (پیرس) (Tres grosse, Paris) کے بینگن بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں چنانچہ اسکے ایک بینگن کا وزن لکھنئو کے سرکاری باغ میں ساڑھے تین سیر پُختہ اُترا۔ اقسام نیویارک (Newyork) اور "ٹرس گروس" ایک ہی معلوم ہوتی ہیں۔ انکے رنگ سیاہ ہوتے ہیں

مُندرجہ ذیل اقسام جاڑے اور گرمی دونوں فصلوں میں خوُب نشوو نما ہوتی ہیں :۔

پرپل لنڈن۔ بیتا آگرہ۔ بستی آگرہ۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب تک بینگنوں کو اہل یورُپ بہت ہی کم استعمال کرتے تھے۔
مگر اب روز بروز انکی جانب زیادہ توجہ ہوتی جاتی ہے چنانچہ حال میں
انگلستان کی رائل ہارٹی کلچرل سوسائٹی ایک رسالہ (جلد ۲۲ حصّہ اول)
میں ڈاکٹر بونے ویا کا ایک مضمون سبز ترکاریوں کے پکانے کے بارہ میں
شائع ہوا ہے جسمیں ڈاکٹر صاحب نے بینگنوں کو درجۂ اول پر رکھا ہے
ان کے پکانے کی مُختلف ترکیبیں لکھی ہیں اور اُنکے ذائقہ اور فوائد
کی بہت تعریف کی ہے۔

سوداگرانِ تخم کی فہرستوں میں اور بھی بہت سی عمُدہ بینگنوں کی اقسام
پائی جاتی ہیں جنکا مُفصّل بیان کرنا طوالت میں داخل ہو گا +

پوئی

Basella Rubra

Indian spinach

Malabar Nightshade

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پوئی- کوئی-	انڈین- سپی- نج-

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ جون میں بو سکتے ہیں۔ وسط جولائی سے اوسط اگست تک قلمیں لگا سکتے ہیں	اپریل

بیان و استعمال

بالعموم اسکے پتّوں کا ساگ بناتے ہیں۔ اہلِ بنگال اسے بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ساگ بہت خوش ذائقہ ہوتا ہے ؀

طریق کاشت ۔طریق کاشت کیا ہے۔ جہاں اسکے چند بیج بو دیئے یا قلم یا جڑ گاڑ دی وہیں یہ بڑھنے لگجاتی ہے۔ بیل بہت پھیلتی ہے۔ جب بڑھنے لگے تو کسی چھت۔ چھپر۔ جعفری یا دیوار وغیرہ پر چڑھا دینی چاہیئے۔ پھر یہ اپنا رستہ آپ نکال لیتی ہے۔ زیادہ تردّد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اس کی جڑ میں سال میں دو مرتبہ بوسیدہ گوبر کی کھاد دینی چاہیئے۔ اور جب موسم خشک ہو تو پانی دیتے رہیں۔ پھر یہ اِسقدر پھیلتی ہے کہ کچھ ٹھیک نہیں رہتا ؀

عام کیفیت اسکی یوں تو کئی قسمیں ہیں مگر عام طور پر وہی استعمال کیجاتی ہیں جسکی شاخیں سفید ہوتی ہیں اسکی گھنڈیوں کو دبانے سے نہایت شوخ رنگ برآمد ہوتا ہے ؀

چولائی

Amarantus Blitum varolaraceus.

Do Gangeticus

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چولائی۔ مرسا۔ لال ساگ۔	ایمے رن ٹس بلائی ٹم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے اخیر جولائی تک	شروع جولائی سے اخیر جولائی تک

بیان و استعمال

بالعموم ساگ بناتے ہیں۔ خودرو چولائی کا ساگ بہت لذیذ ہوتا ہے +

طریق کاشت۔ معمولی ہے ۔ یا تو کیاریوں میں تخم چھڑکواں بو دیں اور جب پودے پھوٹ آویں اُسوقت جہاں بہت گھنے ہوں وہاں سے چھانٹ دیں یا کیاریوں میں اُنگلی سے آدھ انچہ گہری قطاریں بنا کر جن کا فاصلہ آمنے سامنے ۱۸ انچہ کے قریب ہو تخم بو دیں اوپر سے ہلکا مٹّی کا غلاف دیدیں شروع میں دسویں بارھویں دو تین مرتبہ نلائی کر دیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔ زیادہ تردّد کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر دیر تک ساگ لینے کی ضرورت ہو تو لگا تار پندرھویں دن تخمریزی کرنی چاہیئے +

عام کیفیت۔ چولائی کی بہت سی قسمیں ہیں مگر طریق کاشت سب کا یہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے +

خُرفہ

(Portulaca Oleracea)

(Purslane)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
پرسلین۔	کُلفا۔ کُلفے کا ساگ ۔ خُرفہ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط مارچ سے اخیر جون تک	وسط اپریل سے وسط دسمبر تک

بیان و استعمال

ساگ بہت اچھا بنتا ہے یہ ترشی مائل ہونے کی وجہ سے نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اسکے بیجوں کو پنساری ادویات کے لیئے فروخت کرتے ہیں ✦

طریق کاشت۔ بونے کا طریق بجنسہ وہی ہے جو چولائی کے بارہ میں لکھا گیا ہے ✦

عام کیفیت۔ موسم گرما میں یہ ساگ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ اسکی تاثیر سرد بیان کی جاتی ہے ✦

لال مرچ

مرڈہ داغلس

Capsicum Frutescens (Common chilli)
Capsicum Grossum (Bell pepper)
Capsicum minimum (Bird's eye chilli)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُرخ یا لال مرچ۔ مرچ۔ ہری مرچ	چلی۔ کیپ۔سی۔کم ✦

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اپریل سے وسط جون تک	وسط اپریل سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

مرچوں کا استعمال زیادہ تر بطور مصالحہ ہوتا ہے خشک کر کے ہزاروں من مرچیں فروخت کیجاتی ہیں- ہری مرچیں کھائی جاتی ہیں اور اچار میں بھی پڑتی ہیں- بعض خوش خور ہری مرچوں کی ترکاری بھی بناتے ہیں اور وہ خوب لذیذ اور چٹ پٹی ہوتی ہے +

طریق کاشت پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بو کر پنیری لگالیں جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو کیاریوں میں قطاروں پر جو ایک دوسرے سے آمنے سامنے قریب دو دو فٹ کے فاصلہ پر ہوں ایک ایک فٹ کے فرق سے پود لگاویں- بونے سے پہلے کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دینی چاہیئے تاکہ پودے خوب تناور ہوں- شروع میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو چھٹے ساتویں پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت- مرچیں محض آرایش کے لیئے بھی گملوں میں لگائی جاتی ہیں اور ان کی بیسیوں قسمیں ہیں- جب پودے پھیلنے لگیں اسوقت ان کی جڑوں میں کسی قدر باریک نمک دیدینا نہایت مفید ثابت ہوگا اگر ولایتی بیجوں سے مرچیں بونی ہوں تو ماہ اکتوبر میں بونی چاہئیں گرمی میں ہرگز نہ بوویں ورنہ ناکامی ہو گی- ولایتی مرچوں کے بیجوں کو ہمیشہ گملوں یا نائدوں میں چھڑکواں بو کر پنیری لگادیں- جب گملوں میں پودے دو تین انچہ اونچے ہو جاویں تو قطاروں پر یا جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

اروی

(Colocasia Antiquorum)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اروی۔ گھوئیا۔ کچالو۔	کولو کے شیا۔ انٹی کورم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر اپریل سے اخیر مئی تک	شروع اپریل سے وُسط جُون تک

بیان و استعمال

اروی کی عام طور پر تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔ایک ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر لمبی اور موٹی ہوتی ہے اور اسکی زیادہ تر ترکاری بنائی جاتی ہے جن دنوں آلو کم اور گراں ہو جاتے ہیں اُن دنوں اِنکا خرچ بہت بڑھ جاتا ہے۔بڑے شہروں کے حلوائی اسکو ایسا قیمتی بناتے ہیں کہ روپیہ سیر تک بکتی ہے + دُوسری قسم کچالُو ہے جو گیند کے مانند گول ہوتی ہے۔ انھیں زیادہ تر خوانچہ والے بطور چاٹ کے بیچتے ہیں + تیسری قسم مونڈھے یا بنڈے کہلاتی ہے۔مونڈھے قریب ایک ایک فٹ لمبے اور ہاتھ کی کلائی کے برابر موٹے ہوتے ہیں یہ بھی بطور ترکاری استعمال کیئے جاتے ہیں۔اروی کے پتے بیسن اور پیٹھی وغیرہ میں لپیٹ کر اکثر کھائے جاتے ہیں۔ اروی کے پودے کے تنہ کو چھیل کر اور ٹکڑے کر کے آبی اچار

ڈالتے ہیں۔اور ترکاری بھی بناتے ہیں +

طریق کاشت۔پہلے زمین کو خوب جوت کر اور مٹی کو باریک کر کے کھاد مجموعہ ڈالنی چاہیئے۔بعد ازاں قطاریں دو دو فٹ کے فاصلہ پر بناویں جنکی گہرائی چار انچہ ہو۔پھر صحیح و سالم ارویاں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر بو کر مٹی کا غلاف چڑھاویں۔جب موسم خشک ہو تو چوتھے دن پانی دیتے رہیں۔اور پندرھویں بیسویں نلائی کر دینی چاہیئے +

عام کیفیت۔ اَروی کا چونکہ عام طور پر خرچ زیادہ ہے اسلیئے اسکی حیثیت میں ضرور ترقی ہونی چاہیئے۔اسوقت جو اَرویاں بازاروں میں بکتی ہیں وہ اچھی نہیں ہیں۔وجہ یہ ہے کہ بونے والوں کو مقدار کا خیال رہتا ہے اُنکے اچھے بُرے ہونے کی وہ بہت کم پرواہ کرتے ہیں +

زمین قند

(Amorphophallus Companeillam)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
زمیں قند۔	امورفوفے لس۔کم پے نیؤلے لم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
یہ شروع مارچ سے وسط اپریل تک نیز جولائی و اگست میں بالعموم اُن اضلاع میں بویا جاتا ہے جو دامن کوہ میں واقع ہیں +	شروع جولائی سے وسط ستمبر تک۔

بیان و استعمال

زمین قند کی اقسام قریب تیس کے بیان کی جاتی ہیں جنمیں سے ہر ایک کی خاص ترکیب سے ترکاری بنائی جا سکتی ہے بالخصوص زمین قند کی ترکاری نہایت عمدہ اور لذیذ ہوتی ہے۔عام لوگ اسے نہایت گرم خیال کرتے ہیں اور اسی سبب سے موسم سرما میں اسکا زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔ بڑی دقت اسکے بنانے میں یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص آسانی سے اسے بنا نہیں سکتا۔خاص خاص ترکیبوں سے یہ بنایا جاتا ہے اور اسپر لاگت بھی زیادہ آتی ہے۔ہر جگہہ یہ دستیاب نہیں ہوتا اور قیمت میں گراں ملتا ہے۔اسمیں کچھ عرق ایسا ہوتا ہے کہ اگر وہ ذرہ بھی باقی رہجاوے تو سارے ذائقہ میں فتور ڈال دیتا ہے۔زمین قند کا اچار بھی پڑتا ہے۔ زمین قند کے پتے اگر کاٹ کر کیاریوں میں داب دیئے جاویں تو سبز کھاد کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت۔ زمین قند کی فصل بہت دیر میں پیدا ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عام لوگ اسکے بونے کی جرأت نہیں کرتے۔مگر جب فصل طیار ہو جاتی ہے تو ساری کسر نکال دیتی ہے۔ اور سب محنت اور لاگت وصول ہو جاتی ہے۔زیادہ گرم اور خشک آب و ہوا اسے ناموافق ہے۔اسی لیئے اسے ایسے اضلاع میں بوتے ہیں جو پہاڑوں کے نیچے واقع ہوتے ہیں زمین قند در اصل ایک پودے کی جڑ ہے۔بڑی جڑ کے اوپر اور چھوٹی چھوٹی گٹھیاں پھوٹتی ہیں اِن چھوٹی چھوٹی گٹھیوں کو موسم بہار کے شروع میں بوتے ہیں۔یوں تو زمین قند ۳ سال کے اندر کھودنے کے قابل ہوتا ہے

مگر لوگ نفع کے لالچ سے جلدی کر دیتے ہیں۔ یہ ہر ایک ایسی زمین میں
جہاں اور نباتات پیدا ہو سکتی ہے نشو و نما ہو جاتا ہے مگر بونے سے
پہلے زمین میں خوب بوسیدہ گوبر اور زیادہ تر لکڑی اور اُپلوں کی راکھ اور پتّوں
کی کھاد دینی چاہیئے اگر توجّہ اور غور و پرداخت سے اسکی کاشت کی جاوے
تو زمیں قند بہت بڑے سڈول اور عُمدہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ اِس وقت
بازاروں میں جیسے زمیں قند عام طور پر ملتے ہیں وہ قابل تعریف نہیں
ہیں۔ انکی کاشت سے پہلے زمین کی جوتائی بہت گہری ہونی چاہیئے۔ بجائے
جوتائی کے اگر پھاوڑہ سے قریب ۲ فٹ گہرے ۲ فٹ چوڑے گڑھے کھودے
جاویں اور پھر مٹّی کو باریک کر کے اور خوب کھاد دے کر گڑھوں کو اِسطرح
سے پُر کر دیں کہ سطح زمین سے عُمق صِرف آدھ گز باقی رہ جاوے اِسوقت
زمیں قند یا زمیں قند کی گٹھیاں یا ٹونٹے بو دیں جُوں جُوں پودے بڑے
ہوتے جاویں گڑھوں میں مٹّی ڈالتے جاویں یہاں تک کہ جب پودے سطح
زمین سے فٹ دو فٹ اُونچے ہو جاویں اُسوقت گڑھوں کو بالکل سطح کے ہموار
کر دیں گٹھیوں سے مُراد وہ گٹھیاں ہیں جو بڑے بڑے زمیں قندوں پر چھوٹے
چھوٹے آلو کی مانند اُوبھر آتی ہیں اُنھیں چاقو سے نکال کر بو دیتے ہیں۔ ان
میں سے زمیں قند پیدا ہو جاتے ہیں۔
بعض اشخاص زمین میں چھوٹے چھوٹے زمیں قند بھی گاڑ دیتے ہیں وہ بہت
جلد اُگ آتے ہیں اور اُن سے بافراط زمیں قند پیدا ہو جاتے ہیں ؛

عام کیفیت۔ بہت چھوٹے زمیں قند اُکھاڑنے نہیں چاہئیں۔ ضلع کانگڑہ

میں زمین قند ہوتا ہے۔ چنانچہ شجاہنپور کے قُرب و جوار میں بہت بویا جاتا ہے +

باتھو کُنہ

(Chenopodium Album)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
باتھو۔ بتھوا۔	اچی نو پوڈیی ام۔ البم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط مارچ تک	اپریل
شروع نومبر سے وسط دسمبر تک	

بیان و استعمال

کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جب چولائی اور پالک کا ذکر کیا گیا ہے تو باتھو کا کیوں نہ کیا جاوے۔ در اصل باتھو کی قدر و منزلت چولائی سے بہت زیادہ ہے۔ باتھو کی بُھجیا اچھی بنتی ہے دال میں بھی ڈالا جاتا ہے مگر سب سے عمدہ چیز جو اس سے بنتی ہے وہ باتھو کا رائتہ ہے۔ باتھو کی کاشت جہانتک دریافت ہوا ہے کہیں نہیں کی جاتی۔ یہ کھیتوں۔ میدانوں اور باغیچوں میں خود رو گھاس پلاس کی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور قریب قریب سارے سال اچھی یا بُری حالت میں کھڑا رہتا ہے۔ البتہ گیہوں کا یہ خُوب ساتھ دیتا ہے جب وہ برآمد ہوتے ہیں یہ بھی برآمد ہو جاتا ہے۔ جب وہ ہرے ہوتے ہیں

تو یہ بھی ہرا بھرا ہوتا ہے۔جب وہ کٹ جاتے ہیں تو یہ بھی اُنکے ساتھ کٹ جاتا ہے۔چونکہ اسکی باقاعدہ کاشت نہیں کیجاتی اسلیئے عام لوگوں کو سوائے خاص تردُّد یا خاص فرمایش کے بہت کم دستیاب ہوتا ہے۔ اگر اسکی توجُّہ کے ساتھ کاشت کیجاوے تو اسکی موجُودہ حیثیت اور ذائقہ میں نمایاں فرق ہو سکتا ہے۔ پُھولوں یا سبزی ترکاری کی کیاریوں میں جہاں یہ کبھی کبھی خود رو پیدا ہو جاتا ہے وہاں اسپر بہ نسبت کھیتوں یا اُفتادہ زمین کی پیداوار کے زیادہ رونق ہوتی ہے۔ اگر یہ بازاروں میں اور ساگوں کی طرح آنے لگے اور حسب ضرورت لوگوں کو آسانی سے مل سکے تو ضرور یہ بہت جلد میتھی پالک اور سوئے کے برابر شمار ہونے لگے گا ✤

طریق کاشت۔ کسی کیاری کو درست کر کے اور اُسمیں بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر باتھو کے بیج چھڑکواں بو دیں۔جب پودے نکل آویں تو جہاں گھنے ہوں وہاں سے اسطرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا چوگرد فاصلہ قریب پانچ انچہ کے رہ جاوے شروع میں چوتھے پانچویں پانی دیدینا چاہیئے۔جب پودے بڑے ہو جاویں اور موسم خشک ہو تو دسویں بارھویں پانی دیدینا کافی ہے۔شروع میں دو تین مرتبہ نلائی بھی ہو جانی چاہیئے ورنہ فصل خاطر خواہ نہیں ہوگی۔ باتھو کے صِرف پتّے استعمال کیئے جاتے ہیں پتّوں کو روزمرہ حسب ضرورت نوچ سکتے ہیں۔پودے کے شاخوں پر اور بہت جلد نکل آوینگے۔اگر باتھو کو موسم گرما کے اخیر میں کاٹ دیا جاوے اور ذرہ سی بھی جڑہ باقی رہجاوے تو وہ پھر تھوڑے ہی دنوں میں خود بخود پھوٹ آتی ہے ✤

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں باتھو سطح سمندر سے ساڑھے تیرہ ہزار فٹ کی

بلندی تک پایا جاتا ہے ؎

گوار کی پھلیاں

(Cyamposis psoraloides)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گوار۔گوار کی پھلی۔	سی ام پوسس پسورے لائڈس

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط جولائی سے آخر اگست تک وسط ستمبر سے وسط نومبر تک	اپریل

بیان و استعمال

عام طور پر گوار کی پھلیوں کی کاشت توجّہ کے ساتھ نہیں کیجاتی۔گوار کو یا تو کھیتوں کے کنارے بوتے ہیں یا خریف کی فصل کے کسی اناج کے ساتھ ملا جُلا کر کاشت کی جاتی ہے۔پنجاب میں بالعموم موٹا اور سخت قسم کا گوار بوتے ہیں اور وہ قریب قریب سب مویشیوں کے چارے کے کام آتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک پُر غذائیت اور مُقوّی چارہ ہے لیکن جو گوار ترکاری کے کام آتا ہے وہ نہایت نرم ہوتا ہے اور اسکی پھلیاں لمبی ہوتی ہیں۔اسکی ترکاری بہت لذیذ بنتی ہے اور کئی قسم کی سیموں سے ذائقہ میں کم نہیں ہوتی۔بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ اسکے

بیجوں کی دال بھی بنائی جاتی ہے مگر زیادہ تر اُس کی پھلیوں کی ترکاری بنتی ہے۔ راجپوتانہ۔ اور بیکانیر کی جانب گوار کی پھلیاں لوگوں کی خوراک کا جزو اعظم ہیں۔ باگڑ اور بیکانیر کے لوگ گوار کی پھلیاں بطور تحفہ پیش کیا کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں اسے سوغات سمجھکر لیجاتے ہیں۔ اسمیں ذرہ شبہ نہیں ہے کہ گوار اُس علاقہ کا تحفہ ہے۔ جو بات اس میں پائی جاتی ہے وہ اور علاقوں کے گوار میں نہیں پائی جاتی۔ خشک کر کے اسے مدتوں رکھ چھوڑتے ہیں اور جب اُسے بنانے کی ضرورت ہوتی ہے تھوڑی دیر پانی میں بھگو کر بنا لیتے ہیں نہایت نرم اور خوش ذائقہ ترکاری بنتی ہے۔

طریق کاشت۔ اگرچہ گوار ہر ایک ایسی زمین میں جسمیں اور سبز ترکاریاں پیدا ہو سکتی ہیں بآسانی ہو جاتا ہے مگر ریتلی زمین میں جسمیں خوب طرح سے کھاد مجموعہ دیدی گئی ہو بہت عمدہ ہوتا ہے۔ چار چار فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا کر اُنپر تخم چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے اُگ آویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب ایک فٹ کے رہ جاوے۔ اگر موسم خشک ہو تو تیسرے چوتھے پانی دیتے رہیں۔ جب پودے بڑے ہو جاویں تو چھٹے ساتویں پانی دیدینا کافی ہے۔ شروع میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں تا کہ زمین سخت نہ پڑ جاوے اگر چاہیں تو قطاروں کے وسط میں پالک یا میتھی وغیرہ بو سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اگر ممکن ہو تو علاقۂ بیکانیر سے گوار کے تخم حاصل کر کے بونے چاہئیں ۔۔ پھلیاں بہت عمدہ پیدا ہونگی +

باب سوم

موسم گرما کے ہرے مصالحے

ادرک

(Zingiber Officinalis)

(Ginger)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ادرک۔	جن جر۔ (زِن جی بر۔ آفی سی نے لس۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط مارچ تک	اخیر جُون سے وسط اگست تک

بیان و استعمال

ادرک درحقیقت ایک مصالحہ ہے مگر زیادہ تر اِسے اَچاروں میں ڈالتے ہیں ادرک کا مربہ بھی بہت اچھا ہوتا ہے مگر اسکا عُمدہ مربہ اُسوقت بنتا ہے جبکہ ریشہ پڑنے سے پہلے اسے اُکھڑوا لیا جاوے۔ اسکی چٹنی بھی بناتے ہیں دال ترکاریوں میں بھی ڈالتے ہیں اور خاص ترکیب سے خشک کرکے اس سے سونٹھ بناتے ہیں۔ صُوبہ بمبئی میں سونٹھ بنانے کے کئی بڑے بڑے کارخانے ہیں کیونکہ سونٹھ تجارت کی شے ہے۔ ادرک اور سونٹھ دونوں بطور ادویات بھی استعمال کیجاتی ہیں۔ ادرک کی ترکاری بھی نہایت عُمدہ بنتی ہے ؛

طریق کاشت۔ ادرک کی کاشت کے لیئے جہاں تک ہو سکے ایسی زمین انتخاب کرنی چاہیئے جسمیں بالو ریت کا جزو معقول ہو۔ چکنی مٹّی میں ادرک اچھی نہیں ہوتی۔ اگر ایسی زمین میں جسمیں چکنی مٹّی اعتدال سے زیادہ ہو ادرک کی کاشت منظور ہے تو پہلے اُس میں دریا کا ریت ڈلوا کر گہری کھدائی کرانی چاہیئے[1] بعد ازاں کھاد مجموعہ اور پتّوں کی کھاد مٹّی کے ساتھ اس طرح سے آمیز کر دیں کہ وہ نہایت باریک ہو کر مٹّی کے ساتھ رلجاوے۔ بعد ازاں کیاریاں بنا کر اُنہیں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر نالیاں کھود لیں جن کا عرض پانچ انچہ اور عمق چار انچہ ہو۔ اِن نالیوں میں سے جو مٹّی بر آمد ہو اُسکا نالیوں کے ہی دونوں جانب پُشتہ باندھتے چلے جاویں اسکے بعد نالیوں میں کسیقدر کھاد مجموعہ آمیز مٹّی کی تہ بچھا کر ادرک کی گٹھیاں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر دبا دینی چاہئیں اور اوپر سے مٹّی کا غلاف چڑھا دینا چاہیئے۔ جب پودے پھوٹ کر کسی قدر بلند ہو جاویں تو پُشتہ کے دونوں طرف سے کسی قدر مٹّی پودوں کی جڑوں میں دیدیویں جب وہ اور بلند ہو جاویں تو اور پُشتہ کی مٹّی جڑوں میں ڈالدیں اسیطرح رفتہ رفتہ نالیوں کو کیاریوں کی سطح کے برابر کر دیں۔ ابتداء میں جبکہ موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے کیاریوں کو معتدل طور پر تر کرتے رہیں۔ جب پودے بڑے ہو جاویں تو دسویں بارھویں پانی دیدینا کافی ہے۔ شروع میں دو دو ہفتہ بعد نلائی کر کے کیاریوں کو خس و خاشاک سے پاک کر دینا ضروری ہے ✤

عام کیفیت۔ ادرک کی کاشت کے لیئے حتی الامکان صحیح و سالم گٹھیاں

[1] مگر ہر حالت میں شروع میں کھدائی یا جوتائی قریب ۲ فٹ گہری ہو جانی چاہیئے ✤

انتخاب کرنی چاہئیں ورنہ فصل خاطر خواہ نہیں ہو گی۔ جنگلوں اور پہاڑوں کی نو توڑ اراضیات میں اورک بہت عمدہ پیدا ہوتی ہے کاشت سے پہلے خوب گہری کھدائی کر کے زمین کو اچھی طرح درست کر لینا چاہیئے +

ہلدی

(Curcuma longa)
Turmeric)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہلدی۔	ٹرمرک۔ (کرکیوما لانگا)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع فروری سے وسط مارچ تک	شروع جولائی سے وسط اگست تک

بیان و استعمال

ہلدی کا زیادہ تر استعمال بطور مصالحہ ہوتا ہے۔ شاید ہی ہندوستان میں کوئی گھر ایسا ہو گا جسمیں روز مرہ ہلدی کا خرچ نہو۔ مدی کو رنگنے کے کام میں بھی لاتے ہیں اور کچی اور پکی ہلدی کو ادویات کے طور پر بھی برتتے ہیں۔ اکتوبر کے اخیر اور نومبر کے شروع میں ہلدی کو اکھاڑا جاتا ہے اور اسے پانی میں کسی قدر جوش دیکر دھوپ میں خشک کر لیتے ہیں۔ جس ہلدی کو بغیر ابالے سکھا لیتے ہیں اسمیں تیز بو باقی رہجاتی ہے +

طریق کاشت۔ طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو ادرک کے ضمن میں بیان ہوا ہے +

عام کیفیت - ہلدی کو بالعموم ادرک کے ساتھ بوتے ہیں - ہلدی کے مشابہ دو تین اور چیزیں بھی ہوتی ہیں مثلاً کچور (Hiadychium 'spicatum) ڈیکیا کچور و نرکچور (Roscoca Purpurea) و بن ہلدی (Curicuma Zerumbet) وغیرہ انسے احتیاط رکھنی چاہیئے - یہ چیزیں ادویات اور گھوڑے و مویشیوں وغیرہ کے معالجہ میں کام آتی ہیں اور اِنکی جڑیں اور پتے بھی کئی کام دیتے ہیں مگر انسانی خوراک کے لیئے بطور مصالحہ انکا کبھی استعمال نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے - اہل یورپ نے کچور کو جنگلی اودرک سمجھکر مربہ اور چٹنی وغیرہ کے مصرف میں لانے کی کوشش کی تھی مگر ناکامی ہوئی - البتہ انکے پتوں سے سونے بیٹھنے کے لیئے چٹائیاں خاصی طیار کریجاتی ہیں ؛

باب چہارم

موسم سرما کی ترکاریاں

ولایتی بینگن

(Cycopersicum Esculentum)

(Tomato)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی بینگن	ٹومے ٹو

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر جولائی سے اخیر اکتوبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

ترکاری بہت اچھی بنتی ہے۔ اہل یورپ اسے بیسیوں مختلف ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ عمدہ بیجوں کی پیداوار نہایت لذیذ ہوتی ہے ❖

اخبار مدراس میل میں ایک صاحب تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ کیوں ہندوستان میں ولایتی بینگن کم بوئے جاتے ہیں اور کم استعمال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ نہایت خوش ذائقہ اور مفید ترکاری ہے۔ نیز ڈاکٹروں کے حوالوں سے وہ لکھتے ہیں کہ ولایتی بینگن انتہا درجہ کے مصفی خون ہیں جن اصحاب کو جگر کے متعلق شکایتیں رہتی ہیں انکے لئے یہ بہت ہی فائدہ بخش ہیں۔ ہزار دواؤں کی گولیاں ایک طرف اور یہ اکیلے ایک طرف۔ چھوٹے بچوں کے حق میں جنھیں پھوڑے بہت ستاتے ہیں یہ بہت فائدہ دیتے ہیں ❖ ایک اور تجربہ کار صاحب اخبار انڈین گارڈننگ کلکتہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ولایتی بینگن معدہ کی شکایتوں کے دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں نیز جن میوہ دار درختوں کی شاخوں پر کیڑے لگ جاتے ہیں ان شاخوں پر اگر ولایتی بینگن کے پتے اور ڈنٹھل مل دیئے جاویں تو کیڑے مکوڑے فی الفور دفع ہو جاتے ہیں اور دوبارہ نمودار ہوں تو پھر یہی عمل کیا جاوے بالکل صاف ہو جاوینگے۔ بہر حال یہ امر قابل آزمایش ہے اگر پتے یا ڈنٹھل ملنے میں دقت ہو تو عرق نکالکر چھڑکیں یا پتوں اور ڈنٹھلوں کو پانی میں بھگو کر اور خیسانده کر کے گرم آمود ٹہنیوں یا تنہ پر ملیں ❖

طریق کاشت ولایتی بینگن کئی قسم کے ہوتے ہیں مگر انمیں آپسمیں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ کسیقدر رنگ اور کسیقدر ذائقہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اس ملک میں یہ بہت عمدگی کے ساتھ پیدا ہو سکتے ہیں اور انکے بیجوں سے پھر دوسری فصل بو سکتے ہیں مگر تین سال سے زیادہ

ان بیجوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر تازہ ولایتی بیج ہر سال تخم فروشوں سے خرید کر بوئے جاویں تو بہتر ہے۔ پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بو کر پنیری لگائیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تب اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں میں باقاعدہ لگا دیں۔ قطاروں کا باہمی تین تین فٹ فاصلہ متوازی رہے اور پودے دو دو فٹ کے فرق سے لگانے چاہئیں۔ جب موسم زیادہ سرد ہو اور کوہر اور دھند پڑتی ہو تو بہتر ہے کہ پودوں کے اوپر شام سے پھوس کے ہلکے چھپر یا چٹائیاں ڈال دی جاویں۔ چٹائیاں ڈالنے کا سہل طریق یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بانس کے ٹکڑوں یا درختوں کی شاخوں کا ٹھاٹھ باندھکر اسپر چٹائیاں پھیلا دیں اس طرح سے سب پودے ڈھک جاوینگے اگر موسم خشک ہو تو دسویں دن پانی دیں۔ ناکارہ خار و خس کو کیاریوں سے ہمیشہ احتیاط سے اُکھاڑ کر پھینک دینا چاہیئے۔ اگر اگیتی فصل جولائی میں بوئی جاوے اور پچھیتی ستمبر یا اکتوبر میں بوویں تو شروع جولائی تک اترتے رہتے ہیں۔ زیادہ خیال یہ رہے کہ کیاریاں ایسی ڈھلوان بنائی جاویں کہ بارش کا فالتو پانی اُن میں دیر تک کھڑا نہ رہے؛

ایک تجربہ کار صاحب ولایتی بینگنوں کی کاشت کے متعلق اپنا ذاتی تجربہ اس طرح سے بیان فرماتے ہیں :-

"ولایتی بینگنوں کے بیج میدانوں میں اخیر جون سے اخیر نومبر تک بو سکتے ہیں اور پہاڑوں میں شروع مارچ سے اخیر مئی تک۔ زمین اچھی طاقتور ہونی چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے عمدہ اور تازہ بیج حاصل کر کے گملوں

یا کسی کیاری میں پنیری لگاویں۔جس کیاری میں پنیری لگانی ہے اسکی مٹی میں کسیقدر بوسیدہ گوبر اور پتی کی کھاد ملا دینی چاہیئے۔ اور پھر مٹی اور کھاد کو اسطرح سے ملاویں کہ کہیں ڈھیلوں یا مٹی کی ڈلیوں کا نام باقی نہ رہ جاوے جب بیج پھوٹ کر تین انچہ کے قریب اونچے ہو جاویں اسوقت اُنھیں آہستگی کے ساتھ اُکھاڑ کر با قاعدہ کیاریوں میں قطاروں پر لگاویں۔کیاریوں میں کھاد مجموعہ پہلے ہی دیدینی چاہیئے۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ تین تین فٹ کافی ہے اور پودے دو دو فٹ کی دُوری لگائے جاویں۔جب وہ بڑھیں تو درختوں کی شاخوں کی ٹیکیں دیدیں یا خوبصورت بانس کی جعفریوں پر بیلیں چڑھا دیں۔ اِس بات کا پُورا خیال رکھیں کہ جب تک بینگن لگنے شروع نہو جاویں تب تک خُشک موسم میں دُوسرے تیسرے پانی دیں مگر تھوڑا۔جب بینگن لگنے لگیں تو حسب ضرورت اچھی طرح سے پانی دینا شروع کر دیں۔آٹھویں دن پودوں کی جڑوں میں رقیق کھاد کا دیدینا نہایت مُفید ثابت ہو گا (رقیق کھاد کی تشریح باب اول میں کھادوں کے ضمن میں لکھی گئی ہے)۔ بینگن کم اُترنے کا اصل باعث یہ ہوتا ہے کہ بینگن لگنے سے پہلے پودوں کو پانی زیادہ دیدیا جاتا ہے۔بیج بونے کے دن سے تین حد چار مہینہ میں بینگن اُترنے لگ جاتے ہیں۔ بینگنوں کو ہاتھ سے توڑنا نہیں چاہیئے۔قینچی سے کاٹ لینا چاہیئے۔ورنہ نرم کونپلوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے جعفری پر جب بیلیں بہت گنجان ہو جاویں تو کمزور

شاخوں کو مقراض سے کاٹ دینا چاہیئے تاکہ بار ہلکا ہو جاوے اور پودوں کو ہوا اور روشنی اچھی طرح سے مل سکے۔
بڑھی بڑی شاخوں پر فضول کلے پھوٹ آتے ہیں انھیں فی الفور دُور کر دینا چاہیئے ورنہ وہ پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں"؛

عام کیفیت ولایتی بینگنوں کی کئی اقسام ہوتی ہیں ہر ایک کو جُدا جُدا کیاریوں میں بونا چاہیئے۔ اگر ایک مرتبہ ہر ایک قسم کے تازہ ولایتی بیج منگوا کر بو دیئے جاویں اور اُنکی فصلوں سے عُمدہ بیج حاصل کر کے احتیاط سے رکھ چھوڑیں تو کئی برسوں تک یکے بعد دیگرے فصلوں کے بیجوں سے عُمدہ فصلیں پیدا ہو سکتی ہیں اور ہر سال تازہ بیجوں کے منگوانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی؛

ہاتھی چک (غنچہ دار)

(Artichoke. Globe) (Cynara. Scolymus)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہاتھی چک۔ کنجور	آرٹی چوک (گلوب)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	شروع مارچ سے آخر مئی تک

بیان و استعمال

اِس کے غُنچے بطور ترکاری استعمال کیئے جاتے ہیں اِن کا آچار

بھی پڑ سکتا ہے ◆

طریق کاشت اسکے بونے کے لیئے ایسا قطعۂ ارضی منتخب کرنا چاہیئے جہاں فالتو پانی بارش کا ذرا نہ ٹھیر سکے۔ سطح خوب ڈھلوان ہو بالعموم اسے تخم سے بوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات پودوں کے نیچے ٹونٹوں سے بھی کاشت کرتے ہیں۔ پہلے بیجوں کو چھڑکواں بو کر کسی کیاری میں پنیری لگا لیں بعد ازاں جب پودے دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں کی قطاروں پر جن کا فاصلہ ایک دوسرے سے چار چار فٹ ہو اُتنے ہی فرق سے لگاویں۔ بونے کے پہلے کیاریوں میں کھاد مجموعہ خوب طرح سے ڈال کر مٹی کو اچھی طرح سے آمیز کر دیں۔ اگر زیادہ کھاد نہ ملسکے توکم از کم اسجگہہ تو خوب ڈالدیں جہاں جہاں پود لگائی ہے۔ سوراخ نکال کر پہلے کھاد اور مٹی ایک جان کر دیں پھر پنیری بو دیں آٹھویں ساتویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو دسویں بارھویں پانی دیتے رہیں۔ پنیری کو پانی فوارہ سے دینا چاہیئے۔ جب اسے باقاعدہ قطاروں پر بوویں اُسوقت فوارہ سے پانی دینے کی کچھ ضرورت نہیں ◆

جب پودے قریب ڈیڑھ فٹ اونچے ہو جاویں تو اُنکی جڑوں میں تھوڑا تھوڑا شورہ ڈال دینا چاہیئے۔ شورہ کے ڈالنے سے پودے خوب نشو و نما ہوتے ہیں اور ہاتھی چک بھی نہایت لذیذ پیدا ہوتے ہیں ◆

عام کیفیت۔ گو اِس ہاتھی چک کی قسمیں تخم فروشوں کی فہرستوں میں بہت

ہیں مگر اُن میں تفاوت بظاہر کم نظر آتا ہے۔ پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ڈیڑہ اونس تخم کافی ہیں۔ اگر عُمدہ بیجوں سے ایک مرتبہ فصل بو کر اُسکے بیج احتیاط سے رکھ چھوڑیں تو دُوسری فصل کے لیئے نئے بیج کسی سے منگوانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کئی سال تک متواتر ایک فصل کے بیجوں سے دُوسری فصل بو سکتے ہیں۔ اگر زمین دُوسرے سال تبدیل کردیا کریں تو بہت بہتر ہے۔

ہاتھی چک (گانٹھ دار)

(Helianthus Tuberosus)

(Artichoke Jerusalem)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہاتھی زنج۔ ہاتھی چک (گانٹھ دار)	آرٹی چوک۔ جیو روسلم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے آخر مئی تک	وسط فروری سے وسط اپریل تک

بیان و استعمال

عمدہ ترکاری بنتی ہے۔ آلو کی طرح زمین کے نیچے اس کی گانٹھیں بہت کثرت سے پیدا ہو جاتی ہیں انکو نکالکر ترکاری بناتے ہیں اہل یورپ اسے کئی طرح سے استعمال کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اہل ہند ہاتھی چک کو میٹھی اور بدمزہ ترکاری سمجھکر بہت ہی کم استعمال کرتے ہیں اُسکی اصل وجہ یہ ہے کہ اسوقت ہمارے بازاروں میں جس قسم کے ہاتھی چک ملتے ہیں یا باغیچوں میں جیسے بوئے جاتے ہیں وہ درحقیقت چھونے کے قابل بھی نہیں ہوتے اگر معزز کارخانوں سے ایک مرتبہ دونوں قسم کے ہاتھی چک کے بیج یا گانٹھیں خرید کر ٹھیک طور پر کاشت کر دی جاوے تو خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ یہ ترکاری کیسی خوش ذایقہ ہے۔ گانٹھ دار ہاتھی چک کی گانٹھیں اگر احتیاط سے بیج کے لیئے رکھی جاویں تو ہر سال نئی گانٹھیں تخم فروشوں سے خریدنے کی ہرگز ضرورت باقی نہیں رہتی۔ سالہا سال تک اس ترکاری کی حیثیت میں فرق نہیں آتا +

طریق کاشت۔ اسکی گانٹھیں یا ٹونلے بوئے جاتے ہیں۔ کیاریوں میں قطاریں بنانی چاہئیں جو ایک دوسرے سے ڈھائی ڈھائی فٹ متوازی ہوں گانٹھیں یا ٹوٹے ایک ایک فٹ کے فاصلہ سے بوویں۔ جب پودے ایک ایک فٹ اونچے ہو جاویں تب اُنکی جڑوں میں پودوں کی تقویت کے لیئے مٹی چڑھا دینی چاہیئے تاکہ وہ بہت جُھک نہ جاویں۔ شروع میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دینا ضروری ہے +

عام کیفیت۔ ہاتھی چک زمین سے کھود کر بہتر ہے کہ خشک ریت میں داب رکھیں اور حسب ضرورت استعمال میں لاویں یا فروخت کر دیں۔

اِس طرح سے وہ بگڑتے نہیں۔ بعض باغیچوں میں کیاریوں کے اندر ہی رہنے دیتے ہیں۔ حسب ضرورت نکال لیتے ہیں۔ زمین کے اندر دیمک اور کیڑے مکوڑے بھی گانٹھوں پر حملہ کرلیتے ہیں اُنسے بہرحال خبردار رہنا چاہیئے ؛

مارچوبا

(Asparagus officinalis)

Asparagus

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مارچوبا	ایس۔پیرے گس۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر نومبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک
	شروع فروری سے اخیر اگست تک

بیان و استعمال

اہل یورپ اِس ترکاری کے نہایت شائق ہوتے ہیں چنانچہ فرانس میں بدرجۂ غایت غور و پرداخت سے اسکی کاشت کیجاتی ہے۔ ہزاروں آدمیوں کی صرف اسی کی کاشت پر بسر اوقات ہوتی ہے۔ بنگال میں بھی اسے بہت استعمال کرتے ہیں۔ ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ چھ برس سے پہلے یہ درجۂ کمالیت کو نہیں پُہنچتی۔ بعضوں کی رائے ہے کہ ہندوستان میں یہ

ترکاری کہیں ویسی عمدہ نظر نہیں آتی جیسی کہ یورپ میں دیکھی جاتی ہے۔ مگر اس میں شبہہ نہیں ہے کہ اگر توجّہ کے ساتھ اسکی کاشت کی جاوے تو ہمارے پہاڑوں اور میدانوں میں یہ کمالیت کو پہنچ سکتی ہے ؛

اسکی کاشت کے لیئے زمین ہلکی۔ طاقتور۔ اور ایسی انتخاب کرنی چاہیئے جس میں اعتدال کے مطابق ریت کا بھی جزو ہو۔ پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بو کر پنیری لگائیں۔ جب بیج پھوٹ نکلیں اور پودے قریب ایک فٹ کے اونچے ہو جاویں تو اچھّے اچھے پودے اکھاڑ اکھاڑ کر کیاریوں میں لگاویں۔ جن کیاریوں میں یہ ترکاری بونی ہو اول اسکی جوتائی قریب ۲ فٹ گہری ہونی چاہیئے۔ پھر تمام سطح پر خوب کھاد مجموعہ ڈالکر مٹّی کے ساتھ پھاوڑہ سے آمیز کراویں۔ ایک یا دو ہفتہ تک کیاریوں کو اسی حالت میں چھوڑ دیں تا کہ مٹّی اور کھاد ایک جان ہو جاوے۔ ہر ایک کیاری کا عرض ۵ فٹ ہونا چاہیئے اور طول جسقدر چاہیں۔ ان کیاریوں میں قطاریں بنانی چاہیئیں جنکا باہمی فاصلہ قریب پندرہ انچہ کے رہے۔ ہر ایک پودے کا فاصلہ آپس میں ایک ایک فٹ ہونا چاہیئے۔ جب پنیری ان قطاروں میں لگائی جاوے تو یہ خیال رہے کہ جڑیں نہ کٹنے پاویں۔ سوراخ چوڑے کھودے جاویں تا کہ جڑیں آسانی سے داخل ہو سکیں۔ اِن پودوں کو لگاتے وقت پرانی کھاد مجموعہ تھوڑی جڑوں میں ضرور ڈال دینی چاہیئے۔

پنیری اکھاڑتے وقت پوری احتیاط رکھیں کہ جڑیں زخمی نہونے پاویں ورنہ پودوں کے تمنیہ میں فرق آجاوے گا۔ جب پنیری سوراخوں میں لگانے

لگیں تو جڑوں کو چاروں طرف خُوب طرح سے پھیلادیں اور اوپر تین انچہ کھاد آمیز مٹی ڈالدیں پنیری لگانے کے بعد فی الفور ہلکا پانی دیں۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا چاہیئے۔ دو سال تک پودوں کو چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ جسقدر اُن میں نئی شاخیں نکلیں نکلنے دیں کیونکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ اندر بھی جڑیں طاقتور ہو رہی ہیں۔ ہر سال جڑوں کے ارد گرد مٹی باآہستگی گوڈ کر کسیقدر نمک اور خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے۔ اخیر دسمبر یا ماہ جنوری میں یہ عمل کرنا بہت مُفید ہے۔ بعد ازاں حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ اگر زمین عُمدہ اور پودوں کے مزاج کے مُوافق ہو گی اور ساتھ ہی اُنکی پُوری طرح سے غور و پرداخت رکھی جاوے گی تو چھ سات سال تک خاطر خواہ فصل حاصل ہو سکتی ہے۔ پہاڑوں میں صرف یہ عمل اور زیادہ کرنا چاہیئے کہ پنیری کو ایک سال تک نہ اُکھاڑیں یعنے جس کیاری میں بیج بوئے گئے تھے اُسی میں ایک سال تک رہنے دیں۔ دُوسرے سال موسم بہار میں جبکہ کوہر اور پالے کا خطرہ دُور ہو جاوے اُسے اُکھاڑ اُکھاڑ کر کھُلی کیاریوں میں لگا دیں۔

ایک تجربہ کار صاحب مارچوبے کی کاشت کی نسبت اپنا سالہا سال کا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

اگر مارچوبہ کے بیج اگست کے اخیر ہفتہ میں بوئے جاویں تو وہ دو ہفتوں کے اندر اُگ آتے ہیں۔ انہیں شروع اکتوبر تک بالکل چھیڑنا

نہیں چاہیئے البتہ اُنہیں فوارہ سے آہستگی کے ساتھ پانی دیتے رہیں اور سخت بارش سے بچاویں۔ پنیری اگر بڑی بڑی ناندوں کھلے ہوئے صندوق یا چوڑے چوڑے گملوں میں بوئی جاوے تو بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بارش کے وقت سہولیت کے ساتھ انہیں اُٹھاکر سایہ میں رکھ سکتے ہیں۔ بعض اصحاب کو یہ خیال ہے کہ مارچوبے (اس پلے رے گس) اور (سلیری) کی کاشت یکساں طریق پر ہوتی ہے مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے ان دونوں کا طریق کاشت بالکل مختلف ہے۔ جس کیاری میں پنیری بوئی ہو اُس میں دو دو فٹ کے چوگرد فاصلہ[1] پر گڑھے کھودنے چاہئیں جنکا قُطر ایک فٹ اور گہرائی دو فٹ ہو۔ کھُدی ہوئی مٹی کا کسی گوشہ میں ڈھیر لگوا دیں کیونکہ اس سے رفتہ رفتہ کام لینا ہے۔ بعد ازاں، خُوب بوسیدہ گوبر کی کھاد اور پتّوں کی کھاد کو ہموزن لیکر اُس میں ایک حصّہ کھُدی ہوئی مٹی کو ملا دیں۔ پھر اُسمیں شورہ ملانا چاہیئے۔ اِس انداز سے کہ ایک من کھاد میں پانچ سیر شورہ پڑ جاوے۔ اس مرکّب سے تمام گڑھے جن میں مارچوبا لگانا منظور ہے آدھے آدھے بھر دیں۔ اب ان گڑھوں میں ایک ایک پنیری کا پودا لگادیں مگر جڑوں کو اچھی طرح سے پھیلادیں تا کہ وہ سُکڑی ہمتی نہ رہیں۔ نیز پنیری لگاتے وقت پُوری احتیاط رکھنی چاہیئے کہ جڑیں مجروح نہ ہو جاویں۔ پنیری لگاتے ہی ہلکا سا پانی دیدیجئے اور ایک دن اُنھیں بالکل ہاتھ نہ لگائیے اور نہ پانی دیجئے۔ بعد ازاں روز مرہ دن میں ایک مرتبہ ہلکا سا پانی دیدینا چاہیئے۔ اِسطرح سے پودے خُوب نشو ونما ہونے لگینگے

[1] یعنے چاروں طرف سے دو دو فٹ فاصلہ ہو +

جوں جوں پودے بڑہتے جاویں وہی شورہ آمیز مرکّب کھاد جسکا اوپر بیان ہوا ہے تھوڑی تھوڑی جڑوں میں چھوڑتے جاویں یہاں تک کہ گڑھے بھر کر کیاریوں کے سطح کے برابر ہو جاویں۔جب گڑھے سطح کے ہموار ہو جاویں تو اور زیادہ تردّد کرنے کی ضرورت نہیں۔سوائے اسکے کہ جب موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے پانی دلوا دیا جاوے۔ایک سال بعد شروع موسم بہار میں پودے پھُوٹینگے اور موسم برسات میں نہایت عمدہ نئے کلّے نکلینگے جنھیں کاٹ کر بطور ترکاری استعمال کر سکتے ہیں۔شمالی ہند میں بالعموم موسم سرما میں پودے مُرجھا جاتے ہیں اس لیئے انکی جانب سے بالکل بے خبر نہیں ہوجانا چاہیئے۔شروع دسمبر میں تھانولے سے کھود کر وہی مرکّب کھاد جسکا اوپر بیان ہوا ہے تھوڑی تھوڑی پودوں کی جڑوں میں دینی چاہیئے۔نیز روز مرّہ یا دُوسرے دن ہلکا پانی بھی دینا واجب ہے تھوڑے ہی عرصہ میں نئے کلّے پھُوٹ آوینگے اور تمام پودے سرسبز و شاداب ہو جاوینگے۔اِس ترکیب سے سالہا سال تک آپ اِن پودوں کو محفوظ رکھکر انسے تازہ اور لذیذ ترکاری حاصل کر سکتے ہیں۔بڑی بات مارچوبے کی کاشت میں یہ ہے کہ موسم سرما میں جبکہ پودے نوم کی حالت میں ہوتے ہیں ان کی جانب سے بیخبر نہو جاویں۔جاڑوں میں مارچوبے کی کیاریوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا ضروری ہے اور برسات میں اُنکو چھیڑنا نہیں چاہیئے۔جتنے بڑھیں بڑھنے دیں +

عام کیفیت۔۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ۴ اونس تخم کافی ہیں +

باقلہ

(Faba Vulgaris)
(Bean Broad)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
باقلہ-	بین براڈ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے آخر نومبر تک	شروع مارچ سے آخر مئی تک
	شروع مئی سے اخیر جون تک

بیان و استعمال

بالعموم ترکاری بنائی جاتی ہے- انگریزی تخم فروشوں کی فہرستوں میں اسکی بہت سی قسمیں درج ہیں-ہندوستان میں جو باقلہ عام طور پر بویا جاتا ہے وہ ایک پرانی قسم کا ہے جو مدت سے یکساں چلا آتا ہے- اس کا رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے اور پھلی سیدھی مٹر کی پھلی کے برابر ہوتی ہے جب یہ پک جاتا ہے تو اسکے بیج بڑے بڑے مٹر کے دانوں کے برابر ہو جاتے ہیں- باقلہ کی پھلیاں جب تک کچی اور نرم رہتی ہیں اسیوقت تک انھیں استعمال کرتے ہیں بعد ازاں یہ ترکاری کے کام کی نہیں رہتیں +

طریق کاشت باقلہ ہر قسم کی زمین میں بآسانی پیدا ہو جاتا ہے- مگر ایسی زمین جس میں اعتدال کے مطابق ریت کا جزو بھی ہو اسکے لئے

نہایت موزوں ثابت ہو گی۔ پہلے بوسیدہ کھاد مجموعہ زمین کی سطح پر پھیلا کر دو تین روز چھوڑ دیں۔ پھر ہل چلا کر یا پھاوڑے سے ایسا درست کریں کہ مٹی اور کھاد ایک جان ہو جاوے۔ یا تو باقلہ قطاروں پر بونا چاہیئے یا گڑھوں میں اگر قطاروں پر بونا ہو تو ہر ایک قطار کا باہمی تین تین فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیئے اور ہر ایک قطار دو دو فٹ چوڑی اور تین تین انچہ گہری ہو اور اگر گڑھوں میں بیج بونے ہوں تو ہر ایک گڑھے کا باہمی فاصلہ چاروں طرف سے پانچ پانچ فٹ رہنا چاہیئے۔ ان گڑھوں کا قطر ڈھائی فٹ ہو اور گہرائی ڈیڑھ فٹ۔ کھدی ہوئی مٹی کو خوب باریک کر کے اور بوسیدہ کھاد مجموعہ گڑھوں میں بھر دیں اور ہموار کر دیں۔ ان گڑھوں میں اُنگلی سے دو قطاریں بنائیں جنکا آمنے سامنے کا فاصلہ ایک فٹ سے زیادہ نہو ان میں چار چار پانچ پانچ بیج بو دیں۔ جب وہ پھوٹ آویں تو اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب چھ انچہ کے رہجاوے بعض تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ بیج بونے سے پہلے گھنٹہ دو گھنٹہ اُنھیں شیر گرم پانی میں بھگو دینا چاہیئے۔ مگر یہ امر ضروری نہیں ہے اگر بیج بوتے ہی کیاریوں کو پانی سے تر کر دیا جاوے تو وہ اور یہ ایک ہی بات ہے۔ جب باقلے کے پودے قریب ۱۵ انچہ کے بڑے ہو جاویں تو اُنکے نیچے جڑوں میں کسی قدر مٹی چڑھا دینی چاہیئے تاکہ وہ زیادہ نہ جُھک جاویں۔ حسب ضرورت پانی دیتے رہیں اور دسویں بارھویں نلائی کر دینی چاہیئے۔

عام کیفیت۔ لنبی پھلیوں کے باقلہ کے لیئے ہر سال نئے تخم خریدنے کی

ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ باقلہ کی بعض ولایتی اقسام ایسی ہیں کہ جنکے بیج اگر یکے بعد دیگرے فصلوں سے بوئے جاویں تو بہت جلد اُن کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے اسلیئے بہتر ہے کہ ہر دُوسرے سال انکے نئے بیج منگوائے جایا کریں۔ لمبی پھلیوں کا باقلہ بہ نسبت چھوٹی پھلیوں کے باقلہ کے خُوب پھیلتا ہے +

سیم ولایتی

(Phaseolus Vulgaris)

(Bean. French or Kidney)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی سیم - سیم	بین - فرینچ یا کڈنی -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے وسط اکتوبر تک	شروع اپریل سے وسط جُون تک

بیان و استعمال

اسکی ترکاری بہت اچھّی بنتی ہے +

طریق کاشت اسے کھیتوں میں بونا ٹھیک نہیں ہے بہتر ہے کہ اسے باغیچوں میں۔ جنکے گرد چار دیواری ہو بویا جاوے یا جہاں ارد گرد بڑے بڑے درختوں کا سایہ ہو۔ لیکن بالکل سایہ کے اندر بھی بونا نہیں چاہیئے

در اصل مُراد یہ ہے کہ احاطہ ہو اور کسی قدر سایہ رہے۔ زمین ایسی ڈھلوان ہو کہ جہاں دیر تک بارش کا فالتو پانی نہ ٹھیر سکے۔ کیاریوں میں ایک انچہ گہری قطاریں بنا کر جنکا باہمی فاصلہ قریب ۱۰-۱۸ انچہ کے ہو بیج تین تین انچہ کے فاصلہ سے بو دیئے جاویں۔ اگر برسات کے پہلے تخم بونے ہوں تو اونچی قطاروں پر بوویں اور اگر اکتوبر میں بونے مد نظر ہوں تو کیاریوں میں ایک ایک انچہ گہری قطاروں میں بو دیں۔ قطاروں میں پہلے سے خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیدینی چاہیئے۔ آٹھویں دسویں ملائی کرا دیا کریں۔ اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا واجب ہے۔ اگر اسے پنیری کے ذریعہ لگانا منظور ہو تو مٹی سمیت جڑیں اکھاڑنی چاہئیں اور مٹی سمیت دوسری جگہہ لگانی چاہئیں +

عام کیفیت۔ چونکہ موسم سرما میں یہ ترکاری لذیذ ہوتی ہے اسلیئے اسے زیادہ کاشت کرنا چاہیئے۔ ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ڈیڑھ کوارٹ تخم کافی ہیں پہاڑوں میں یہ سیم میدانوں کی نسبت بدرجہا عمدہ ہوتی ہے۔ تخم فروش سوداگروں کی فہرستوں میں اس کی کئی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ سب کو تھوڑا تھوڑا بونا چاہیئے +

سیم

(Phaseolus Multifloras)

(Bean. Scarlet Runner)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بین۔سکارلٹ۔رنر۔	سیم۔

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
شروع اپریل سے آخر جون تک	وسط اگست سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال

نہایت عمدہ ترکاری بنتی ہے ✦

طریق کاشت قریب قریب وہی ہے جو ولایتی سیم کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے اِس کے لیئے زمین بھی ویسی ہی منتخب کرنی چاہیئے۔ مگر بجائے قطاروں میں بونے کے انھیں ایک انچہ گہری قطاروں میں اکہری۔ یا دوہری طرز پر بونا چاہیئے اور بیچ میں خشک درختوں کی شاخیں خوبصورتی سے گاڑنی چاہئیں تاکہ مٹر کی طرح بیلیں اُنپر چڑھ سکیں۔ دوہری طرز یہ ہے کہ بیچ میں خشک شاخیں ہوں۔ اور اِدھر اُدھر بیج بوئے جاویں تاکہ دونوں طرف سے بیلیں شاخوں پر چڑھ جاویں ✦

اِس سیم کی نسبت ایک تجربہ کار صاحب یوں رقمطراز ہیں:۔

"میدانوں میں یہ بہت ہی کم پھولتی اور پھلتی ہے مگر پہاڑوں میں بالخصوص

کوہ ہمالیہ میں یہ خوب پھلیاں دیتی ہے۔جب پھلیاں ختم ہو جاویں تو اس
جڑ کو نکال کر ریت میں داب رکھیں دوسرے سال اسے لگاویں۔ بہ نسبت
پنیری کے یہ اِسطرح بہت جلد بڑھتی ہے اور اپنے موسم سے ایک مہینہ پہلے پھلیاں
دینے لگتی ہیں۔ میدانوں میں اسے بونے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اسکی
بیلیں نہ چلنے دیں۔ صِرف اسے جھاڑی کی صُورت میں ڈھال دیں۔ یہ اِس
طرح سے کر سکتے ہیں کہ جسوقت بیلوں میں نئی شاخیں نکلیں اُنھیں نوچ
دیں۔ دو چار مرتبہ یہ عمل دوہرانے سے پودے جھاڑ دار ہو جاویں گے اگر یہ
طریق اختیار کرنا ہو تو طریق کاشت یہ ہے کہ کیاریوں کو درست کر کے تیس۳۰
تیس۳۰ انچہ کے فاصلہ پر قطاریں بناویں۔اِن قطاروں پر بارہ بارہ انچہ کے
فاصلہ پر ایک ایک بیج دو دو انچہ کی گہرائی پر بوتے چلے جاویں۔ اگر
بیلیں رکھنی منظور ہوں تو جب پودے کُچھ بڑے ہو جاویں تو اُنھیں
جعفریوں پر چڑھاویں یا درختوں کی خُشک شاخوں کی ٹیکیں دے دیں مگر
اس حالت میں قطاروں پر بیج تین تین انچہ کی دُوری پر بونے چاہئیں۔
پانی حسب ضرورت ہلکا دینا چاہیئے۔زیادہ پانی کی اسے برداشت نہیں ہوتی ﴿
عام کیفیت۔ اِس سیم کی بہت سی قسمیں ہیں مگر یہ قسم (مُراد سکارلٹ رنر)
لذیذ شمار کیجاتی ہے۔ اسکے بونے کے لیئے زیادہ جگہہ درکار نہیں ہوتی۔ تھوڑی
سی جگہہ میں بہت سی ترکاری پیدا ہو جاتی ہے۔ پہاڑوں میں بھی یہ بہت
آسانی سے پیدا ہوجاتی ہے۔ پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ڈیڑھ پنٹ تخم کافی ہیں ﴿

چُقندر

(Beta Vulgaris)

(Beet)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چُقندر	بیٹ

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وُسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک
ماہ دِسمبر	

بیان و استعمال

بالعموم ترکاری بنائی جاتی ہے۔ انگریزوں کو اس کی ترکاری زیادہ مرغوب ہے ولایت میں چقندر سے شکّر بنائی جاتی ہے اِس لیئے وہاں بکثرت کاشت کی جاتی ہے +

طریق کاشت پہلے کیاریوں کو خوب گہرا کھود کر یا ہل چلا کر سطح ہموار کر دو پھر کھاد مجموعہ ڈال کر دو تین دن زمین کو پڑی رہنے دو۔ بعد از اں اس طرح سے کیاریوں کو درست کرو کہ کھاد اور مٹی بالکل آمیز ہو جاوے اسکے بعد سطح کو ہموار کر کے ۱۵ و ۱۵ انچہ کے فاصلہ پر آمنے سامنے قطاریں بناؤ۔ اِن قطاروں پر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر بیج بو دو جب پودے اُگ آویں اور دو انچہ اونچے ہو جاویں تو کمزور اور ناقص نکال کر پھینک دو اور تناور پودے رہنے دو۔ اِسطرح پر کہ ہر ایک پودے کا فاصلہ آپس میں

تین انچہ سے کم نہو۔دو تین ہفتہ بعد دوبارہ اِسطرح سے چھانٹ دو کہ
ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ گیارہ انچہ سے کم نہ رہے۔جو پودے چھانٹے
جاویں اُنھیں دوسری جگہہ جہاں ضرورت ہو لگا سکتے ہیں۔اگر زمین اور
موسم مرطوب ہو تو فی الفور پانی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر موسم
خُشک ہو تو بیج بوتے ہی زمین کو تر کر دینا چاہیئے مگر اِس طرح نہیں
کہ بیج بہ جاویں یا عُریاں ہو جاویں۔آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں۔ اور
جب موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا واجب ہے۔مگر
برسات کے بعد چقندر بوئی جاوے تو بہتر ہے کہ بیج ایک ایک انچہ گہری
قطاروں میں بو دیں۔اگر برسات کے درمیان بونی منظور ہو تو اُونچی اُونچی
قطاروں پر بونا مناسب ہے تاکہ پانی سے زیادہ گزند نہ پہنچے۔
ایک تجربہ کار صاحب کی راے ہے کہ جب چقندر کسی قدر موٹی ہو جاوے
تو اُسکی جڑوں میں تھوڑا تھوڑا پسا ہوا نمک چھوڑنا نہایت مُفید ہے گو اس
عمل میں کسی قدر زائد صَرف ہوتا ہے مگر فصل کی پیدا وار سے ساری کسر
نکل جاتی ہے +

عام کیفیت یہ ترکاری لذیذ ہوتی ہے بشرطیکہ ترکیب سے بنائی جاوے۔
اطبا اسے مصفی اور مولد خون بتاتے ہیں۔پہاڑوں میں بھی یہ آسانی
سے پیدا ہو سکتی ہے۔۵۰ گز لمبی قطار کے لئے ڈھائی اُونس تخم کافی ہیں۔
حال کے نقشہ جات تجارت کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں ہر
سال ڈیڑھ لاکھ ٹن (بیالیس لاکھ من) صِرف چقندر کی شکر ممالک غیر

سے آ کر یہاں فروخت ہوتی ہے۔ یہ شکّر زیادہ تر جزائر مارشس سے آتی ہے۔ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسوقت ہندوستان کی آبادی ۳۰۰ ملین (ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) ہے۔ اور سالانہ شکّر کی پیداوار صرف ۳ ملین ٹن ہے (ایک ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اِس مُلک میں شکّر کی پیداوار کو ترقی دینے کی کِسقدر گنجایش ہے۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب ایم۔ ڈی سابق کنسرویٹر محکمۂ جنگلات پنجاب اپنی کتاب موسومہ "پنجاب پلینٹس" مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے صفحہ ۱۷۷ پر اِس طرح سے تحریر فرماتے ہیں کہ" یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ کئی سال ہوئے مہاراجہ صاحب والی جموں و کشمیر نے ایک یورپین کاریگر کو کشمیر میں آ کر چقندر بونے اور اُس سے شکّر نکالنے کے لیئے بُلایا تھا مگر پھر کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔"

ایک تجربہ کار صاحب لکھتے ہیں کہ چقندر کے ولایتی بیج اگر بوئے جاویں تو اُنسے چقندر تو نہایت عُمدہ پیدا ہوتی ہے۔ مگر بالعموم اُسمیں بیج نہیں پڑتے جنسے دوسری فصل بوئی جا سکے۔ لیکن سہارنپور کے سرکاری باغ سے چقندر کے ایسے بیج دستیاب ہو سکتے ہیں جو در اصل خاص ترکیب سے اُن چقندروں سے حاصل کیئے گئے ہیں جنھیں ولایتی بیجوں سے بویا گیا تھا۔ ان بیجوں سے جو چقندریں بوئی جاوینگی اُن میں بیج ضرور پڑینگے جن سے دوسری فصل بہ آسانی تمام بو سکتے ہیں ولایتی چقندروں کی بہت سی قسمیں ہیں اور سب قابل تعریف ہیں ؀

(punjab plants)

بند گوبھی

(Brassica Oleracea, var Capitata.

ہندوستانی نام (Cabbage) انگریزی یا لاطینی نام

بند گوبھی۔ کرم کلّہ۔ بند۔ کے۔ بیج۔

موسم کاشت

(میدانوں میں) (پہاڑوں میں)

وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک اخیر فروری سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

بالعموم ترکاری بنائی جاتی ہے۔ انگریزوں میں بھی اسکا استعمال زیادہ ہے؛

طریق کاشت پہلے اسکی پنیری لگانا مناسب ہے جس کیاری میں پنیری لگانی ہو اُسے خوب درست کرکے اور کھاد مجموعہ دیکر طیار کر لینا چاہیئے۔ موسم شروع ہوتے ہی گملوں یا ناندوں میں تخم چھڑکواں بو دیں۔ اگر موسم تر ہو تو فی الفور پانی دینے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اچھے ٹین کے فوارے سے پانی دیں تاکہ زمین نمدار ہو جاوے۔ پودے پھوٹ آنے پر جب تک وہ تناور نہ ہو جاویں تب تک دوپہر کے وقت انھیں سایہ دینا چاہیئے مگر اتنا بھی زیادہ سایہ نہ دیں کہ پودوں کو ہوا اور روشنی نہ مل سکے ورنہ وہ کمزور اور ناقص پیدا ہونگے۔ جب یہ پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تب انھیں باقاعدہ کیاریوں میں بو دیں۔

جن کیاریوں میں پنیری لگانی ہو اُنمیں پانچ چھ ہفتہ پہلے سے خوب

کھاد مجموعہ دیکر اور مٹی اور کھاد کو ایک جان کر کے سطح کو ہموار کر رکھیں پنیری لگانے سے ہفتہ دو ہفتہ پہلے کیاریوں میں تین انچ گہری قطاریں بناویں جن کا باہمی فاصلہ قریب ۱۸ انچہ کے ہو قطاریں قریب ۴- انچہ چوڑی ہونی چاہئیں- پودے لگا کر فی الفور پانی دیں- اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ وار پانی دیتے رہیں- آٹھویں دسویں پودوں کی جڑوں کے ارد گرد آہستہ آہستہ مٹی کو گوڈ دینا چاہیئے تا کہ زمین سخت نہ رہے اور پانی کو اچھی طرح سے جذب کر سکے- جوں جوں پودے تناور ہوتے جاویں جڑوں پر کسی قدر مٹی چڑھاتے جاویں اِسطرح پودوں کو بہت تقویت ملتی ہے- بعض کیڑے گوبھی پر حملہ آور ہوا کرتے ہیں- بہتر ہے کہ جسوقت وہ نظر آویں اُسیوقت سے اُنکے دفعیہ کی فکر کیجائے ❖

عام کیفیت- اِس گوبھی کی یورپ میں قریب دو درجن کے مختلف قسمیں ہونگی- یہ تمام اقسام یہاں بھی نہایت عمدگی کے ساتھ پیدا ہو سکتی ہیں پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ½ (نصف) اونس تخم کافی ہیں ❖

متواتر تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ بند گوبھی کو اگر ارنڈ کی کھلی اور شورہ کی کھاد دی جاوے تو پیدا وار بہت زیادہ ہوتی ہے- یعنے اگر ارنڈ کی کھلی میں شورہ ملا کر بند گوبھی کی جڑوں میں دیں تو پیدا وار افراط سے ہوتی ہے ❖

کیل (ایک قسم کی بند گوبھی)

(Brassica Oleracea, var. Acephala. Borecole or kale)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کیل بور کول	ولایتی بند گوبھی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

ترکاری بنتی ہے۔ اہل یورپ اسے بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ یہ بند گوبھی کی ایک عمدہ قسم ہے۔

طریق کاشت۔ درحقیقت یہ ترکاری میدانوں میں عمدہ نہیں پیدا ہو سکتی کیونکہ یہ زیادہ سردی چاہتی ہے۔ باغیچوں میں اسے لگایا جاتا ہے اور یہ پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اسمیں وہ لذت نہیں آتی جیسی کہ آنی چاہیئے اِس لیئے بہتر ہے کہ اِسکی زیادہ تر کاشت پہاڑوں پر کیجاوے۔ پہاڑوں میں یہ بہ آسانی تام خاطر خواہ ہو جاتی ہے۔ پہلے کسی کیاری میں بیج چھڑکواں بو کر پنیری لگا لیں۔ جب پودے قریب چار انچ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں کیاریوں میں باقاعدہ قطاروں پر لگا دیں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ دو دو فٹ ہونا چاہیئے اور ہر ایک پودے کا ایک دوسرے سے ہے اٹھارہ آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں اور

جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔ پنیری گملوں ناندوں یا کھلے صندوقوں میں لگانی چاہیئے تاکہ حسب ضرورت سایہ بھی دیسکیں +

عام کیفیت۔ پہاڑوں اور میدانوں میں بونے کا طریق یکسان ہے۔ ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے نصف اونس تخم کافی ہیں۔ اسی اندازہ کے مطابق حسب ضرورت بیجوں کی مقدار کو گھٹا بڑھا لیں +

برسلز سپراوٹس (ولایتی گوبھی)

(Brassica Oleracea, Var. Bullatta Gemmifera)

(Brussels Sprouts)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی گوبھی۔	برسلز سپراوٹس۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے وسط مئی تک

بیان و استعمال

ترکاری بنائی جاتی ہے انگریز اسکے بہت شایق ہوتے ہیں +

طریق کاشت اس گوبھی کا پودا لمبا ہوتا ہے اور معمولی بند گوبھی کی طرح اسمیں اوپر ایک سر ہوتا ہے اور تنہ پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوتی ہیں۔ اسکے بونے کا طریق یہ ہے کہ گملوں یا کیاریوں میں تخم چھڑکواں بو کر

پنیری لگالیں۔ جب پودے چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اور کیاریوں میں قطاروں پر باقاعدہ لگاویں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ مُتوازی دو دو فٹ ہونا چاہیئے اور ہر ایک پودے کا آپس میں پندرہ پندرہ انچہ۔ کیاریوں کو درست کرکے خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ڈال کر مٹی اور کھاد کو ایک جان کر دینا چاہیئے۔ جب پودے اپنی نصف بُلندی تک پہنچ جاویں تب اُن کی جڑوں میں مٹی چڑھانی چاہیئے تا کہ وہ جُھک نہ جاویں۔ نیچے کے خُشک یا مُرجھائے ہوئے پتے ہمیشہ نوچتے رہیں کیونکہ یہ پودے پر فضول بار ہوتے ہیں۔ آٹھویں دسویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی ضرور دینا چاہیئے

عام کیفیت۔ پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ½ نصف اُونس تخم کافی ہیں۔

گانٹھ گوبھی

(Brassica Oleracea Var Caulo-Rapa)
(Knol Khol or Khol Rabi)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گانٹھ گوبھی۔	نول-کھول-کھول-ربی-

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وُسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

جب تک اِس گوبھی کی گانٹھیں اوسط درجہ کے شلجم کے برابر رہتی ہیں تب تک

اسکی اچھی ترکاری بن سکتی ہے۔جب زیادہ بڑی ہو جاتی ہیں اُس وقت مویشیوں کے چارہ کے کام میں آتی ہیں۔کیونکہ زیادہ سختی کی وجہ سے ترکاری کے کام میں نہیں لائی جا سکتیں +

طریق کاشت ۔طریق کاشت وہی ہے جو بند گوبھی کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔پنیری کو قطاروں پر نو نو انچہ کے فاصلہ پر لگا دینا چاہیئے۔قطاروں کا باہمی فاصلہ پندرہ پندرہ انچہ کافی ہے +

عام کیفیت ۔اگر اس ترکاری کی متواتر عرصہ تک ضرورت ہو تو تخم ریزی دو دو ہفتہ بعد کرنی چاہیئے۔پہاڑوں میں بھی یہی عمل کرنا واجب ہے +

پھول گوبھی

(Brassica Oleracea, var. Botrytis Cauliflora)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھول گوبھی۔	کالی فلاور۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)

اگر دیسی بیج بونے ہوں تو وسط جون سے اخیر اگست تک بو سکتے ہیں اگر تازہ ولایتی بیج بونے ہوں تو وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک بو سکتے ہیں۔

(پہاڑوں میں)

پہاڑوں میں صرف ولایتی بیج بونے چاہئیں۔ وجہ یہ ہے کہ سرد ممالک کے تخم سرد پہاڑوں میں بہت عمدگی سے اُگتے ہیں۔ انھیں اخیر فروری سے اخیر اپریل تک بو سکتے ہیں۔

نوٹ۔ تازہ ولایتی بیج منگوا کر جو فصل بوئی جاوے اور اُس سے بیج حاصل کر کے موسم خزاں میں بھی پھول گوبھی کے دوسری فصل بونے کے لیئے رکھ چھوڑیں تو بیج پہاڑوں میں بوئے جا سکتے ہیں۔ وہ بھی دیسی بیج شمار کیئے جاوینگے۔

بیان و استعمال

بہت لذیذ ترکاری بنتی ہے۔ اہل ہند پھول گوبھی سے مختلف کھانے کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔ اکثر اسے خشک کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور موسم گرما میں استعمال کرتے ہیں۔ ولایتی گوبھی کی بہت سی اقسام ہیں مگر دیسی پھول بھی

کچھ کم قابل تعریف نہیں ہوتا بشرطیکہ انکی احتیاط سے کاشت کیجاوے ÷

طریق کاشت۔ چونکہ گوبھی کی اقسام میں سے پھول گوبھی کی قسم بہت نازک ہے اسلیئے اسکی بہت غور و پرداخت سے کاشت کرنی چاہیئے ورنہ ناکامی ہوگی مالیوں کی لاعلمی اور لاپرواہی کے سبب بہت سے پودوں میں بالکل پھول نہیں آتا بعض کے پھول سیاہ پڑکر بالکل ٹھٹھر جاتے ہیں کچھ پھول علیحدہ علیحدہ شاخیں بنکر پھیل جاتے ہیں۔ بالخصوص تازہ ولایتی بیج جو اگست یا اگست سے پہلے بوئے جاتے ہیں اُنکے پودوں میں شاذ و نادر ہی پھول آتا ہے انھیں وسط ستمبر سے پہلے ہرگز نہیں بونا چاہیئے۔ اگست کے اخیر تک دیسی بیج بو سکتے ہیں اور انکے پودوں میں عمدہ پھول آوینگے اور اگر دیسی بیجوں کو وسط ستمبر یا اس کے بعد بویا جاویگا تو غالبًا ناکامی ہوگی ÷

جو فصل برسات کے قبل یا شروع برسات میں بوئی ہو اُسکی کیاریوں کی سطح آس پاس کی سطح سے قریب ایک فٹ اونچی ہوئی چاہیئے تاکہ برسات کا پانی کیاریوں میں ٹھیرنے نہ پاوے اگر پانی ٹھیریگا تو فصل سے ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔ جو فصل برسات بعد بوئی جاوے اُسکی کیاریوں کی سطح کو زیادہ اُونچی کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ گوبھی کی کیاریوں میں خوب بوسیدہ پتی کی کھاد دینی چاہیئے۔ زیادہ تیز اور طاقت ور کھاد نہ دیں۔۔ البتہ مٹی خود طاقتور ہونی چاہیئے۔ کمزور اور ناقص زمین میں گوبھی کی فصل نہیں بونی چاہیئے۔ کھاد کو مٹی کے ساتھ خوب طرح آمیز کر دینا چاہیئے تاکہ پودوں کو باسانی غذا ملتی رہے پہلے کسی کیاری میں تخم بو کر پنیری لگانی چاہیئے۔ اگر موسم خشک ہو تو فی الفور

ٹین کے فوارہ سے پانی دیں۔ اور اگر بارش جاری ہو تو پانی دینے کی کُچھ ضرورت نہیں۔ جب زمین بہت تر اور نرم ہو اُسوقت تخم ریزی نہیں کرنی چاہیئے۔ جب پنیری پھوٹ آوے تو اُسے تیز دُھوپ سے بچانا چاہیئے۔ مگر صبح و شام کُھلا رہنے دیں ورنہ پودے زرد اور کمزور پڑ جاویں گے +

بعض تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ جو فصل جُون یا جولائی میں بوئی جاوے اُسے باقاعدہ کیاریوں میں لگانے سے پہلے ایک مرتبہ تبدیل مقام کرا دینا بہت مُفید ہے۔ مثلاً جب پنیری چار انچہ کے قریب اُونچی ہو جاوے تو اُسے دوسری کیاری میں دو دو انچہ کے فاصلہ پر قطاروں میں لگا دیں قطاروں کا فاصلہ تین انچہ کافی ہے۔ کُچھ دنوں بعد یہاں سے پودے اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں میں لگا دیں پہلے اِن کیاریوں میں قطاریں بنا لینی چاہئیں۔ جن کا ایک دُوسرے سے قریب ڈھائی ڈھائی فٹ کے فاصلہ ہو اور پودوں کا باہمی فاصلہ دو دو فٹ کافی ہے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور جڑوں کے پاس کی مٹّی وقتاً فوقتاً گوڈتے رہیں تاکہ زمین سخت نہ ہو جاوئے

گوبھی پر کئی قسم کے کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں اس لیئے جب یہ صُورت نظر آوے تو اُسی وقت کنڈوں یا لکڑی کی راکھ سفوف ہلدی یا باریک پسا ہوا طوطیا پودوں پر چھڑکنا چاہیئے۔ یا فی نائل (ایک انگریزی دوا) بہت سے پانی میں ملا کر فوارہ سے چھڑکنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک چمچہ فی نائل ایک بڑے گھڑے بھر پانی کے لیئے کافی ہو گا۔ جب پھول بندھ جاتے ہیں اُس وقت کیڑے مکوڑوں کا اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے +

پھول گوبھی کی کاشت کو درجۂ کمالیت پر پہنچانے کے لیئے ایک تجربہ کار صاحب مندرجۂ ذیل ہدایات فرماتے ہیں :۔

"پھول گوبھی کے تازہ ولایتی بیج معتبر سوداگران تخم سے منگوا کر شروع اکتوبر میں بونے چاہیئیں۔ سب سے مقدم کام پنیری لگانے کا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے پنیری کیاریوں میں نہ لگاویں وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات بارش اور سردی گرمی کی کمی بیشی سے بیجوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ نیز پانی دینے میں وقت ہوتی ہے۔ پھول گوبھی کی پنیری کو اگر ذرہ زیادہ پانی دیدیا جاوے یا سطح زمین کو اعتدال کے مطابق تر نہ رکھا جاوے تو خرابی واقع ہوتی ہے۔ اِس سے بہتر یہ ہے کہ پنیری گملوں۔ ناندوں یا کاٹھ کے کھلے ہوئے صندوقوں میں لگائی جاوے۔ اِس حالت میں بارش کے وقت گملوں صندوقوں وغیرہ کو آسانی سے سایہ میں اُٹھا کر رکھ سکتے ہیں۔ زیادہ سردی گرمی کے وقت اُنھیں اندر باہر کیا جا سکتا ہے اور پانی کو ٹھیک اندازہ کے موافق جب چاہیں دے سکتے ہیں۔

گملوں صندوقوں وغیرہ میں سب سے پہلے مرکب مٹی بھرنی چاہیئے یعنی ایک حصہ باغیچہ کی مٹی۔ ایک حصہ دریا کا موٹا ریت اور ایک حصہ بوسیدہ گوبر اور پتوں کی کھاد کو ملا کر بھر دیں اور دو چار روز گملوں میں رہنے دیں۔ بعد ازاں جس دن مطلع بالکل صاف ہو صبح کے وقت بیجوں کے پولندے کھول کر فی انفور بو دیں۔ بیج دہنے ہاتھ کی اُنگلیوں پر پھیلا کر انگوٹھے سے گملوں کی سطح پر چھڑکنا شروع کر دیں۔ مگر یہ احتیاط رہے

کہ بیج نہ تو بہت چھدرے ہوئے پڑیں اور نہ بہت گھنے پڑیں۔
کیونکہ اگر بہت دُور دُور پنیری اُگے گی تو پودوں کے لیئے بہت سے گملوں
صندوق وغیرہ کے علاوہ محنت اور وقت زیادہ صرف ہو گا۔ اگر پودے گھنے
اُگیں گے تو وہ ضرور مریض اور کمزور ہو جاوینگے اور پنیری کے اُکھاڑتے وقت
دقت ہو گی۔ تخم ریزی کے چھ گھنٹہ بعد ٹین کے فوّارے سے پانی دیں مگر
اس طرح پر کہ فوّارے کی تھوتھنی کو گملوں یا صندوقوں کے کنارے پر رکھکر
آہستہ آہستہ جھکادیں تاکہ ذرہ ذرہ سا پانی نکل کر صندوقوں پر بہنے لگے
پھر فوّارے کو باآہستگی اُٹھاکر گملے یا صندوق کے مقابل کے کنارے پر رکھدیں
اسی طرح چاروں طرف پھراویں تاکہ گملے یا صندوق کی تمام سطح نمدار ہو جاوے
بعد ازاں ہر روز صرف ایک وقت صبح کو اسی طریق سے پنیری کو پانی
دیں۔ فوّارے سے پنیری کو اوپر سے تر کرنا مُضر ہے۔ اس سے ایک تو
پنیری کے سُوت کی مانند باریک تنے پانی کی بوچھاڑ کو برداشت نہیں
کر سکتے اِس لیئے جُھک جاتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں دُوسرے وہ بیج
جو ابھی پھُوٹے نہیں ہوتے یا جو کسی قدر پھُوٹے ہوئے ہوتے ہیں وہ زیادہ
نمی کے سبب سڑ گل جاتے ہیں اور اُگی ہوئی پنیری بھی زیادہ تری
کے سبب زرد اور کمزور پڑ جاتی ہے۔ پنیری کو نہ زیادہ سایہ میں رکھنا
چاہیئے اور نہ دھوپ میں۔ زیادہ سایہ میں رکھا جاویگا تو وہ مریض اور
دُبلی پتلی رہے گی اور اگر زیادہ در دھوپ میں رکھا جاویگا تو وہ کملا
اور مُرجھا جاویگی۔ اسلیئے بہتر یہ ہے کہ پنیری کے گملے بہت سویرے سایہ

سے نکالکر باہر دھوپ میں رکھ دیئے جاویں اور ۹ بجے سایہ میں کر دیئے جاویں۔ شام کے چار بجے پھر باہر رکھ دیئے جاویں اور چھ بجے پھر سایہ میں اُٹھا کر دھر دیئے جاویں۔ جب پنیری تین جوڑی یعنے ابتدائی چھ پتیاں بدل لے یا یوں کہیئے کہ قریب چار۔ چار انچہ اونچی ہو جاوے تو اُسے گملوں صندوقوں وغیرہ سے اکھاڑ کر ایک کیاری میں چار چار انچہ کے چو گرد فاصلہ سے لگاویں۔ مُراد یہ ہے کہ ہر ایک پودے کا چاروں طرف سے فاصلہ چار چار انچہ رہے۔ اِس کیاری کو جس میں پنیری لگائی جاوے پہلے سے خوب درست کر لینا چاہیئے یعنے اُس کی مٹی خوب باریک ہو جاوے اور ہلکی کھاد اچھی طرح سے آمیز کر دی جاوے۔ ہلکی کھاد سے کسیقدر بوسیدہ گوبر اور پتوں کی کھاد مُراد ہے۔ جب یہاں پودوں میں تین چار کامل پتے نکل آویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر دُوسری کیاری میں لگاویں جسمیں پہلی کیاری کی نسبت گوبر اور پتوں کی کھاد کسی قدر زیادہ ہو۔ دوسری کیاری میں پودوں کا باہمی چو گرد فاصلہ آٹھ آٹھ انچہ ہو۔ بارہ تیرہ دن بعد انھیں اُکھاڑ کر مستقل طور پر کیاریوں میں لگاویں۔ ان کیاریوں کی قطاروں کا باہمی فاصلہ ڈھائی ڈھائی فٹ اور ہر ایک پودے کا باہمی فرق دو دو فٹ کافی ہے۔ مگر ولایتی پھول گوبھی کی ایک قسم جسے ویچز آٹم جائینٹ (Veitch's autumn giant) کہتے ہیں بہت بڑی ہوتی ہے۔ اسکے بونے کے لیئے قطاروں کا آمنے سامنے کا فاصلہ تین تین فٹ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک پودے کا باہمی فرق ڈھائی ڈھائی فٹ رہنا

مناسب ہے ؛

جن کیاریوں میں مستقل طور پر پودے لگانے ہوں اُنھیں خُوب درست کر لینا چاہیئے یعنے اچھی طرح سے بوسیدہ کھاد مجموعہ ویکر مٹّی کو باریک کر دینا چاہیئے۔ جب قطاریں بنا لیں تو کسی قدر اور کھاد اُنپر ڈالکر آمیز کر دیں۔ سطح زمین کی سب سے پہلے کُھدائی بھی ڈھائی فٹ عُمق سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ پودوں کو دو تین مرتبہ نقل مکان کرانے سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ پتے بہت کم آوینگے اور پُھول بہت بُڑا ہو گا۔ بسا اوقات ابتداء میں گوبھی پر دو تین قسم کے مُوذی کیڑے مکوڑے بھی حملہ کرتے ہیں اس لیئے روز مرہ نگہداشت رکھنی چاہیئے۔ جب انکی موجودگی کا پتہ لگے معًا دفعیہ کی فکر کرنی چاہیئے ہاتھ سے اُٹھوا کر بہت دُور پھنکوا دیں اور پودوں پر اوپلوں کی راکھ ہلکی ہلکی چھڑک دیں یا تنباکو کا پانی دیں یا ایک چھوٹا سا چمچہ بھر فی نائل (ایک انگریزی دوا) چار پانچ سیر سرد پانی میں گھول کر چھڑکیں جب پودوں میں پھُول نکل آویں اور کچھ بڑے ہو جاویں تو آٹھویں دسویں رقیق کھاد انکی جڑوں میں دینی چاہیئے۔ صابون اور ریٹھوں کو سرد پانی میں گھول کر پودوں پر چھڑکنا مفید ہے۔ اِس عمل سے پودوں کو رقیق کھاد بھی ملجاویگی اور وہ کیڑے مکوڑوں کے گزند سے بھی محفوظ رہیں گے ؛

فاصلہ درست رکھنے کے لیئے عُمدہ ترکیب یہ ہے کہ جقدر فاصلہ پودوں یا قطاروں کے مابین رکھنا منظور ہو اُتنے انچہ یا اُتنے فٹ کسی درخت کی شاخ یا لکڑی کو ناپ لیں اور اُس لکڑی کو پودوں یا قطاروں کے درمیان رکھکر

کام کرتے چلے جاویں اس طرح سے ایک تو فاصلہ درست رہیگا۔ دُوسرے برابر برابر پودوں کے لگنے سے کیاریوں کے تختے خُوبصُورت معلوم ہونگے اس قسم کی چھڑی کا استعمال سبز ترکاریوں کی کاشت کے لیئے مُفید ثابت ہوگا۔

عام کیفیت۔ ایک صاحب کی رائے ہے کہ تمام اقسام کی گوبھی و نیز دیگر اقسام کی سبزی ترکاری کی پنیری بونے کے وقت بہتر ہے کہ سوئے کے بھی کچھ بیج ساتھ بو دیئے جاویں۔ اِن کے بونے سے ہر قسم کے کیڑے مکوڑے دُور رہتے ہیں کیونکہ وہ سوئے کی تیز بُو کو برداشت نہیں کر سکتے۔ پرند بھی اُن کیاریوں میں جنھیں سوئے کے بیج ہوں نہیں اُترتے کیونکہ اُنکے حق میں یہ سم کا اثر رکھتے ہیں۔ جب سویا ذرا بڑا ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر ساگ بنالیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قطاروں اور کیاریوں میں بھی تمام اقسام کی گوبھی کے ساتھ سویا تھوڑا تھوڑا بو دیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہے۔ پودوں کے پاس اُسکی بُو سے مُوذی کیڑے مکوڑے نہیں آنے پاوینگے۔ جب سویا بڑا ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ لیں۔ بہر حال اس امر کا اچھی طرح سے تجربہ کرنا چاہیئے۔

ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ جن پودوں پر کیڑے مکوڑے یا خاص اقسام کی مکھیاں نظر آویں اُنپر کوئلے باریک پیسکر چھڑک دینے سے امن ہو جاتا ہے۔ نیز کوئلوں کا چُورا بذاتہ ایک عُمدہ کھاد ہے پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ¼ (چوتھائی) اونس تخم کافی ہیں۔

اگر پھُول گوبھی کے تازہ ولایتی بیج منگوا کر بوئے جاویں اور پھر

اِس فصل سے عُمدہ بیج حاصل کر کے رکھ چھوڑیں اور اُنھیں میدانوں میں اخیر جُون سے لیکر اخیر اگست تک بوویں تو بہت عُمدہ پھول پیدا ہوں گے - اگر اِن بیجوں کو ستمبر اکتوبر میں بویا جاویگا تو نا کامی ہو گی اور بجائے پھول بندھنے کے کلتے پھوٹ نکلینگے - پھول گوبھی کے تازہ ولایتی بیج میدانوں میں زیادہ تر اخیر ستمبر اور اکتوبر میں بونے چاہئیں +

کرُس

(Apium Graveolens)

(Celery)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سلیری	کرسس سلاری -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

اسکی کاشت اسکی لمبی اور نرم گندلوں کے لیئے کیجاتی ہے - جب گندلیں بڑی ہو جاتی ہیں تو انہیں بلانچ کر کے اہلِ یورپ بطور سلاد استعمال کرتے ہیں - نیز سبز حالت میں اُن سے ہرے مصالحہ کا کام لیتے ہیں - اگر بنائی جاوے تو اسکی گندلوں کی عمدہ ترکاری بن سکتی ہے - کرُس دو طرح کی ہوتی ہے ایک کے ڈنٹھل سُرخ ہوتے ہیں اور دُوسری کے سفید

ف بلانچ کرنے کی تشریح اور ترکیب "سی کیل" کے ضمن میں کر دیگئی ہے - بعض اوقات صرف پودوں پر مٹی چڑھانے کو ہی "بلانچ" کرنا کہتے ہیں +

تخم فروش سوداگروں کی فہرستوں میں ان دونوں کی بیسیوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اگر شوق سے کاشت کیجاوے تو اسکی سب اقسام عمدہ ہیں۔

طریق کاشت۔ اسکی کاشت کے لیئے اشد ضروری ہے کہ ہر سال تازہ ولایتی بیج منگوائے جاویں۔ دیسی بیج جیسا کہ چاہیئے کام نہیں دیتے۔ البتہ دیسی بیجوں سے جو سلیری پیدا ہو جاتی ہے وہ ہرے مصالحہ کا کام ضرور دیسکتی ہے۔ اگر اگست اور شروع ستمبر میں اسکی کاشت منظور ہو تو گملوں کو سایہ میں رکھکر پنیری کے لیئے تخم چھڑکواں بو دیں اور ہر روز آٹھ سات دن تک فوارہ سے ہلکا پانی دیتے رہیں۔ چند ہفتوں کے بعد جب پودے کیقدر تناور ہو جاویں تو انھیں بتدریج گھنٹہ دو گھنٹہ دھوپ میں رکھدیا کریں تاکہ وہ زیادہ مضبوط ہوتے جاویں۔ جب وہ کسی قدر کشیدہ قامت اور تنومند ہو جاویں تو انھیں ایک کیاری میں قطاروں پر جنکا باہمی فاصلہ تین تین انچہ ہو اتنے ہی اتنے فاصلہ پر لگا دیں۔ جب پودے پانچ چھ انچہ اونچے ہو جاویں تو فی الفور انہیں اکھاڑ اکھاڑ کر جہاں مستقل طور پر لگانے ہوں لگا دیں۔ مستقل جگہہ کو تیار کرنے کا بیان آگے کیا جاویگا۔ پچھیتی فصل برسات بعد بوئی جاتی ہے۔ اس فصل کی پنیری کیاریوں میں تخم چھڑکواں بو کر لگائی جاتی ہے اور جب پودے چار پانچ انچہ اونچے ہو جاتے ہیں تو اسیوقت اکھاڑ کر مستقل مقامات میں لگا دی جاتی ہے۔ اگر موسم خشک اور گرم ہوتا ہے تو بیج دو ہفتہ جا کر پھوٹتے ہیں ورنہ چند دنوں میں ہی پھوٹ آتے ہیں ۔

کرس کی کاشت کے لیئے ایسی کیاریاں انتخاب کرنی چاہئیں جن میں بارش کا فالتو پانی ذرہ نہ ٹھہر سکے۔یعنی وہ کیاریاں نشیب میں واقع نہوں ان کیاریوں کی مٹّی سخت نہیں ہونی چاہیئے اگر سخت ہو تو اُسے خُوب باریک کر کے اُس میں دریا کا بالو ریت اور کھاد مجموعہ ملا دیں۔ بعد ازاں ان کیاریوں میں چار چار فٹ کے چو گرد فاصلہ پر گڑھے کھودیں جنکا قطر ۱۸ انچہ اور گہرائی ایک فٹ ہو۔ اگر ایک فٹ گہرائی سے نیچے کی مٹّی سخت معلوم ہو تو ایک فٹ اور کھُدائی کرا دیں اور اِس ایک فٹ میں نرم ریت اور کھاد آمیز مٹّی بھر دیں۔ یعنے کیاریوں کے سطح سے گڑھوں کی گہرائی ایک فٹ رہ جاوے۔ اگر ایک فٹ کھُدائی کے بعد زمین نرم ہو تو زیادہ کھودنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اس ایک فٹ میں تین انچہ کے قریب کھاد آمیز مٹّی دیکر پنیری لگانی شروع کر دیں۔ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۹ انچہ کے قریب رہنا چاہیئے۔ ابتدا میں دوسرے تیسرے دن پانی دیتے رہیں اور دسویں بارھویں دن نلائی کرتے رہیں نیز بڑی شاخوں پر جو چھوٹے چھوٹے کلّے نکل آتے ہیں اُنکو نوچ دیا کریں کیونکہ یہ پودے کی طاقت کو کم کر دیتے ہیں۔ جب پودے ایک فٹ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو ابتدائی چھوٹے چھوٹے پتّے توڑ کر پھینک دیں اور باقی سب پتیوں کو ہاتھ سے اکٹّھا کر کے پودوں کی جڑ میں دو تین انچہ کھاد آمیز مٹّی دیدیں۔ اسی طرح ہر ہفتہ تھوڑی تھوڑی مٹّی چڑھاتے چلے جاویں یہانتک کہ گڑھے سطح کے ہموار ہو جاویں اور پودوں کے سرے اوپر نکلے رہجاویں

اب پودوں کو اُنکی حالت پر چھوڑ دیں۔ دو ہفتہ بعد پانی دیدیا کریں اور حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں تا کہ ناکارہ خار و خس پودوں کے قریب اُگنے نہ پاوے۔ آخری مرتبہ مٹی چڑھانے کے دو ہفتہ بعد یہ ترکاری قابل استعمال ہو جاتی ہے +

کرِس کی کاشت کی نسبت ایک تجربہ کار صاحب اپنا تجربہ یوں لکھا فرماتے ہیں :-

"جہاں تک مُمکن ہو سکے عُمدہ تخم مُعتبر کار خانوں سے منگوانے چاہئیں۔ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں گملوں یا ناندوں میں انھیں چھڑکواں بو کر پنیری لگا لینی چاہیئے۔ جب تک پنیری طیار ہو تب تک پود لگانے کے لیئے جگہ طیار کرنی ضروری ہے۔ کیاریوں میں چار چار فٹ کے چو گرد فاصلہ پر گڑھے کھودنے چاہئیں جنکا عُمق ایک ایک فٹ اور قُطر بھی ایک ایک فٹ ہو۔ بعد ازاں دو حصّہ خُوب بوسیدہ گوبر کی کھاد۔ ایک حصّہ بوسیدہ لید اور ایک حصّہ باغیچہ کی مٹّی (جو گڑھوں سے بر آمد ہوتی ہے وہی کام دے سکتی ہے) ملا کر کھاد مرکّب طیّار کر لیں۔ اِس کھاد مرکّب میں فی من پانچ سیر کے حساب سے شورہ آمیز کر دینا چاہیئے۔ اسوقت اس کھاد سے نصف نصف گڑھے بھر دیے جاویں۔ جب پنیری پانچ انچہ کے قریب اُونچی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر ایک ایک پودا ہر ایک گڑھے میں لگا دینا مُناسب ہے فی الفور پانی دیں اور یہ احتیاط رکھیں کہ گڑھے خُشک نہونے پاویں۔ جب موسم خُشک ہو تو روز مرہ ہلکا پانی دینا چاہیئے۔ اِس طرح سے پودے

خوب بڑھنے لگینگے ہفتہ میں ایک مرتبہ رقیق کھاد (یعنے گوبر کو پانی میں گھول کر اور تین چار روز خُم میں رکھکر) تھوڑی تھوڑی پودوں کی جڑوں میں دیں۔جب پودے خوب تنادر ہوجاویں تو ہر ہفتہ مٹی چڑھائی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ گڑھے کیاریوں کے سطح کے ہموار ہو جاویں۔جبتک گڑھے پُر نہ جاویں اچھی طرح سے روز مرہ پانی دیتے رہیں گڑھوں کے پُر ہو جانے کے دو ہفتہ بعد کُرس کو بلا تامّل استعمال کر سکتے ہیں" +

ایک اور تجربہ کار صاحب کی راے ہے کہ پنیری کو گڑھوں میں لگانے سے پہلے اُنکے سرے تھوڑے تھوڑے نوچ دینے چاہئیں۔ اور جب تک پودے ۱۰ انچہ اُونچے نہو جاویں مٹی دینا شروع نہ کیا جاوے۔اور جس دن مٹی چڑھائی منظور ہو وہ دن صاف اور روشن ہونا چاہیئے +

عام کیفیت۔ کُرس کے ایک اوُنس بیجوں سے قریب ڈھائی ہزار کے پودے پیدا ہو جاتے ہیں +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب۔ لکھتے ہیں کہ پنجاب میں سلیری کے پودے کو "اجمود" اسکی جڑ کو کرفس یا بیخ کرفس اور بیجوں کو تخم کرفس کہتے ہیں سلیری کی جڑ اور بیج دیسی ادویات میں استعمال کیئے جاتے ہیں نیز صاحب موصُوف فرماتے ہیں کہ کوہ ہمالیہ میں آٹھ ہزار فٹ سے دس ہزار فٹ کی بلندی تک اور وادیٔ کانگڑہ میں دھولا دہار پر ایک پودا خود رو پیدا ہوتا ہے اسکی خوشبودار جڑ کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں اور اِس کا ذائقہ بجنسہ سلیری کے ذائقہ کی مانند ہوتا ہے۔ اِس پودے کا لاطینی

نام (Angelica Glauca) لکھا ہے اور دیسی نام چورا بیان کیا گیا ہے۔

سلیریک

(Apium Graveolensvar. Rapaceum)

(Celeriac)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سلی ری اک

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر اکتوبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

یہ ترکاری بھی سلیری (کرفس) کی ایک قسم ہے۔ اس کا تنہ گول شلجم کی مانند ہوتا ہے اسکے پتے ہرے مصالحے کا کام دیتے ہیں اور اسکے تنہ کی ترکاری بناتے ہیں۔ اور بطور سلاد بھی استعمال کرتے ہیں۔ سرد ممالک یا پہاڑوں میں یہ ترکاری درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتی ہے +

طریق کاشت۔ برسات اور برسات بعد کی فصل کے بیج بو کر پنیری بجنسہ اُسی طرح لگانی چاہیئے جیسا کہ سلیری (کرفس) کے ضمن میں لکھا گیا ہے مگر بعد ازاں بجائے گڑھوں میں بونے کے اسے کیاریوں میں قطاروں پر بونا چاہیئے۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ رہنا چاہیئے اور اسیقدر

فاصلہ ہر ایک پودے کا رکھنا کافی ہے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدیا کریں +

ایک تجربہ کار صاحب فرماتے ہیں کہ مُلک جرمن میں اس کی کاشت اس طرح سے کی جاتی ہے کہ تین تین چار چار فٹ کے فاصلہ پر تھاؤلے یعنی گڑھے کھود لیتے ہیں جنکا عمق ۶ یا ۸ انچہ اور قطر ایک فٹ ہوتا ہے۔ کھُدی ہوئی مٹّی میں خُوب باریک کھاد مجموعہ ملا کر گڑھوں کو پُر کر دیتے ہیں۔ مگر کیاریوں کے سطح سے ۲ انچہ گہرائی رکھ لیتے ہیں نیز گڑھوں کے چاروں طرف ۲ انچہ اُونچا پُشتہ باندھ دیتے ہیں۔ ان گڑھوں کے عین وسط میں ایک ایک .... پودا لگا دیتے ہیں اور بعد ازاں خُوب پانی بھر دیتے ہیں۔ اِن گڑھوں کو پانی سے ہمیشہ تر رکھتے ہیں۔ اِس طرح سے پودے بہت جلد تناور ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ جرمن کا طریق کاشت اس مُلک میں بھی قابل تجربہ ہے +

سی کیل

(Crambe Maritime)

(Sea Kale)

انگریزی یا لاطینی نام — ہندوستانی نام

سی کیل — +

موسم کاشت

(میدانوں میں) — (پہاڑوں میں)

ماہ اکتوبر — شروع فروری سے اخیر ستمبر تک

بیان و استعمال

اسکی کاشت اسکی نرم نرم گندلوں کے لیئے کی جاتی ہے۔ اسکی گندلوں کا ذائقہ پک کر مارچوبے اور پھول گوبھی سے بہت کچھ ملتا ہے۔ بعض اصحاب اسے پھول گوبھی اور مارچوبے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر عمدہ طور پر کاشت کیجاوے تو اُس کی ترکاری بہت لذیذ بنتی ہے +

طریق کاشت۔ طریق کاشت بجنسہ وہی جو مارچوبے کی نسبت لکھا گیا ہے جب اسکی گندلیں کچھ بڑی ہو جاویں تو ایک مٹی کا گملا اُلٹا کر کے اُپر ڈھک دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ سفیدی مائل اور نرم پڑ جاویں اِس عمل کو انگریزی میں "بلانچنگ" (Blanching) کہتے ہیں +

عام کیفیت۔ سی کیل کی ایک قسم "فل ہم" نہایت عمدہ ہوتی ہے اسکے بیج تخم فروشوں سے منگوا کر ضرور بونے چاہئیں +

مُولی

(Raphanus Sativus)

(Radish)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مُولی	ریڈش

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر جنوری تک	اوّل۔ وسط اپریل سے وسط جون تک
	دوم۔ شروع ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال

مُولی کچی کھائی جاتی ہے۔ اس کی ترکاری بھی کئی طرح سے بنتی ہے۔ آبی اچار پڑتا ہے۔ بعض حالتوں میں اسکا عرق ادویات کے کام میں لایا جاتا ہے ؛

طریق کاشت۔ شمالی ہند میں مُولیاں قریب قریب بارہ مہینہ برابر ملتی ہیں۔ اگر لگاتار بیج بوتے رہیں تو مُولیاں برابر اُترتی رہتی ہیں۔ بعض مُولیاں بہت لمبی اور موٹی ہوتی ہیں۔ یہ زیادہ تر مویشیوں کو کھلائی جاتی ہیں۔ جو مُولیاں اوسط درجہ کی اور پتلی اور خوش ذائقہ ہوتی ہیں اُنکی ترکاری بنتی ہے اور کھائی بھی جاتی ہیں۔ ولایتی مُولیوں کی کئی قسمیں ہیں بعض بہت چھوٹی رنگدار اور کھانے میں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور بعض گول اور موٹی ہوتی ہیں اگر ولایتی تخم ایک مرتبہ بوئے جاویں اور اخیر میں اُن کے عُمدہ پودوں سے

سے تخم حاصل کر کے رکھ چھوڑیں تو پھر اُن بیجوں سے جو فصل بوئی جاویگی اُس میں بھی وہی خواص پائے جاوینگے جو تازہ ولایتی بیجوں کی فصل میں ہوتے ہیں۔ اگر اسی طرح ہر فصل کے آخر میں بیج رکھ لیئے جاویں تو کئی سال تک انھیں سے عمدہ ولایتی مُولیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ سینگرے بھی مُولیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر ترکاری کے کام میں آتے ہیں یا کچے کھائے جاتے ہیں۔ سینگرے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ مُولیوں کو اُکھاڑ کر اور اُن کے نیچے کے پتلے سرے ایسے چوچ کاٹ کر پھر بو دیتے ہیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں تازہ پتے نکل آتے ہیں اور اُن میں سے بہت سی شاخیں پھوٹ نکلتی ہیں جنمیں سفید سا پھول آکر سینگرے لگنے شروع ہو جاتے ہیں ؛

مُولیوں کو یا تو پنیری کے ذریعہ بونا چاہیئے یا ویسے ہی کیاریوں میں تخم چھڑکواں بو دیں اور جب وہ اُگ آویں تو اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک مُولی کے پودے کے مابین قریب چھ انچہ کے فاصلہ باقی رہجاوے اگر قطاروں پر بیج بوئے ہوں تو قطاروں کا باہمی فاصلہ قریب ۹ انچہ کے ہونا چاہیئے۔ پودوں کا ایک دُوسرے سے ۶ انچہ فاصلہ کافی ہے۔ مُولیوں کو پانی کی بہت ضرورت رہتی ہے۔ لہذا جس دن سے تخم ریزی کیجاوے اُسی دن سے پانی کی خبر رکھیں۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں تاکہ ناکارہ گھاسیں نہ اُبھرنے پاویں ؛

ایک صاحب جنھیں ولایتی مُولیاں بونے میں خاص تجربہ حاصل ہے اپنے سالہا سال کے تجربہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر ولایتی

مُولیوں کی کاشت درجۂ کمالیت کی بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ اگر مُندرجۂ ذیل طریق پر کاشت کیجاوے تو نتیجہ حسب مُراد نکلیگا:۔

ولایتی مُولیاں بونے کے لیئے وہ زمین مُنتخب کرنی چاہیے جسمیں دو حصّہ چکنی مٹّی اور ایک حصّہ ریت ہو۔ اگر زمین زیادہ چکنی اور سخت ہو تو اُس میں دریا کا بالُو ریت شامل کر دیں بعد ازاں بوسیدہ گوبر کی کھاد دیکر زمین کو خُوب درست کر لیں۔ قطاریں بنانے کی کُچھ ضرورت نہیں صِرف مُربّع کیاریاں بنالیں۔ تخم ریزی کے ایک دن پہلے کیاریوں میں پانی دلوا دیں۔ دُوسرے یا تیسرے دن جب مٹّی بُھر بُھری ہو جاوے تو بیجوں کو چھڑکواں بوکر ہلکا سا مٹّی کا غلاف چڑھادیں۔ دو دن بعد تین کے فوّارے سے کیاریوں کو آبپاش کر دیں اسی طرح سے حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ جب بیج پھُوٹ کر چھٹا پتا نکل آوے تو کیاریوں کو کنوئیں سے آبپاش کرنے میں مضایقہ نہیں ہے۔ اگر موسم خشک ہو تو دُوسرے دن پانی دلوانا چاہیئے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ نلائی کرائی جاوے۔ پھر خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ ولایتی مُولیاں کیسی عُمدہ پیدا ہوتی ہیں۔ ولایتی مُولیوں کی پنیری ایک جگہہ سے دُوسری جگہہ نہیں لگانی چاہیئے اور نہ انھیں کسی قسم کی قطاروں پر بونا چاہیئے۔ البتہ جس جگہہ بہت گھنے پودے اُگ آویں اُس جگہہ سے کمزور چھانٹ دیں۔ ہر ایک پودے کا چاروں طرف سے ۲ انچہ فاصلہ کافی ہے ✣

عام کیفیت۔ پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ۲ اونس تخم کافی ہیں۔

ہندوستان کے مختلف حصص میں انواع و اقسام کی دیسی مولیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کے تخم حاصل کر کے تجربہ کرنا خالی از منفعت نہوگا شملہ میں مولیوں کی دو فصلیں ہوتی ہیں۔ پہلی فصل وسط مئی سے وسط جون تک بوتے ہیں مگر اسکی پیدا وار کم ہوتی ہے۔ دوسری شروع ستمبر سے وسط اکتوبر تک۔ اسکی پیدا وار کثرت سے ہوتی ہے کھانے کے لئے مولیوں کو جلد اُکھاڑ لینا چاہیئے ورنہ وہ سخت پڑ جاتی ہیں ✦

سالسفی

(Tragopogon Por..ifolius)
(Salsify)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سال سیفی۔	✦

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	میدانوں میں
شروع مارچ سے اخیر مئی تک	ماہ اکتوبر میں بونی چاہیئے۔

بیان و استعمال

یہ ایک انگریزی ترکاری ہے انگریز اسکی جڑوں کو پہلے چھیل ڈالتے ہیں پھر کتر کر اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سرکہ یا عرق لیموں میں تھوڑی دیر تک بھگو دیتے ہیں۔ بعد ازاں اُبال کر استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس کی نرم گندلوں کو مارچوبے کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ اس ترکاری کی شکل بعض

اقسام کی ولایتی مولیوں سے بہت کچھ ملتی ہے۔ اسے بنانے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ اول سالم جڑوں کو نیم جوش کر کے خوب باریک کدوکش کر دیتے ہیں۔ بعد از اں نمک مصالحہ دے کر چوڑی چوڑی ٹکیاں بنا لیتے ہیں اور اُنھیں تازہ مکھن میں تل کر کھاتے ہیں +

طریق کاشت۔ یہ ترکاری ہندوستان میں باآسانی تمام بہت اچھی پیدا ہو سکتی ہے مگر لاعلمی کے سبب بہت کم نظر آتی ہے۔ سرد مقامات میں یہ درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتی ہے۔ کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلۂ متوازی پر قطاریں بنا کر اُن پر بیج چھڑکواں بوویں۔ جب پودے ۴ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی ایک دوسرے سے ۶ انچہ دُوری رہ جاوے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی اسکی پنیری ہرگز نہ لگاویں ورنہ سراسر ناکامی ہو گی۔ صرف قطاروں پر کمینے پودوں کو چھانٹ دینا کافی ہے +

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں سالسفی مدت تک کام کی بنی رہتی ہے۔ گرمیدانوں میں جہاں گرمی شروع ہوئی اُسی وقت پھولنی شروع ہو جاتی ہے اور پھر اسکی جڑیں کھانے کے کام کی نہیں رہتیں۔ ایک ایکڑ زمین میں سالسفی کی کاشت کے لیئے نصف اونس تخم کافی ہیں۔ سالسفی کے اگر ایک مرتبہ تازہ ولایتی بیج منگوا کر بو دیئے جاویں اور اس فصل سے عمدہ بیج حاصل کر کے رکھ چھوڑیں تو ان سے مدت تک یکے بعد دیگرے فصلیں بو سکتے ہیں۔

پیدا وار بہت اچھّی ہو گی +

سکور زو نی را

(Scorzonera Hispanica)

(Scorzonera)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سکور زو نی را

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

یہ ترکاری بھی بہت کچھ سالسفی سے مشابہت رکھتی ہے اور اُسیطرح سے استعمال کیجاتی ہے جس طرح سے کہ سالسفی۔ اسکی جڑیں لمبی لمبی ہوتی ہیں اور اکثر اشخاص اسے سالسفی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر محض اُبالکر بھی یہ کھائی جاوے تب بھی نہایت عُمدہ ذائقہ ہوتا ہے۔ اسکی جڑوں میں قریب ایک سال تک ریشہ رہتا ہے بعد ازاں وہ گُداز اور ملائم پڑ جاتی ہیں۔ گویا ایک سال بعد انھیں اُکھاڑنا چاہیئے۔ میدانوں میں سارے سال اسکے پودے اچھی حالت میں نہیں رہ سکتے اسلیئے چھ سات ماہ بعد جڑیں اُکھاڑ لینی چاہیئے۔ البتہ پہاڑوں میں یہ آسانی سے

درجۂ کمالیت کو پہنچ سکتی ہے *

طریق کاشت۔ اگر اسکی کاشت منظور ہو تو ہر سال تازہ ولایتی بیج منگوانے چاہئیں دیسی کام نہیں دیتے اسکی پنیری ہرگز نہیں لگانی چاہیئے۔ کیاریوں کو درست کرکے اور اُن میں ڈیڑہ ڈیڑہ فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بناکر تخم چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِسطرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ دس انچہ رہ جاوے دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے *

عام کیفیت زمین سے کھودنے کے بعد ریت میں داب کر اسے ۶ ماہ تک اصلی حالت پر رکھ سکتے ہیں *

پارسنپ

(Pastinaca Sativa)
(Parsnip)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جزر	پارسنپ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے اخیر مئی تک	وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک

بیان و استعمال

اسکی جڑیں گاجر کی مانند ہوتی ہیں اور اسکی ترکاری نہایت عمدہ بنتی ہے اہل یورپ اسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔ پارسنپ دو قسم کی ہوتی ہے ایک لمبی اور گاؤ دُم گاجر کی طرح۔ دوسری گول شلجم کی مانند +

طریق کاشت۔ ہندوستان میں پارسنپ کی کامیابی سے کاشت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ تخم اچھے نہ ملیں۔ بہتر ہے کہ تخم فروشوں سے فرمایش کر کے وہ تخم یہاں منگوائے جاویں جو ولایت میں اگست اور ستمبر کے پودوں سے اُترتے ہیں وہ اسطرح پر وہاں سے روانہ کئے جاویں کہ یہاں اکتوبر میں پہنچیں۔ آتے ہی انھیں فی الفور بو دینا چاہیئے ورنہ ناکامی ہوگی۔ اِس کے بیج زیادہ دیر نہیں ٹھیرتے۔ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اگر پُرانے بیجوں سے کاشت کیجاویگی تو کامیابی

کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔کیاریوں کی قریب تین فٹ گہری کھدائی کراکے اور خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ڈال کر قریب ۱۸ انچہ کے فاصلہ سے قطاریں بنانی چاہئیں۔جب پودے کچھ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں اسی طرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودا ایک دُوسرے سے قریب ۱۰ انچہ کے فاصلہ پر رہ جاوے۔وقتاً فوقتاً نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ ضرور پانی دینا چاہیئے +

عام کیفیت پچاس گز لمبی قطار کے لیئے چوتھائی اونس تخم کافی ہیں۔ کبھی کبھی اسے رقیق کھاد بھی دینی چاہیئے۔تین چار مہینے کے اندر ترکاری کھانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ایک صاحب افسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ ترکاری بہت کم بوئی جاتی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بیج ہلکے ہوتے ہیں اس لیئے بہتر ہے کہ اُنہیں گیلی ریت میں ملا کر بویا جاوے تا کہ وہ تیز ہوا میں اُڑ نہ جاویں۔جس زمین میں پارسنپ بوئی ہو اُس میں ریت کا جزو ہونا اشد ضروری ہے اگر کم ہو تو ملا دینا مُناسب ہے۔پہاڑوں میں پارسنپ کے وہ بیج بونے چاہئیں جو یورپ میں موسمِ گرما کے اخیر میں پودوں سے حاصل کیئے گئے ہوں +

شلجم

(Brassica Rapa)
(Turnip)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شلجم	ٹرنپ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
دیسی بیج اخیر جولائی سے وسط ستمبر تک بونے چاہئیں۔ ولایتی بیج ستمبر سے اخیر نومبر تک بو سکتے ہیں +	اخیر فروری سے وسط جون تک۔ شروع ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال

شلجم کی ترکاری بنتی ہے اچار پڑتا ہے۔ مربہ بنایا جاتا ہے۔ اور بڑے شلجم مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ نیز شلجم سکھا کر ترکاری اور آبی اچار کے لیئے رکھ لیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ کیاریوں کو اچھی طرح سے درست کر کے تخم چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو اسطرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب ۹ انچہ کے رہ جاوے۔ اگر قطاروں پر شلجم بونے ہوں تو بھی اتنا ہی فاصلہ کافی ہے۔ البتہ قطاروں کی باہمی دوری قریب ۱۵ انچہ کے رکھنی چاہیئے۔ حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو چوتھے پانچویں دن پانی دینا مناسب ہے زیادہ توجہ کی کچھ ضرورت

نہیں ہے۔ شلجم عمدہ پیدا کرنے کے لیئے عمدہ تخم حاصل کرنے چاہئیں۔ اگر
ولایتی شلجم بونے ہوں تو ہر سال تازہ بیج تخم فروشوں سے خریدیں ✦
عام کیفیت۔ یورپ میں شلجم کی بیسیوں قسمیں ہیں مگر ملک سویڈن کے
شلجم بہت مشہور ہیں اور بہترین خیال کیئے جاتے ہیں۔ انکے تخم تخم فروشوں
سے فرمایش کرنے پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ڈیڑہ
اونس تخم کافی ہیں ✦

سفید اقسام کے ولایتی شلجموں کے اگر تازہ بیج تخم فروشوں سے منگوا کر بوئے
جاویں اور اُن کی فصل سے عمدہ بیج حاصل کرکے احتیاط سے رکھ چھوڑیں
اور انہیں دوسرے سال موسم کاشت شروع ہونے کے دس بیس دن بعد
تک بوویں تو فصل بہت اچھی ہو گی۔ اگر یہ بیج پچھیتے بوئے جاویں گے تو
ناکامی ہو گی۔ ولایتی شلجم کی زرد اقسام کے تازہ تخم اگر منگوا کر بوئے
جاویں اور ان کی فصل سے تخم حاصل کرکے دوسرے سال بو دیئے جاویں
تو وہ کام نہیں دیتے۔ اس لیئے زرد اقسام کے شلجم کے تخم ہر سال تازہ
منگوانے چاہئیں ✦

گاجر

(Daucus Carota)

(Carrot)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گاجر	کیرٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر نومبر تک	اخیر فروری سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

گاجر سے ہندوستان میں جتنے کام لیئے جاتے ہیں غالباً اُتنے اور کسی جگہ نہیں لیئے جاتے ہونگے۔ اسے کچی کھاتے ہیں۔ پتے مویشیوں کے چارہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ترکاری بناتے ہیں۔ اِبی آچار ڈالتے ہیں۔ مربہ پڑتا ہے اسکا حلوا بناتے ہیں۔ کدو کش کرکے لچھا طیار کرتے ہیں۔ عرق نکال کر ادویات میں برتتے ہیں۔ خشک کرکے ستو بنائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یورپ میں بھی گاجروں کا بہت خرچ ہوتا ہے۔ وہاں دو قسم کی گاجریں کاشت کی جاتی ہیں۔ ایک مویشیوں کے لیئے۔ دوسری آدمیوں کے لیئے۔ موخر الذکر قسم کی بیسیوں جدا گانہ قسمیں ہیں۔ یہ نرم و نازک شیریں اور خوش رنگ ہوتی ہیں۔ ولایتی گاجریں اگر ہمارے باغیچوں میں بوئی جاویں تو نہایت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ دیسی گاجروں کی بھی بعض قسمیں

بہت شیریں ہوتی ہیں مگر وہ خاص خاص جگہہ پائی جاتی ہیں ؛

طریق کاشت - اگر دیسی تخم بونے ہوں تو اگست ستمبر میں بو سکتے ہیں اگر ولایتی تخم بونے ہوں تو وسط اکتوبر میں بوویں - گاجروں کو ایسی عمدہ زمین میں بونا چاہیئے جس میں ریت کا بھی خاصہ جزو ہو - جہاں زمین کسی قدر سخت ہو وہاں بہتر ہے کہ اونچی قطاروں پر گاجریں بوئی جاویں - پہلے کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ پھیلا کر دو تین دن بعد انھیں قریب دو فٹ گہرا جوتیں یا کھودیں اور اس طرح کھاد اور مٹی کو خوب آمیز کر دیں گہری کھدائی کا یہ فائدہ ہے کہ گاجریں صاف اور سڈول پیدا ہونگی - اگر زمین کم گہری کھدی ہوگی تو گاجریں ناقص - بے ڈھنگی اور شاخدار ہونگی قریب بارہ بارہ انچہ کے فاصلہ پر قطاریں بنانی چاہیئیں - اور ان پر آٹھ آٹھ انچہ کی دوری پر انگلی سے سوراخ کر کے بیج بوویں اگر موسم خشک ہو - مگر زمین خاصی مرغوب ہو تو فی الفور پانی دینے کی ضرورت نہیں ورنہ فی الفور آبپاشی کی جاوے لیکن اسطرح نہیں کہ کیاریاں غرقاب ہو جاویں - اگر زمین تر ہو تو جب تک پودے اچھی طرح سے نہ پھوٹ آویں پانی دینے کی ضرورت نہیں - جب پودے نکل آویں تو ناقص اور کمزور اکھاڑ کر پھینک دینے چاہیئیں ؛ اگر بڑی قسم کی گاجریں بوئی ہوں تو قطاریں اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے فاصلہ سے بنانی چاہیئیں اور بیج سوراخوں میں قریب دس دس انچہ کے فاصلہ پر بوویں - جب پودے نکل آویں تو کمزور اور ناقص پودے دور کر دیں - اور اچھے پودے رہنے دیں - کیونکہ زیادہ
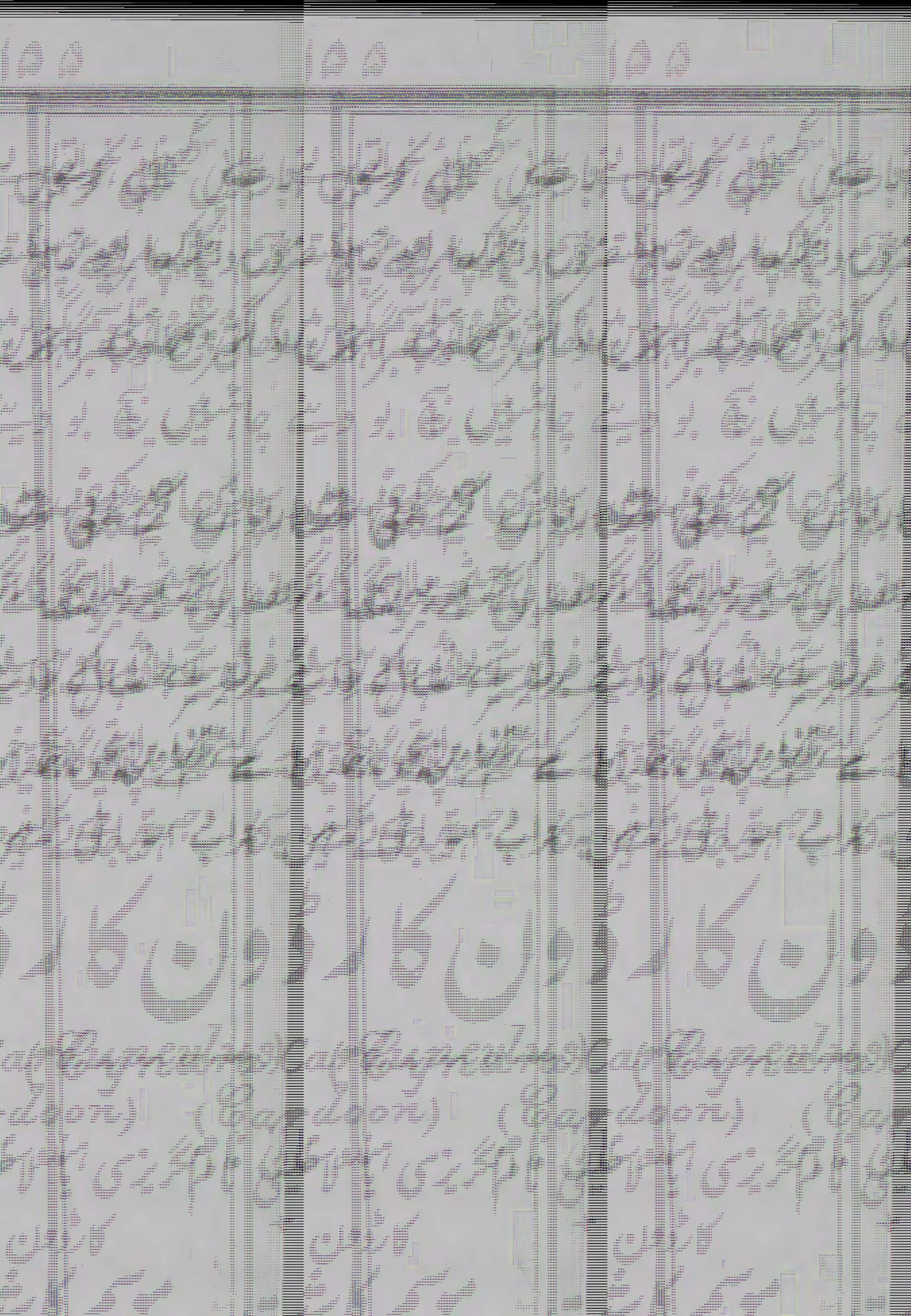
پتّوں کی نسوں کو تل کر بہت شوق سے کھاتے ہیں +

طریق کاشت پہلے کسی کیاری میں تخم چھڑکواں بو کر پنیری لگا لیں جب پودے قریب ۷ انچہ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں کیاریوں میں اس طرح سے لگاویں کہ پہلے پندرہ پندرہ انچہ چوڑے اور اتنے ہی گہرے گڑھے کھودیں۔ اگر اتنی گہرائی پر جا کر یہ معلوم ہو کہ نیچے سے مٹّی سخت ہے تو ایک فٹ اور گہری کھدائی کریں۔ پھر اس گڑھے کی مٹّی میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ اور عمدہ اور طاقتور باغیچہ کی مٹّی آمیز کر کے بھر دیں۔ مگر بہر صورت گڑھا سطح سے ایک فٹ عمیق رہنا چاہیئے۔ اِن گڑھوں میں پودے لگائے جاویں۔ ہر ایک گڑھے کا ایک دوسرے سے قریب ۴ فٹ کے فاصلہ رہنا چاہیئے۔ پودے لگاتے ہی پانی دیدیں۔ اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا چاہیئے۔ جوں جوں پودے بڑھتے جاویں تھوڑی تھوڑی مٹّی گڑھے میں چھوڑتے جاویں تا کہ گڑھا پورا بھر جاوے۔ مگر یہ خیال رہے کہ مٹّی سے پودا دب نہ جاوے۔ اِس عمل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ڈنٹھل گڑھے کے اندر رہ جاوینگے اور پتّے سطح کیاری سے اُوپر نکلے رہینگے گڑھے کے بھرپور ہونے کے دو ہفتہ بعد کارڈون قابل استعمال ہو جاتی ہے +

عام کیفیت۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اِس ترکاری کو ہندوستان میں بہت ہی کم بویا جاتا ہے اگر شوق سے کاشت کیجاوے تو پوری کامیابی حاصل ہو سکتی ہے +

ہارس ریڈیش

(Cochlearia Armoracea)

(Horse Radish)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ہارس۔ ریڈش۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ نومبر (میدانوں میں یہ ترکاری شاذ و نادر بوئی جاتی ہے) +	اس کی جڑیں یا تو موسم بہار میں بوئی جاویں یا موسم خزاں میں +

بیان و استعمال

اسکی جڑوں کی ترکاری بہت اچھی بن سکتی ہے۔ اچار پڑتا ہے چٹنی بنتی ہے۔ انگریز اس کی جڑوں کے ٹکڑے کرکے سرکہ میں ڈال کر کھاتے ہیں نیز اُبال کر بھی استعمال کیجاتی ہے +

طریق کاشت میدانوں میں یہ ترکاری شاذ و نادر ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے ٹھنڈ بہت درکار ہے۔ پہاڑوں میں یہ بہت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اِس کی جڑیں تخم فروشوں سے منگواکر اور ایک ایک انچہ کے ٹکڑے کرکے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر بوویں۔ یہ پودا ایک مرتبہ کا لگایا ہوا مدت تک قایم رہتا ہے۔ ہر فصل میں بہت سی جڑیں کھانے

کے لیئے نکال سکتے ہیں۔ چند پودے بطور پنیری رکھیں انھیں کی جڑوں کو کاٹ کر بو دیا کریں ؛

اِس ترکاری کو میدانوں میں کاشت کرنے کے لیئے فرمنجر صاحب یوں ہدایت فرماتے ہیں :۔

"چند گملے لو اور ان میں باغیچہ کی مٹی بھر دو۔ اِس مٹی میں ایک حصہ بالو ریت اور دو حصہ خوب بوسیدہ پتوں کی کھاد ہونی چاہیئے۔ بعد ازاں ہارس ریڈیش کی جڑ ایسی لو جو چھن انگلی کے برابر موٹی ہو بلکہ جہانتک ہو سکے اس سے بھی پتلی ہو۔ اِن جڑوں کے دو دو انچ لمبے ٹکڑے کرو۔ اور گملوں میں کنارے کنارے ایک ایک یا ڈیڑھ ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر گاڑ دو۔ انہیں روزمرہ تھوڑا تھوڑا سا پانی دیدینا چاہیئے۔ بہت جلد ان میں جڑیں پھوٹ آویں گی۔ دوسری طرف انکے لگانے کے لیئے گڑھے اِسطرح پر تیار کرنے چاہئیں کہ کسیقدر بلند قطعہ زمین پر (مراد یہ ہے کہ زمین نشیب میں واقع نہو) ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ گہرے اور ۱۰و۱۰ انچ چوڑے سوراخ نکالیں۔ اِن سوراخوں میں ۶ انچ اونچی کھاد آمیز باغیچہ لی مٹی بھر دیں (مراد یہ ہے کہ ایک حصہ باغیچہ کی مٹی ہو اور دو حصہ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ) بقیہ ایک فٹ گہرائی کو باغیچہ کی کھاد آمیز مٹی سے پُر کر دیں (مراد یہ ہے کہ اس مٹی میں ایک حصہ مٹی ایک حصہ بالو ریت اور ایک حصہ خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ہو) اب ہر ایک سوراخ میں ایک ایک پودا لگا دو۔ جب اِن پودوں کو اِن سوراخوں میں دو تین ہفتے لگے ہوئے ہو جاویں تو انکی جڑوں

کو آہستہ آہستہ مٹی ہٹا کر ننگی کر دو۔ اب یہ دیکھو گے کہ جڑوں کے ارد گرد نیز تنہ پر کئی چھوٹی چھوٹی باریک جڑیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اِن تمام جڑوں کو دُور کر دینا چاہیئے۔ صرف ایک وسط کی بڑی جڑ چھوڑ دیں تا کہ وہ سیدھی نیچے کو چلی جاوے۔ ہفتہ ڈیڑہ ہفتہ بعد تین چار مرتبہ یہی عمل دوہراتے رہیں۔ جب بڑی جڑ سوراخ میں ایک فٹ گہرائی تک پہنچ جاوے اُسوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اب جڑ عُمدہ مٹی میں پہنچ گئی۔ اب اوپر کے ایک فٹ کی مٹی نکال کر پھینک دیں اور اُسکے بجاے بالو ریت ایک فٹ گہرائی تک سوراخ میں بھر دیں۔ روز مرہ ہلکا پانی دینا چاہیئے یہ پانی ریت میں سے رِستر رِستر کر جڑ تک باآسانی پہنچ جاویگا۔ جہانکہ اسکی اصل ضرورت ہے۔ ریت کے بھرنے سے یہ حکمت مُراد ہے کہ ہارس ریڈش کے تنہ پر چھوٹی چھوٹی جڑیں نہ پیدا ہو جاویں جنسے اُسکے کمزور اور بیڈول ہونے کا احتمال رہتا ہے یہ موٹی خود بخود ہوتی چلی جاویگی کیونکہ خوراک اور تراوت نیچے سے برابر پہنچتی رہے گی۔ سوراخوں میں لگانے سے چار پانچ ماہ بعد انھیں نکال کر استعمال کر سکتے ہیں ؛

میدانوں میں اگر ہارس ریڈش کی جگہ بجنسہ ویسی ہی ترکاری مطلوب ہو تو چند کیاریوں میں سینجنے (Moringa pterygosperma) کے تخم بو دیں۔ اگر مارچ یا اپریل میں یہ بیج بو دیئے جاویں تو اگست ستمبر میں پودے اتنے بڑے ہو جاوینگے کہ اُن کی جڑیں کھود کر بطور ہارس ریڈش کے استعمال کر سکتے ہیں۔ ذائقہ اور صورت میں مُشکل سے تمیز ہو سکیگی ؛

عام کیفیت۔ میدانوں میں سینجنے کی کاشت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ اسکے تخم حاصل کرنے میں کچھ بھی مشکل نہیں پیش آسکتی +

سکرٹ

(Sium Sisarum)
(Skirret)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سکرٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اسکی جڑوں کی نہایت لذیذ ترکاری بنتی ہے اور بطور سلاد بھی استعمال کیجاتی ہے۔ اکثر اصحاب اسے "سالسفی" کا قائمقام خیال کرتے ہیں +

طریق کاشت۔ کیاریوں کو خوب درست کر کے دس دس انچہ کے چوگرد فاصلہ پر اسکی جڑیں چھ چھ انچہ گہری بونی چاہئیں۔ بارہویں چودہویں دن نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو چوتھے یا پانچویں پانی دیدینا چاہیئے۔ چونکہ اسکی جڑیں گہری جاتی ہیں اسلیئے کھدائی کیاریوں کی ڈھائی فٹ سے کم نہو۔ مٹی کے ساتھ کھاد مجموعہ خوب آمیز کر کے جڑیں لگانی چاہئیں

ورنہ جڑوں کے چھوٹے اور کمزور رہ جانے کا احتمال ہے؛

عام کیفیت میدانوں میں سینجنے کی کاشت آسانی سے ہو سکتی ہے تخم حاصل کرنے میں کچھ بھی مشکل پیش نہیں آسکتی؛

مٹر

(Pisum Sativum)

(Pea)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مٹر	پی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اگست سے وسط ستمبر تک

بیان و استعمال

مٹر کچی کھائی جاتی ہے اور اسکی ترکاری نہایت لذیذ بنتی ہے علاوہ ازیں یہ اور کئی طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔ اہل یورپ اسکے بہت شائق ہوتے ہیں اور اسے بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ یورپ میں مٹر کی کم از کم پچاس اقسام ہونگی جنمیں سے پندرہ سولہ اقسام زیادہ مشہور ہیں ہر ایک قسم ذائقہ رنگ قد اور جسامت میں ایک دوسرے سے نرالی وضع کی ہوتی ہے؛

طریق کاشت پہلے جن کیاریوں میں مٹر بونی ہو انھیں بوسیدہ کھاد مجموعہ اور پتی کی کھاد دے کر خوب درست کرلیں پھر دو دو فٹ کے

فاصلہ پر قطاریں بناویں۔ یہ قطاریں کیاریوں کی سطح کے ہموار ہوں اور اُنکی
گہرائی قریب ۳ انچہ کے ہونی چاہیئے۔ اِن قطاروں پر ایک ایک انچہ کے
فاصلہ پر بیج بوویں جب وہ پھُوٹ آویں اور کُچھ بڑے ہو جاویں تو نکمّے اُکھاڑ
کر پھینک دیں۔ جب وہ بڑھنے لگیں تو خشک درختوں کی شاخوں کی ٹیکیں
لگا دیں جن پر بیلیں آسانی سے چڑھ سکیں۔ جب پودے پانچ چھ انچہ اُونچے
ہو جاویں تو کیاریوں میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں۔ نیز اِس موقعہ
پر پودوں کی تقویت کے لیئے جڑوں میں کسی قدر مٹّی چڑھاویں۔ جب موسم خُشک
ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا چاہیئے۔ جب پھلیاں لگ جاویں تو
پندرھویں دن پانی دینا کافی ہے +

بیج بوتے ہی خُوب حفاظت کرنی چاہیئے ورنہ گلہریاں چڑیاں۔ کوّے۔
طوطے وغیرہ کُرید کُرید کر بیج کھا جاوینگے۔ بہتر ہے کہ کیاریوں پر جال پھیلوا دیں
یا جب تک پودے نہ پھُوٹ آویں کسی لڑکے کو مُقرر کر دیا جاوے کہ وہ
حفاظت رکھے۔ جب پھلیوں میں دانے پڑ جاتے ہیں تب بھی پُوری
حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے +

عام کیفیت ہر قسم کی ولایتی مٹر ہندوستان کے ہر حصّہ میں آسانی
سے پیدا ہو جاتی ہے۔ ولایتی مٹر کے بیج اگر میدانوں میں بونے ہوں تو
اخیر اکتوبر میں بوویں۔ یہ وقت بہت موزوں ثابت ہو گا۔ پچاس گز لمبی
قطار کے لیئے ڈیڑھ کوارٹ تخم کافی ہیں اسی اندازہ سے تخم ریزی کریں +

میانہ قد کی اقسام مٹر کے اگر تازہ ولایتی بیج منگوا کر بوئے جاویں اور

اس فصل کے بیجوں سے دوسری فصل بوئی جاوے تو اُسکے پودے کسیقدر بلند قامت ہو جاتے ہیں مگر پھلیوں کے ذائقہ میں بہت کم فرق آتا ہے جب پھلیوں کی ضرورت ہو تو بجائے ہاتھ سے توڑنے کے بہتر ہے کہ تیز قینچی سے کام لیں۔ہاتھ سے توڑنے سے جھٹکا لگتا ہے اور اِسطرح پودوں کی نرم و نازک کونپلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ پھلیاں لگنے سے پیشتر اگر بیلوں کے سروں کو احتیاط سے نوچ دیا جاوے تو پھلیاں بہت اُترنے لگتی ہیں۔ایک اور صاحب فرماتے ہیں کہ اگر پودوں پر کیڑے مکوڑے نظر آنے لگیں تو رات کے وقت کیاریوں کے پاس ہوا کا رُخ دیکھکر خوب الاؤ لگواویں جس میں آگ سُلگوا کر اوپر نیم تر لکڑیاں لید اور بھوسہ وغیرہ ڈلوا دیں تا کہ دھوئیں کی بھاری بھاری گھٹائیں اُٹھکر مٹر کی بیلوں پر چھا جاویں۔اِس حکمت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کیڑے مکوڑوں کو پتے وغیرہ بدمزہ معلوم ہونگے اور وہ بہت جلد دفع ہو جاوینگے ٭

شرول (گانٹھ دار)

(Chaerophyllum Bulbosum)
(Chervil Bulbous-Rooted)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	شرول (بلبس رُوٹیڈ)

موسم کاشت

میدانوں میں	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر میں	اخیر فروری سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

اس کی جڑوں کی ترکاری بہت لذیذ بنتی ہے آچار بھی ڈال سکتے ہیں اور اُبال کر بھی کھا سکتے ہیں +

طریق کاشت گو یہ ترکاری ہندوستان میں شاذ و نادر بوئی جاتی ہے مگر توجہ کیجاوے تو بہت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے۔کیاریوں کو خوب درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تین تین انچہ گہری قطاریں بنادیں ان میں بیج بودیں اور اُن پر ہلکا سا مٹی کا غلاف چڑھا دیں۔جب پودے پھوٹ کر چار انچہ کے قریب اونچے ہو جاویں تو اِسطرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودا ایک دوسرے سے چھ چھ ۶ انچہ کی دوری پر ہو جاوے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور سب ضرورت پانی دیتے رہیں۔فروری کے اخیر اور مارچ کے شروع میں گانٹھیں کھانے کے قابل ہو جاتی ہیں +

عام کیفیت گانٹھ دار شرول پارسنپ سے بہت مُشابہ ہوتی ہے +

شرول (پتّے دار)

(Anthriscus cerefolium)

(Chervil Garden)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	شرول ۔ گارڈن ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر ستمبر سے وسط فروری تک	اخیر فروری سے اخیر اگست تک

بیان و استعمال

اسکے چھوٹے چھوٹے پتے ہرے مصالحے کا کام دیتے ہیں اور سلاد میں استعمال کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت بیجوں کو یا تو کیاریوں میں چھڑکواں بو دیں اور جب وہ پھوٹ آویں تو جہاں سے بہت گھنے ہوں چھانٹ دیں یا کیاریوں میں چھ چھ انچہ کے فاصلہ سے قطاریں بنا کر اور اُن میں اُنگلی سے لکیر کھینچکر بیج بوتے چلے جاویں۔ لکیر کے اوپر بہت ہلکا مٹی کا غلاف چڑھاویں۔ جب تخم پھوٹ کر دو تین انچہ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں جہاں سے گھنے ہوں چھانٹ دیں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک

مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت چونکہ اِسکے پتے اُسی وقت تک قابل استعمال رہتے ہیں جب تک کہ بہت چھوٹے اور نرم رہیں اس لیئے اگر متواتر اِسکی ضرورت ہو تو بیج پندرھویں دن بونے چاہئیں +

لٹیوس

(Lactuca Sativa)

(Lettuce)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاہو	لٹ یُوس

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اگست سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر جون تک

بیان و استعمال

در حقیقت یہ بھی ایک قسم کی بند گوبھی ہے مگر اِس کا ذائقہ مختلف ہوتا ہے اسکے پتوں کی بہت اچھی ترکاری بن سکتی ہے انگریز اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ لٹیوس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک "کے بیج" دوسری "کوس" پہلی قسم کے سر گول ہوتے ہیں اور دوسری کے بشکل مستطیل +

طریق کاشت اگیتی فصل جو اگست سے لیکر وسط اکتوبر تک بوئی جاتی ہے اُس میں بہت تھوڑے پتے آتے ہیں۔ وہ بہت جلد پھول جاتی ہے اور کام کی نہیں رہتی۔ پچھیتی فصل جو اخیر اکتوبر سے لیکر

اخیر نومبر تک بوئی جاتی ہے اُس میں خاطر خواہ کامیابی ہوتی ہے۔ اس لیئے بہتر یہی ہے کہ اس کی پچھیتی فصل بوئی جاوے تا کہ محنت رائگاں نہ جاوے ٭

اس کے تخم ایک کیاری میں چھٹرکواں بو کر پنیری لگا لیں۔ جب پودے چار پانچ انچہ اونچے ہو جاویں تو کیاریوں میں باقاعدہ قطاروں پر لگا دیں قطاروں کا باہمی فاصلہ قریب ۱۵ انچہ کے ہونا چاہیئے۔ اور پودوں کا ایک دُوسرے سے قریب بارہ انچہ کے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ پانی دینا واجب ہے ٭

مُولیوں کے بیان میں ایک تجربہ کار صاحب کا خاص تجربہ ولایتی مُولیوں کی کاشت کے بارہ میں درج کیا گیا ہے۔ وہی تجربہ کار صاحب لکھتے ہیں کہ اگر لیٹوس (کاہو) کو بھی بجنسہ اُس طریق پر بویا جاوے جو ولایتی مُولیوں کی نسبت لکھا گیا ہے تو نتیجہ فہو المراد بر آمد ہو گا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ ولایتی مُولیوں کی پنیری لگانے کی سفارش نہیں کی گئی۔ لٹیوس کی پہلے پنیری لگانے کی سفارش کیجاتی ہے یعنی پہلے لٹیوس کے بیج ایک کیاری میں چھٹرکواں بو دیں جب پودے ۲ انچہ ہو جاویں تو اُنھیں مُستقل طور پر کیاریوں میں بودیں مگر ہر ایک پودے کا چاروں طرف سے باہمی فاصلہ چھ چھ انچہ رہے۔ باقی سب باتوں کے لیئے وہی عمل کرنا چاہیئے جیسا کہ ولایتی مُولیوں کے لیئے لکھا گیا ہے لیٹوس کی (کوس) اور (کے بیج) دونوں قسموں کی کاشت کے لیئے یہی طریق موزوں ہے ٭

عام کیفیت ایک مرتبہ اگر اسکی ولایتی بیجوں سے کاشت کیجاوے اور پچھیتی فصل کے عُمدہ پودوں سے تخم حاصل کر کے احتیاط سے رکھ چھوڑیں تو انھیں اگلی فصل میں ولایتی بیجوں کی جگہہ بو سکتے ہیں۔ اسیطرح سلسلہ وار تین چار سال تک اسی قسم کے بیج کام دیسکتے ہیں مگر تاہم تازہ بیج جو تخم فروشوں سے ہر سال خریدے جاتے ہیں زیادہ عُمدہ ہوتے ہیں +

آلو

(Solanum Tuberosum)

(Potato)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آلو	پوٹے ٹو۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط ستمبر سے وسط دسمبر تک	اخیر فروری سے وسط اپریل تک

بیان و استعمال

آلو درحقیقت ایک اعلیٰ درجہ کی ترکاری ہے۔ اہل ہند اسے کئی طرح استعمال میں لاتے ہیں۔ یہ اُبال کر اور بھون کر بھی کھائے جاتے ہیں۔ چاٹ کے طور پر بھی انھیں کھاتے ہیں۔ رائتے میں ڈالتے ہیں۔ بڑیاں توڑتے ہیں اور سموسوں اور کچوریوں میں بھرے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ +

انگریز انھیں بالعموم اُبال کر اور اوپر سے نمک مرچ چھڑک کر کھاتے ہیں

آیرلینڈ کے باشندوں کی بڑی کرامات آلو ہی ہیں۔جس سال یہ کم ہوتے ہیں یا اچھے پیدا نہیں ہوتے اُس سال انھیں سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اُن کی خوراک کا جزو اعظم آلو ہیں۔اور ساتھ ہی یورپ میں آلو بھی بیسیوں اقسام کے پیدا ہوتے ہیں۔اور سب قد جسامت۔ رنگ اور ذائقہ میں ایک دُوسرے سے کسیقدر مختلف ہوتے ہیں ؛

طریق کاشت آلوؤں کی کاشت میں چند امور کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے جنھیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے ؛

جس جگہہ آلو بونے ہوں وہ جگہہ گشادہ ہونی چاہیئے۔نہایت تنگ اور سایہ دار نہو جس میں ہوا اور روشنی کا گزر اچھی طرح سے نہو سکے۔ زمین طاقت ور ہو اور اُس میں کسی قدر ریت کا جزو بھی اعتدال کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ایسی زمین جو بہت ٹھوس اور سخت ہو آلو کی کاشت کے لیئے ناموزوں ثابت ہوتی ہے پھر اُس میں یہ بات اچھی طرح دیکھ لینی چاہیئے کہ وہ نشیب میں نہو ورنہ بارش وغیرہ کا فالتو پانی اُس میں دیر تک کھڑا رہے گا اور یہ صُورت آلو کی فصل کے حق میں سمِ قاتل کا اثر رکھتی ہے۔ڈھال ایسی رکھی جاوے کہ زائد پانی فی الفور بہ جاوے۔یہ بھی خیال رہے کہ ایک ہی قطعۂ زمین پر مُتواتر کئی سال تک آلو نہ بوئے جاویں ورنہ آلوؤں کی خاصیت اور عمدگی میں بہت فرق آجاویگا۔اگر دو سال ایک قطعہ میں آلو بوئے جاویں تو تیسرے سال وہاں گیہوں یا کوئی اور فصل بونی چاہیئے۔پہاڑوں میں آلو کی کاشت کے لیئے کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے۔مگر میدانوں میں بونے سے

پہلے زمین کو درست کرکے خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دینی چاہیئے مگر اعتدال کے ساتھ۔ زیادہ نہیں۔ میدانوں میں زمین خواہ کیسی ہی طاقتور ہو کھاد مجموعہ آلوؤں کی کاشت کے لیئے اشد ضروری ہے ورنہ پیداوار بہت کم اور ناقص ہوگی +

آلو بونے کے لیئے مختلف رائیں ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ بڑے بڑے آلوؤں کے ٹکڑے جن میں دو دو آنکھیں ہوں بو دینے چاہئیں بعضوں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے آلوؤں کے صرف دو دو ٹکڑے کرکے بونے چاہئیں۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے آلو لیکر سالم بو دینے چاہئیں۔ مگر بعض اشخاص یہ کہتے ہیں کہ درمیانہ درجہ کے آلو اگر بطور بیج بوئے جاوینگے تو آلو بھی درمیانہ میل کے پیدا ہونگے کیونکہ ادنیٰ قسم کے بیجوں سے ادنےٰ قسم کے آلو پیدا ہوتے ہیں اور اعلےٰ درجہ کے بیجوں سے اعلےٰ قسم کے۔ غالب رائے یہی ہے کہ اعلےٰ درجہ کے آلو حاصل کرکے اور اُنکے ٹکڑے کرکے جن میں صحیح اور کامل دو دو آنکھیں ہوں بونے چاہئیں۔ ایک تجربہ کار صاحب کی یہ رائے ہے کہ بوتے وقت اگر ٹکڑوں کو ذرہ سی پسی ہوئی گندھک لگا دی جاوے تو وہ کیڑے مکوڑوں کے گزند سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور آلو بہت عمدہ اور بڑے بڑے پیدا ہوتے ہیں۔ گندھک کو پیسکر کسی مٹی کے برتن میں رکھ لیں اور ٹکڑوں کو ذرہ ذرہ لگا کر بوتے جاویں یا ٹکڑوں پر گندھک چھڑک کر بوویں سا ایک ہی بات ہے +

ہمارے ہاں آلوؤں کی کاشت میں لوگ بالعموم ایک بات کا مطلق خیال نہیں

رکھتے جس کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے - وہ یہ ہے کہ یہ بوتے وقت
آلوؤں کی چھوٹی بڑی اقسام کی کچھ تفاوت نہیں کرتے اور سب کو یکساں
فاصلہ پر بو دیتے ہیں - ولایت میں اس امر کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے - بڑے
میل کے آلوؤں کی قطاریں اُن آلوؤں کی قطاروں کی نسبت زیادہ فاصلہ
پر ہوتی ہیں جن پر درمیانہ قسم کے آلو بوتے ہیں - بڑی اقسام کے آلوؤں
کی قطاروں کا ولایت میں فاصلہ متوازی قریب ۳ فٹ کے رکھتے ہیں +
ہندوستان کے لیئے تجربہ کاروں کی یہ رائے ہے کہ درمیانہ میل کے سالم
آلو یا بڑے آلوؤں کے ٹکڑے بونے چاہئیں - اگر بڑی اقسام کے آلو ہوں تو قطاروں
کا فاصلہ باہمی قریب ۳ فٹ کے ہونا چاہیئے ورنہ دو فٹ فاصلہ چھوٹی
یا درمیانی قسم کے لیئے کافی ہے - اگر آلو بڑی اقسام کے بونے ہوں تو
اُن کا ایک دُوسرے سے قریب ۱۰ انچہ فاصلہ رکھنا چاہیئے - اگر درمیانہ یا
چھوٹی قسم کے آلو بونے منظور ہوں تو فاصلہ ۸ انچہ کافی ہے - آلوؤں کو
چار پانچ انچہ عمیق گاڑنا چاہیئے - بہت گہرے دابنے سے نقصان متصور ہے
جُوں جُوں بیلیں پھیلتی جاویں اور یہ معلوم ہو کہ اب آلو ترقی پذیر حالت
میں ہیں ویسے ہی قطاروں پر باآہستگی مٹی چڑھاتے جاویں - ابتدا میں
اگر موسم خُشک ہو تو تیسرے چوتھے دن پانی دینا چاہیئے - جب وہ پختگی پر
آویں (جس کے آثار یہ ہیں کہ پتے زردی مائل ہوتے جاتے ہیں) تب پانی
دینا کم کر دیں - اور جب پتے بالکل مُرجھا جاویں تب قطعی بند کر دیں - جب
یہ دیکھا جاوے کہ بیلیں اعتدال سے زیادہ پھیلتی ہیں تو اُن کے سرے

اس طرح نوچ دیں کہ پودوں کے عام نشو و نما میں فرق نہ پڑے۔ مگر فضول پھیلاؤ رک جاوے۔ پتوں کی افراط سے آلوؤں کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ اُن کی خوراک کا بڑا حصّہ پتّوں کے نذر ہو جاتا ہے۔ جب آلو اکھاڑے جاویں تو آہستگی سے کام کراویں ورنہ زخمی ہونے سے آلو جلد بگڑ جاتے ہیں۔ آلوؤں کو دُھلوا کر پہلے دُھوپ میں پانچ چار گھنٹہ پھیلا کر خشک کرا لینا چاہیئے اور پھر کوٹھوں میں بھر دیں۔ اگر درجہ وار یہ چھانٹ لیئے جاویں تو بونے والوں کو زیادہ نفع ہو سکتا ہے۔ ورنہ ملی جُلی قسم کے آلو زیادہ دام نہیں پاتے۔ آلوؤں پر کچھ کیڑے مکوڑے بھی حملہ کرتے ہیں۔ جہاں اُنکی شروعات ہو وہیں اُن کے دفعیتہ کا علاج کرنا چاہیئے +

ایک صاحب جنھیں آلوؤں کی کاشت میں خاص تجربہ حاصل ہے اور جنھیں سبز ترکاریوں کی نمائشگاہوں سے عمدہ آلو پیدا کرنے کے صلہ میں تمغے اور انعام ملتے رہے ہیں اپنے تجربہ کو اسطرح قلمبند کرتے ہیں :-

آلو تمام ایسی زمینوں میں جن میں گیہوں مٹر اور گوبھی وغیرہ سبز ترکاریاں پیدا ہو سکتی ہیں بخوبی پیدا ہو جاتے ہیں سڈیلی زمین میں بھی خوب پانس (کھاد) دینے سے آلو ہو جاتے ہیں اور اُن میں بہت زیادہ چمک دمک ہوتی ہے لیکن ذائقہ اور جسامت میں وہ اعلےٰ درجہ کے نہیں ہوتے۔ میدانوں میں آلو وسط ستمبر سے وسط دسمبر تک بو سکتے ہیں اگیتی فصل کے لیئے زمین ایسی منتخب کرنی چاہیئے جس میں بارش کا زائد پانی دیر تک کھڑا نہ رہے ورنہ زور کی بارشوں میں بیجوں کے سڑ گل جانے کا

اندیشہ رہتا ہے (یوں تو وسط ستمبر میں بارشیں ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر جن علاقوں میں ہوتی ہیں اُن میں اِس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے) آلو ہمیشہ کُشادہ جگہہ بونے چاہئیں جہاں دُھوپ اور ہوا کا پُورے طور پر گُزر ہو سکے۔ ایسی زمینیں جہاں درختوں کا سایہ رہتا ہے۔ ہرگز آلو کی کاشت کے لیئے موزوں نہیں ہیں۔ جس زمین پر آلو بونے ہوں اُسپر پہلے خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ یا اصطبل کی لید بوسیدہ۔ یا گائے بیلوں کے بوسیدہ گوبر کی کھاد تین چار انچہ مُوٹی تمام سطح پر ہموار پھیلوا دینی چاہیئے پھر ہل چلوا کر مٹّی اور کھاد کو خُوب آمیز کرا دیں پھر بعد ازاں قطاریں ڈھائی دھائی یا تین تین فٹ کے فاصلہ پر بنا کر آٹھ آٹھ یا دس دس انچہ کے فاصلہ پر آلوؤں کے ٹکڑے جن میں کم از کم دو دو آنکھیں ہوں بو دینے چاہیئے۔ جب موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی ضرور دیدینا چاہیئے حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں جب بیلیں بڑھنے لگجاویں تب ارنڈی کی کھلی (اگر مل سکے چُورا کرا کے قطاروں پر چھڑک دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تو آلو خُوب نشو و نما ہوتے ہیں دُوسرے وہ کیڑے مکوڑوں کے گزند سے بہت کُچھ محفوظ رہتے ہیں۔ تخم جہانتک مُمکن ہو سکے اعلےٰ درجہ کے اور بے داغ منگوا کر بونے چاہئیں بعض تخم فروش اگیتی فصلوں کے لیئے کسی قدر خام آلو بھیجدیتے ہیں انکا بونا فضول ہے۔ کیونکہ نتیجہ حسب مُراد نہیں نکلے گا ایسی حالت میں جبکہ بیجوں کی جانب سے شک ہو اُنہیں کسی سایہ دار مگر اندھیرے مقام میں (جہاں اعتدال کے

مطابق ہوا اور روشنی کا گزر ہو) زمین پر بچھا دینا چاہیئے۔ اگر وہ پھوٹ نکلیں اور بالیدگی کے آثار نمایاں ہوں تو اُنھیں بو دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔ تخم فروشوں کی فہرستوں میں بیسیوں اقسام کے آلو ہوتے ہیں اُنمیں سے اپنے ذاتی تجربہ یا تجربہ کاروں کی رائے کے مطابق انتخاب کرنے چاہئیں۔ عام خیال یہ ہے کہ آلوؤں کو جس قدر کھاد دی جاوے بہتر ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ زیادہ کھاد دینے سے سراسر نقصان متصوّر ہے۔ کیڑے مکوڑے بہتات سے کھیتوں اور کیاریوں میں نمودار ہو جاتے ہیں اور آلو ناقص اور بدشکل نکلتے ہیں۔ نومبر میں زیادہ تر آلو بوئے جاتے ہیں۔ یہ آلو مارچ کے اخیر میں کھودنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ اندازہ رکھیئے کہ جب ہالم (ہالوں) (*Lepidium Sativum*) پک کر خشک ہو جاوے اُسیوقت آلوؤں کو کھود لیں ورنہ زیادہ دیر زمین میں دبے رہنے سے اُنکی حیثیت میں فرق آجاویگا۔ اگر کھودنے کے بعد آلوؤں کو صاف اور خشک کر کے کسی سایہ دار جگہہ میں جہاں ہوا کا پورے طرح پر گزر ہوتا رہے پھدرا کر کے بچھا دیا جاوے اور کبھی کبھی اُنہیں اُلٹتے پلٹتے رہیں تو وہ قریب ایک سال تک اپنی اصلی حالت پر قایم رہ سکتے ہیں۔ آلو زیادہ تر اسیوجہ سے خراب ہو جاتے ہیں کہ رسیلی ہوئی جگہہ پر جہاں ہوا اور روشنی کا کم گزر ہوتا ہے کولوں میں ڈھیر لگا دیئے جاتے ہیں اس طرح سے اوپر کی تہوں کے آلو کسی قدر اچھے رہتے ہیں۔ نیچے کی تہوں کے آلو سیاہ پڑ کر بد ذائقہ ہو جاتے ہیں یا سڑ جاتے ہیں۔

آلوؤں کی فصل پر بعض اقسام کے کیڑے مکوڑے بھی حملہ کیا کرتے ہیں پس بہتر یہ ہے کہ روزمرّہ ورنہ دوسرے روز ضرور کھیتوں میں چکر لگانا چاہیئے اور نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے کہ بیلوں پر موذی کیڑے تو حملہ آور نہیں ہوئے۔ جہاں کسی کی صورت نظر آوے فی الفور اُنکا ہاتھوں سے اُٹھوا کر دفعیہ کرا دینا چاہیئے اور بیلوں پر راکھ چھڑکنی چاہیئے۔ راکھ سے البتہ نرم و نازک بیلوں کے مسام بند ہو جاتے ہیں۔ مگر ایک دو دن میں ہی راکھ شبنم اور ہوا سے صاف ہو جاتی ہے۔ تمباکو کے پتّوں کو جوش دیکر اور سرد کرکے بیلوں پر چھڑکنا مفید ہے سبز سرسوں یا رائی یا ٹل ٹل کے بیجوں کو پسوا کر اور پانی میں گھلوا کر بیلوں پر چھڑکنا کار گر ثابت ہو گا۔ اگر آلوؤں کی فصل کو ایک سال کسی قسم کا آزار لاحق ہو جاوے تو اُس کھیت میں دوسرے سال آلو ہرگز نہ بوویں۔ کوئی اور فصل بو دینی چاہیئے۔ جسوقت مریض فصل ختم ہو جاوے اُسی وقت اُسکی خشک بیلوں اور تمام کھیت کے خس و خاشاک کو احتیاط سے جمع کرا کے خوب جلوا دینا چاہیئے۔ اور راکھ کو کھیتوں میں بچھوا کر ہل چلوا دیں۔ دوسرے سال کسی اور جگہہ آلو بوویں اور بیج حتی المقدور باہر سے عمدہ منگواویں۔ مریض فصل کے آلوؤں کا بیج ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے +

آلو کی کاشت کی نسبت ایک یورپین صاحب اپنے مدّت مدید کے تجربہ کی بناء پر یوں فرماتے ہیں +

"سب سے پہلے یہ امر خوب ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ آلو اُن پودوں میں

سے ہے جنھیں پوٹاش کے پودے کہتے ہیں۔ آلو کی کاشت میں پوری پوری کامیابی حاصل کرنے کی کلید یہ ہے کہ اسکی کاشت اُس زمین میں کی جاوے جسمیں معقول مقدار میں پوٹاش موجود ہو۔ جس زمین میں پوٹاش کم ہو گی اُس میں آلو کی بھی پیدا وار کم ہو گی۔ جسوقت آلو کے کھیت میں سے پوٹاش کا جزو کم ہو جاویگا اُسی وقت آلو کی پیدا وار میں کمی آ جاوے گی۔ غرضکہ بغیر پوٹاش کے کوئی شخص آلو کی کاشت میں شاد کام نہیں ہو سکتا۔ جسوقت کھاد مجموعہ کھیت میں ڈالی جاتی ہے اُسوقت یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کھیت کو پوٹاش کا ایک جزو دیا گیا ہے مگر کھیتوں کو معقول مقدار میں پوٹاش دینے کی سہل اور نہایت عمدہ ترکیب یہ ہے کہ درختوں کے خشک پتے۔ درختوں کی خشک شاخیں۔ ہر قسم کی خشک لکڑی۔ خشک جھاڑ جھنکاڑ۔ کھیتوں کی ناکارہ گھاسیں اور تمام جلنے کے قابل کوڑا کرکٹ جمع کرا کے کھیتوں میں ڈھیریاں لگوا دی جائیں۔ بعد ازاں اُن میں آگ لگوا دیں۔ جب وہ اچھی طرح سے جل کر راکھ اور کوئلوں کا ڈھیر بن جاویں تو اُنھیں کھیت کے سطح پر پھیلوا دیں۔ دوسری بات جو آلو کی کاشت کے لیئے مد نظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ جن کھیتوں میں آلو بونے ہوں اُنکی جوتائی یا کھدائی بہت گہری ہونی چاہیے اور مٹی کو خوب باریک کرایا جاوے تاکہ کہیں سنگریزے اور ڈھیلے باقی نہ رہ جاویں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جسوقت آلو بونے ہوں اُسوقت دیکھ لینا چاہیئے کہ زمین بہت تر یا گیلی تو نہیں ہے۔ گیلی اور اعتدال سے زیادہ تر زمین میں ہرگز آلو بونے نہیں چاہئیں۔ آلو اُسوقت بونے مناسب ہیں

جبکہ زمین نمدار ہو۔ آلو کی فصل کو زیادہ پانی نہیں دینا چاہیئے ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ پتے اور شاخیں بہت بڑھ جاوینگی اور آلو چھوٹے چھوٹے رہ جاوینگے۔ پانی حسب ضرورت دینا چاہیئے تاکہ بیلیں خشک نہو جاویں۔ کھیتوں کو جو کھاد مجموعہ دی جاوے وہ خوب بوسیدہ ہونی چاہیئے مگر اعتدال سے زیادہ نہ دیں ورنہ نتیجہ فہو المراد بر آمد نہیں ہوگا۔ آلو بہت گھنے نہیں بوئنے چاہئیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ گھنے آلو بولنے سے فصل زیادہ ہوتی ہے۔ اگر آلوؤں کو جگہہ پھیلنے کے لیئے پوری پوری ملے گی تو وہ زیادہ بڑے اور خوش ذائقہ ہونگے۔ اگر تھوڑی سی جگہہ میں اچھی طرح سے کاشت کر سکیں تو وہ بہ نسبت زیادہ رقبہ کے جس کی لاپرواہی سے کاشت کی جاوے ہزار درجہ بہتر ہے۔ اس طرح سے بسا اوقات تھوڑی سی جگہہ کا نفع بہ نسبت بڑے رقبہ کے جسپر واجبی تردد نہ کیا جاوے بہت زیادہ ثابت ہوتا ہے۔ اور ایک خاص امر جسے ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ صرف گہری کھدائی پر بس نہ کریں بلکہ جس قدر کھدائی کیجاوے اُس سب کی مٹی یکساں طاقت ور ہو۔ ورنہ اگر یہ معاملہ رہیگا کہ اوپر کی مٹی خوب کھاد آمیز اور طاقت ور ہے اور نیچے کی مٹی کمزور تو نتیجہ ہرگز خاطر خواہ بر آمد نہیں ہو سکتا۔ یہ سمجھ لینا بھی بڑی بھاری غلطی ہے کہ ہر ایک آلو بیج کا کام دیسکتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے بیج کے لیئے عمدہ اور صحیح و سالم آلو مہیا کرنے چاہئیں اور ہمیشہ آلو کا بیج غیر اضلاع سے منگوا کر بونا چاہیئے۔ اگر اپنے ضلع کا بیج بونا منظور ہے تو کھیت کی مٹی اُس کھیت کی مٹی سے

[1] ایک تجربہ کار صاحب فرماتے ہیں کہ بوتے وقت اگر آلوؤں کے ٹکڑوں کو تھوڑا سا چیڑھ یا دیودار (دیار) کا بور جو لکڑی کی چیرنے سے گرتا ہے لگا دیا جاوے تو آلو کی فصل کیڑے مکوڑوں کے گزند سے محفوظ رہتی ہے اور بور کسی قدر کھاد کا بھی کام دے جاتا ہے ؎

نرالی ہونی چاہیئے جسکا بیج لیا گیا ہے۔ اِس حکمت عملی کو اب قریب قریب تمام آلو کے بونے والے جنھیں فنِّ زراعت سے کچھ مَس ہے بہتر خیال کرنے لگے ہیں۔ مجھے یہ بات سخت نا پسند ہے کہ آلو کے ٹکڑے کرکے بوویں اس میں میرے خیال میں بیج کی بہت کچھ طاقت زایل ہو جاتی ہے۔ مینے ہمیشہ اپنا وطیرہ یہ رکھا ہے کہ درمیانہ میل کے آلوؤں کو سالم بو دیا اور نتیجہ حسب دلخواہ دیکھ لیا اب میں اپنے متواتر تجربات کا عملی نمونہ پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک عرصہ ہوا اسی نہج پر مینے ایک قطعۂ زمین میں جس کا طول ۴۰ فٹ اور عرض ۳۰ فٹ تھا۔ آلو بوئے۔ اس کیارے کی مینے ڈھائی فٹ گہری کھدائی کرائی اور تمام نیچے اوپر کی مٹی کو ایک جان اور خوب باریک کر دیا۔ باغ میں دو درخت گرے ہوئے تھے اور وہ خشک پڑے تھے۔ مینے اُنکے ٹکڑے کرا کے جس کیارے میں آلو بونے تھے وہاں آگ دلوا دی۔ بہت جلد وہ راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ اور اس راکھ کو مینے تمام کیاری کے سطح پر پھیلوا کر تہ و بالا کرا دیا۔ بعد ازاں بیس اقسام کے آلو منگوا کر ہر ایک میں صرف تین تین آنکھیں رہنے دیں باقی چاقو سے نکال کر پھینک دیں۔ آنکھیں نکالنے کی وجہ سے جو گڑھے پڑ گئے تھے۔ اُن میں راکھ بھر دی۔ انھیں بو دیا گیا۔ جب پودے کچھ بڑے ہو گئے تو اُنکی جڑوں میں مٹی جس میں خشک راکھ اور کسی قدر سُوٹ[1] (Soot)

---

[1] سُوٹ زبان انگریزی میں دھوئیں یا کاجل کو کہتے ہیں ولایت میں اسکی کھاد دیجاتی ہے۔ انجنوں کی چمنیوں اور آتشدانوں سے اسے حاصل کیا جاتا ہے +

ملا ہوا تھا چڑھا دی۔ جب پودے کچھ اور بڑے ہو گئے تو اُنکی جڑوں میں دو بارہ اسی طرح مٹی چڑھائی گئی۔ اِس ترکیب سے بیلیں بجائے زمین پر پھیلنے کے ایستادہ سی ہو گئیں۔ اخیر میں آلو اُکھاڑ کر ایسی نمائشگاہ میں بھیجے گئے جس میں بہت دُور دُور سے لوگ اپنے اپنے آلو لیکر انعام حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ مُقابلہ سخت تھا مگر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آلوؤں نے سب کے آلوؤں کو ہر طرح سے ماند کر دیا اور مجھے درجۂ اول کا انعام ملا مینے اپنے کیارے سے اِسقدر آلو نکالے کہ لوگ بالکل حیران رہ گئے۔ ایک ایک جڑ سے بڑے بڑے یعنی گیارہ گیارہ آلو نکلے جنھوں نے نمائشگاہ میں بڑا نام پیدا کرایا۔ اِس امر کے اظہار سے میری اصل مُراد یہ ہے کہ اگر کسی شے کی توجہ اور شوق سے کاشت کی جاوے تو فایدہ کثیر حاصل ہو سکتا ہے مینے مُندرجہ بالا طریق کاشت سے فی ایکڑ ڈھائی سو من سے چار سو من تک آلو حاصل کیئے ہیں"۔

عام کیفیت۔ پہاڑوں میں بھی آلوؤں کی کاشت پر زیادہ توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ جب میدانوں میں دیسی آلوؤں کا نام و نشان بھی نہیں ملتا اُسوقت پہاڑی آلو مل جاتے ہیں۔ پہاڑوں میں پانی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے البتہ جب موسم خشک ہو تو شروع شروع میں کسی قدر پانی دیدینا فصل کے حق میں مُفید ہوتا ہے۔ ایک ایکڑ قطعۂ زمین کی کاشت کے لیئے ۳ بشل آلو کافی ہیں۔

سہارنپور میں بالاوسط فی ایکڑ نو من پُختہ آلو بطور بیج بوئے جاتے ہیں

چونکہ قریب ۵/۴ بگھوں کا ایک ایکڑ ہوتا ہے اسی لیئے ایک بیگھہ کے لیئے ۱/۲ ۴ من پختہ آلو بیج کے لیئے مطلوب ہوتے ہیں ✦
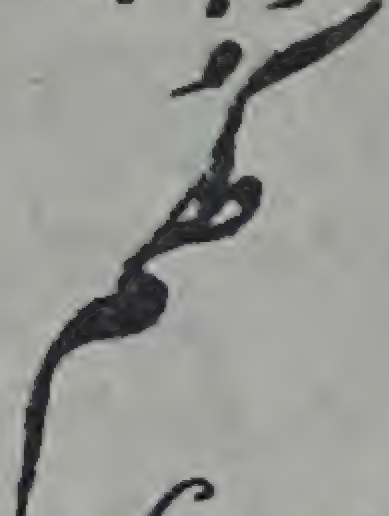
کھُمب

(Agaricus Compestris)
(Mushroom)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھُمب۔ کھُمب۔ کھُمبی۔	مش رُوم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر مارچ تک	اپریل سے اکتوبر تک

بیان و استعمال

در اصل کھُمب ایک ایسی چیز ہے کہ جو عام طور پر تازہ کم دستیاب ہوتی ہے اور ہندوستان میں سوائے برسات کے اور کبھی تازہ ہاتھ نہیں آتی۔ البتہ لاہور امرتسر میں خشک کھُمبیں بہت گراں جاڑوں اور گرمیوں میں بھی مل جاتی ہیں۔ مگر فی الحقیقت اُن میں وہ ذایقہ نہیں ہوتا جیسا کہ تازہ کھمبوں میں ہوتا ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ کھُمب کی ترکاری بہت لذیذ ہوتی ہے۔ بہت سے اشخاص اسے کھانا پسند نہیں کرتے۔ غالبًا وجہ یہ ہے کہ کھُمب کی صُورت کسیقدر مشابہ اور کئی قسم کی خود رو کھُمبیں

بھی ہوتی ہیں۔ یہ اکثر غلیظ مقامات پر خود بخود اُگ آتی ہیں۔ اور ہرگز کھانے کے کام کی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ہاتھ لگانے سے ہاتھوں میں بد بُو آ جاتی ہے۔ اصلی کھُم بہت اچھی اور قابل استعمال شے ہے۔ یورپ میں انکی بہت قدر کیجاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ وہاں خاص خاص حکمتوں سے اسکی باقاعدہ کاشت ہونے لگی ہے۔ اہل فرانس اسکے بہت شائق ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہاں کے غاروں میں اسکی بکثرت کاشت ہوتی ہے ہندوستان میں بھی اکثر اصحاب اسے روپیہ سیر خرید کر کھاتے ہیں۔ تازہ کھُمبیں برسات میں کھیتوں میں مل جاتی ہیں +

علاقۂ کشمیر میں ایک قسم کی خود رو کھُم پیدا ہوتی ہے جسے گُچھی کہتے ہیں۔ لاطینی زبان میں اسے (Morchella Esculenta.) کہتے ہیں اور انگریزی میں (Morel) (مورل) موسم برسات میں یہ کشمیر کے پہاڑوں میں خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگست ستمبر میں۔ بنوں۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور اور امرتسر میں آ کر فروخت ہوتی ہے اِس کا نرخ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر سوا دو روپیہ تک ہوتا ہے۔ خشک کر کے اسے مدت تک رکھ چھوڑتے ہیں اور یہ ذرہ نہیں بگڑتی۔ بعض مقامات میں اسے "کانا گُچھو" بھی کہا جاتا ہے مگر پنجاب میں عام طور پر اسے گُچھیاں کہتے ہیں۔ ضلع جھنگ کے جنگلوں میں بھی اسی قسم کی گُچھیاں ہوتی ہیں مگر یہ تحقیق نہیں کہ کشمیر کی گُچھیاں اور جھنگ کی گُچھیاں ایک ہیں +

دوسری کھمُ جو پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں خشک حالت میں گراں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ اُسکا نام ڈھینگری ہے۔ مجھے اسکے لاطینی نام کے تحقیق کرنے میں کسی قدر وقت پیش آئی۔ آخر بوساطت جناب گوبن صاحب اکانومک رپورٹر گورنمنٹ ہند (کلکتہ) سے دریافت کیا اور ساتھ ہی سالم ڈھینگریوں کا نمونہ بھیجا۔ آخر اُنھوں نے اس کا نام (Pleurotus Cretaceus) قرار دیا۔ ڈھینگری کا نرخ فی سیر ڈیڑھ روپیہ سے ڈھائی روپیہ تک رہتا ہے۔ پشاور میں یہ عُمدہ ملتی ہیں اور زیادہ تر کشمیر باجور اور کابل سے آتی ہیں۔ ڈھینگریاں بھی خود رو پیدا ہوتی ہیں ؛

طریق کاشت (کھمُ) سرد مقامات اور بالخصوص پہاڑوں میں کھمبیاں باآسانی پیدا ہو سکتی ہیں۔ ہندوستان میں بہت کم اشخاص اِسکی کاشت سے واقف ہونگے۔ ذیل میں اِس کی کاشت کا طریق لکھا جاتا ہے جسکا تجربہ ہر جگہہ ہو سکتا ہے ؛

شمالی ہند کے میدانوں میں ستمبر سے مارچ تک اسے بو سکتے ہیں۔ اور پہاڑوں میں اپریل سے اکتوبر تک۔ اسکی کاشت کا بہترین طریق یہ ہے کہ سایہ میں کی جاوے کسی خالی کوٹھڑی میں جہاں ایک روشندان کے ذریعہ مدھم روشنی اور ہوا آ سکے اسے بونا چاہیئے۔ یا کسی درخت کے سایہ تلے پھونس کے بنگلے سے بنا کر کاشت کر سکتے ہیں تا کہ گرمی۔ سردی۔ روشنی اور ہوا اعتدال کے مُطابق پہنچے۔ کم و بیش نہونے پاوے گھوڑے کی لید کو روز مرہ منگوا کر کسی سایہ دار جگہہ میں زمین پر پھیلوا دیں

اور کوڑے کرکٹ کو نکلواتے جاویں۔ لید اچھے اصطبلوں کی ہونی چاہیئے جہاں گھوڑوں کی پرورش کا پورا خیال رکھا جاتا ہو۔ پھر جہاں کاشت منظور ہو وہاں کیاریاں بناویں۔ ہر ایک کیاری قریب ۸ فٹ لمبی ۳ فٹ چوڑی اور ۳ فٹ ہی گہری ہونی چاہیئے۔ کیاریاں تین تین فٹ عمیق کھود کر مٹی کا ایک طرف ڈھیر کر دیں اور سب سے پہلے کیاریوں میں اینٹوں کے روڑے۔ چھوٹی چھوٹی اینٹیں اور ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتنوں کے ٹھکڑے بچھاویں۔ جب ہموار بچھ جاویں تو وہ لید جو اسی مطلب کے لیئے جمع کی گئی ہے اسے اِس طرح سے بچھانا چاہیئے کہ اُسکا دل یا وجود پاؤں سے یا کسی کھرپی سے خوب دبائے جانے کے ۱۰ انچہ سے کم نہو۔ پھر ۲ انچہ اس لید پر اچھی باغیچہ کی مٹی جس میں ایک حصہ بوسیدہ گوبر اور ایک حصہ بھیڑ بکری کی مینگنیاں ہوں بچھا دیں اور اُسے بھی خوب دباویں۔ پھر اِسپر پہلے کی طرح دس انچہ اُونچی لید کی تہ دیں اور پھر ۲ انچہ باغیچہ کی مٹی جس میں گوبر اور مینگنیوں کی ایک ایک حصہ کھاد ملی ہو بچھاویں۔ اسی طرح تیسری تہ پہلے لید اور پھر مٹی کی دیں مگر یہ تینوں تہیں یکساں ہوں۔ البتہ تیسری تہ پر جو سب سے اوپر ہو گی بجائے ۲ انچہ کھاد دار مٹی کے ایک انچہ مٹی دیں۔ دو ہفتہ بعد ایک انچہ مٹی اور چڑھاویں۔ یہ خیال رہے کہ اگر کیاریوں میں ڈالتے وقت لید بالکل خشک ہو گئی ہو تو اُسے پانی سے تر کر لینا چاہیئے۔ ولایت سے تخم فروشوں کے پاس کھمّوں کے دو قسم کے سپان آتے ہیں۔ ایک

فرانسیسی سپان اور ایک انگریزی سپان - یہ در اصل کھُمبوں کے تخم کہلاتے ہیں
جس سپان کو بونا مطلوب ہو اُسے تیسری تہ پر بو دیں - بالعموم انگریزی سپان گوبر
کی پاتھیوں میں بند ہو کر آتا ہے اور فرانسیسی سپان لید وغیرہ کی ٹکیوں میں
مل کر آتا ہے - اگر انگریزی سپان بونا ہو تو اُسکی ایک ایک انچہ مربع ٹکیاں
کر کے چھ چھ انچہ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری گاڑ دیں - اور اگر فرانسیسی
سپان بونا ہو تو اُسے اِس طرح ٹکڑے کریں کہ دَل ایک انچہ رہے اور ہر ایک
ٹکڑہ ۳ یا ۴ انچہ مُربّع ہو - اسے پندرہ پندرہ انچہ کے فاصلہ پر بونا چاہیئے - گہرائی
ایک انچہ کافی ہے +

بعض اصحاب اِس طرح بھی کرتے ہیں کہ ۳ فٹ گہری کیاری کے نیچے
چھوٹی اینٹیں اور اینٹ کے روڑوں کی تہ بچھا کر اُسپر لید جس میں باغیچہ کی
مٹی اور بوسیدہ گوبر کی کھاد چیڑھ اور دیار کی لکڑی کا بُورہ اور خُشک بھیڑ بکری
کی مینگنیاں ملی ہوئی ہیں بھر کر اور سطح کو ہموار کر کے خُوب دبا دیتے ہیں اُوپر
سپان حسب ترکیب مُندرجہ بالا بو دیتے ہیں - مگر یہ خیال رہنا چاہیئے کہ باغیچہ
کی مٹی - بوسیدہ گوبر کی کھاد اور بھیڑ بکری کی مینگنیاں ہم مقدار ہوں اور
یہ تینوں مل کر لید کے پانچویں حصّہ کے برابر رہیں - لکڑی کا بُور دو چار مُٹھیاں
بہت ہے - کیاریوں کے تیار ہونے کے دو ہفتے کے بعد سپان بونا چاہیئے -
لید کیاری میں ڈالتے وقت اگر خُشک ہو گئی ہو تو پانی سے ذرا تر کر لیں +

بعض اصحاب بجائے زمین میں بونے کے کھُمبوں کی کاشت لمبے چوڑے اور
کھلے ہوئے صندوقوں میں کرتے ہیں - صندوقوں کو قریب ۲ فٹ اونچی تپائیوں

پر رکھدیا جاتا ہے اور اُن میں مُندرجہ بالا ترکیب کے مُطابق عمل کرتے ہیں۔

پیسان بونے کے بعد دو مہینہ تک کھُمّیں توڑنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ جب پیسان بو دیا جاوے تو ٹین کے فوارے سے بہت تھوڑا سا پانی دے دیں جب کھُمّیں نکل آویں تو ہفتہ میں دو مرتبہ فوارے سے پانی دیدیا کریں مگر زیادہ نہیں ❖

عام کیفیت اگر لگاتار کھُمّیں لینی ہوں تو بہت سی کیاریاں بنانی چاہئیں اور اُن میں تین تین ہفتے بعد سپان بونا چاہیئے۔ اگر کیاریاں نہ کھود سکیں تو لکڑی کے کھُلے صندوق نما بڑے بڑے ڈھانچ بنوالیں۔ یہ تین فٹ اُونچے ہونے چاہئیں ان میں بھی وہی عمل ہو سکتا ہے جو کیاریوں میں ہوتا ہے ❖

ولایتی کاسنی

(Cichorium Endivia)
(Endiva)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی کاسنی	انڈائیو

موسم کاشت

(میدانوں میں)	پہاڑوں میں
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

انگریز اسے بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پتوں کے لیئے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ ساگ اس کا بہت اچھا بن سکتا ہے۔ یوں تو ولایت میں اس کی بہت سی قسمیں ہیں مگر دو بڑی مشہور ہیں۔ ایک چوڑے پتوں کی۔ دوسری گچھے دار ؞

طریق کاشت اس کی کاشت بہت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ پہلے بطور پنیری ایک کیاری میں تخم چھڑکواں بو دیں۔ اوپر مٹی کا ہلکا سا غلاف چڑھا دیں۔ جب موسم خشک ہو تو روز مرہ تین کے فوارے سے پانی دیتے رہیں اور دن میں جس وقت دھوپ کی تیزی کا وقت ہو دو تین گھنٹہ کے لیئے سایہ دے دیں۔ جسوقت پودے کسیقدر جاندار ہو جاویں پھر سایہ کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب پتے ابتدائی تین چار پتیاں بدل لیں تو انھیں اکھاڑ کر باقاعدہ

کیاریوں میں قطاروں پر لگاویں۔ قطاروں کا فاصلہ متوازی ایک ایک فٹ ہو اور اسی قدر فرق پودوں کا ایک دوسرے سے رہنا چاہیئے۔ قطاروں پر پودے لگاتے ہی کسی قدر پانی دیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دینا چاہیئے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ نلائی بھی ضرور کرانی چاہیئے تاکہ پودے مرجھا نہ جاویں اور ناکارہ گھاسیں فصل کو نقصان نہ پہنچا سکیں ؛

اکثر اصحاب جب انڈایو کمالیت پر پہنچ جاتی ہے تو اس کے پتوں کو ہاتھ سے اوپر کی طرف سمیٹ کر گھاس پھوس سے لپیٹ دیتے ہیں۔ اور پتلی رسّی باندھ دیتے ہیں۔ دس۱۰ بارہ۱۲ دن میں پتے نرم اور قابل استعمال ہو جاتے ہیں۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ پودوں کے پتے ہاتھ سے پھیلا کر اور پودوں کے ارد گرد ایک ایک انچہ اونچی ٹھیکریاں یا ٹوٹی اینٹیں رکھ کر اوپر مٹی کی بڑی بڑی سینکیں بنوا کر یا خرید کر الٹی ڈھک دیں۔ اس طرح دس پندرہ دن میں انڈایو سفید اور کھانے کے قابل ہو جائے گی ؛

عام کیفیت۔ پچاس گز لمبی قطار کے لیئے ایک اونس تخم کافی ہیں۔ اسی اندازہ سے تخم ریزی کریں۔ تازہ ولایتی بیجوں کی فصل سے اگر عمدہ تخم حاصل کر کے رکھ چھوڑیں اور ان سے دوسری فصل بوویں تو وہ ولایتی بیجوں سے بوئی ہوئی فصل سے کمتر نہیں ہو گی۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے فصلوں کے بیجوں سے مدت تک کاشت کر سکتے ہیں۔ پتے باندھنے یا سنیک ڈھانپنے کے عمل کو انگریزی میں "بلانچنگ" کہتے ہیں۔ اس عمل سے مراد یہ ہوتی ہے کہ پتے یا گندلیں سفید نرم اور خوش ذائقہ ہو جاویں ؛

سویا

(Peucedanum Graveolens)

(Dill)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ڈِل۔	سویا۔ سووا

موسم کاشت

(پہاڑوں میں)	(میدانوں میں)
وسط مارچ سے اخیر مئی تک	شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک

بیان و استعمال

سوئے کا ساگ اچھا بنتا ہے۔ بالعموم یہ پالک یا اور ساگوں کے ساتھ ملا کر بنایا جاتا ہے۔ اسکے تخم ادویات کے کام میں آتے ہیں ؛

طریق کاشت کیاریوں میں اُنگلی سے آدھ انچہ گہری قطاریں بناویں جنکی دوری ایک ایک فٹ ہونی چاہیئے۔ ان پر تخم چھڑکواں بو کر مٹی سطح کے برابر کر دیں۔ جب تخم اچھی طرح سے پھوٹ آویں تو اُنھیں اِس طرح چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ ۹ انچہ رہ جاوے۔ دسویں بارہویں نلائی کرتے رہیں۔ اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔ بس زیادہ تردد کی کچھ ضرورت نہیں۔ سویا خود بہت اچھی طرح سے اُگ آوے گا ؛

عام کیفیت۔ سویا اکثر پھولوں کے گلدستوں میں بھی بعض اوقات خوبصورتی کے لیئے لگا دیا جاتا ہے۔ ولایتی بیجوں سے اگر ایک مرتبہ فصل بو کر بیج حاصل کر لیئے جاویں تو اُنسے مدت تک یکے بعد دیگرے فصلیں بو سکتے ہیں۔ تازہ بیج ہر سال منگوانے کی چنداں ضرورت نہیں ؛

پالک

(Spinacia Oleracia. Spinach)
(Tetragonia Expansa
Spinach Newzealand)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پالک (دیسی)	سپی ناچ
ایضاً (ولایتی)	ایضاً نیوزیلینڈ

موسم کاشت

میدانوں میں	(پہاڑوں میں)
دیسی پالک وسط ستمبر سے وسط نومبر تک	شروع مارچ سے وسط جون تک
پالک ولایتی بماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

ساگ اچھا بنتا ہے۔ انگریز انھیں سلاد کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں ؛

طریق کاشت دیسی پالک کی کاشت معمولی بات ہے اور بہت آسان ہے اگر اسے لگا تار بویا جاوے تو یہ بہت دیر تک اُترتا رہتا ہے +

کیاریوں میں قریب پندرہ پندرہ انچہ کے فاصلہ سے آدھ انچہ گہری قطاریں بنا کر تخم بو دیں جب وہ اچھی طرح سے پھوٹ آویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فرق قریب ۹ انچہ کے رہ جاوے۔ جب پالک پھولنے پر آوے تو فی الفور اُوپر کے سرے نوچ دیں۔ بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ کیاریوں کو تر کر دینا کافی ہے +

ولایتی پالک گو دیسی پالک کی طرح نرم و نازک نہیں ہوتا مگر بہت دیر تک قایم رہتا ہے اور کھانے میں اچھا ہوتا ہے۔ اسکے تخم پہلے کسی کیاری میں بطور پنیری چھڑکواں بو دینے چاہئیں۔ جب پودے ۴ انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو انھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں میں قطاروں پر لگا دیں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ قریب تین تین فٹ کے ہو اور پودوں کا ایک دُوسرے سے قریب دو دو فٹ کے رہنا چاہیئے۔ پودے بہت اُونچے جاتے ہیں اور خُوب پھیلتے ہیں۔ خُشک موسم میں ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیدینا چاہیئے اور بارھویں چودھویں نلائی کر دینا بھی ضروری ہے +

عام کیفیت دیسی پالک کے بیج ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے تین اَونس اور ولایتی پالک کے تخم ۵۰ گز لمبی قطار کے لیئے ایک اَونس کافی ہیں +

ولایتی پالک کے بیج تیسرے سال تازہ خریدنے چاہئیں۔ کیونکہ یکے بعد دیگرے

فصلوں کے بیجوں سے جو فصلیں بوئی جاتی ہیں وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت کو تبدیل کر دیتی ہیں ؛

کھٹّا پالک

Sorrel

(Rumex Acetosa)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھٹّا پالک - چوکا پالک	سورل - ریومکس - ایسی ٹوسا -

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اِس پودے کی محض پتّوں کے لیئے کاشت کی جاتی ہے۔ انگریز اسکے پتّوں کو سلاد میں ڈال لیتے ہیں۔ مگر اہل ہند اسے دیسی پالک کی طرح کئی طرح سے بنا سکتے ہیں۔ کھٹّے پالک کی کئی اقسام ہیں لیکن طریق کاشت سب کا یکساں ہے ؛

طریق کاشت پہلے کیاریوں کو خوب درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا لیں۔ اگر قطاروں کی جائے وقوع ایسی ہو کہ اُنھیں کسیقدر سایہ ملتا رہے تو بہت ہی اچھا ہے۔ قطاروں پر چھڑکواں بیج بو دیں جب وہ اُگ کر تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک

پودے کا باہمی فاصلہ تین چار انچہ کے قریب رہجاوے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے ✣

پہاڑوں میں کھٹے پالک کے پودے میدانوں کی نسبت بہت بڑے ہوئے ہیں۔ اسلیئے پہاڑوں میں قطاروں کا باہمی فاصلہ ۱۵ انچہ ہونا چاہیئے اور پودوں کا باہمی فرق ایک ایک فٹ ✣

عام کیفیت۔ بہتر یہ ہے کہ کئی قسم کا کھٹا پالک بویا جاوے کیونکہ ہر ایک قسم کے کھٹے پالک میں ضرور کچھ نہ کچھ ذائقہ میں فرق ہو گا ✣

میتھی

(*Trigonella Faenum Graecum*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
میتھی	ٹرائی گو نلا۔ فے نم گرے کم۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر ستمبر سے اخیر دسمبر تک	اخیر مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اِسکا ساگ بہت لذیذ بنتا ہے۔ دال اور آلو وغیرہ کے ساتھ بھی ملا کر اسے بناتے ہیں۔ اِسکے تخم بطور مصالحہ کے کام آتے ہیں ✣

طریق کاشت۔ یہ ساگ بہت جلد اور بآسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیاریوں کو

خوب درست کر کے اُن میں بڑے بڑے مُربّع خانے بنا لیں تاکہ پانی دینے میں سہولیت رہے۔ تخم چھڑکواں بو کر اُن پر ہلکا سا مٹّی کا غلاف دیدیں اگر موسم خشک ہو تو کیاریوں کو تر کر دیں۔ جب پودے پھُوٹ آویں تو اِس طرح چھانٹ دیں کہ جہاں گھنے ہوں وہاں کم ہو جاویں ورنہ وہ اچھی طرح سے بڑھ اور پھیل نہیں سکینگے۔ شروع میں بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیدینا چاہیئے ؏

عام کیفیت میتھی بالعموم دو قسم کی ہوتی ہے ایک پست قامت اور چھوٹے پتّوں کی۔ اِس کے پتّے زیادہ سبز اور بہت پتلے ہوتے ہیں دُوسری قسم میتھے کہلاتی ہے۔ اِس کے پودے اُونچے۔ پتّے چوڑے۔ سفیدی مایل سبز۔ اور دل دار ہوتے ہیں ؏

بعض مقامات کی میتھی نہایت خوشبودار اور لذیذ ہوتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے اچھے تخم حاصل کر کے بوئے چاہئیں۔ خاص خاص آچاروں میں میتھی کے تخم بطور مصالحہ استعمال کیئے جاتے ہیں ؏

کاسنی

(Cichorium Intybus)
(Chicory)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاسنی	چکوری

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

کاسنی کے نرم اور چھوٹے چھوٹے پتّوں کا ساگ عمدہ بنتا ہے۔ اہل یورپ اسکے پتّوں کو (Blanch) (سفید کر کے) بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔ اس کی جڑ کو خشک کر کے بھون کر اور پیس کر قہوہ کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں۔ اس کے ہرے پتّوں اور جڑ کو دیسی طبیب ادویات کے کام میں زیادہ تر لاتے ہیں۔ کاسنی اسوقت بالعموم ادویات کے لیئے بوئی جاتی ہے ۔

طریق کاشت کیاریوں کو درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بناویں اور انمیں بیجوں کو چھڑکواں بو کر باریک مٹی کا غلاف چڑھا دیں۔ جب پودے قریب چار انچہ اونچے ہو جاویں تو

انھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کا باہمی فرق قریب ۶ انچہ کے رہ جاوے۔ اگر پتّوں کو بطور سلاد استعمال کرنا مدّ نظر ہے تو پودوں کی باہمی دُوری قریب پندرہ انچہ کے ہونی چاہیئے۔ پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے ؂

عام کیفیت بلانچ (سفید کرنے کا) طریق پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کسی گملہ یا مٹی کی سینک کو اُلٹا کر کے دس پندرہ دن تک پودوں پر رکھیں پتّے نہایت ملایم اور سفید ہو جاوینگے مگر دن کو گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیئے گملے یا سینک کو پودوں سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ ایک تجربہ کار صاحب لکھتے ہیں کہ کاسنی کے پتّے مویشیوں کے لیئے نہایت عُمدہ اور مُقوی چارہ ہے مگر ہندوستان میں کاسنی کی کاشت شاذ و نادر ہی کسی جگہہ اِس مطلب کے لیئے کی جاتی ہو گی۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ کاسنی کشمیر اور کوہ ہمالیہ میں ساڑھے پانچ ہزار فٹ کی بُلندی تک خود رو پائی جاتی ہے ؂

ڈُودل

(Leonto-don Taraxaeum)

(Dandelion)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈُودل ۔کن ۔پھول	ڈن ڈے لی ان

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک	شروع مارچ سے اخیر ستمبر تک

بیان و استعمال

اس ترکاری کی ہندوستان میں شاذ و نادر کاشت کی جاتی ہے حالانکہ اسکا استعمال اہل ہند کے لیئے بلحاظ صحت نہایت مُفید ہے۔یورپین اصحاب اسکی گندلوں کو بطور سلاد کھاتے ہیں اور اکثر اشخاص اسے کاسنی کی سلاد پر ترجیح دیتے ہیں۔نیز اس کی جڑوں کو پہلے سُکھا کر بھون لیا جاتا ہے اور پھر پیسکر بطور قہوہ یا قہوہ (Coffee) کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں۔ ادویات میں بھی اس پودے سے کام لیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔کیاریوں کو درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنائیں اُنپر بیج چھڑکواں بو دیں۔جب پودے قریب تین انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری

ایک ایک فٹ رہجاوے - شروع میں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے - جب پودوں میں اچھی طرح سے گنڈلیں نکل آویں تو انھیں کاسنی کی طرح سلیٹ وغیرہ ڈھک کر سفید (بلانچ) کر لینا چاہیئے +

عام کیفیت - جب پودے پھولنے پر آویں تو اُسیوقت شگوفے توڑ دینے چاہئیں تاکہ گندلیں سخت نہ ہو جاویں اور بیج پک کر ہوا سے اُڑ نہ جاویں +

کارن سلاد

(Corn Salad, Lamb Lettuce, or Fetticus)
(Valerianella Olitaria or
Fedia Olitoria)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کارن سلاد

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع نومبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر جون تک
	وسط ستمبر سے وسط اکتوبر تک

بیان و استعمال

اہل یورپ بہت شوق سے اسے بطور سلاد استعمال کرتے ہیں اس کی

ترکاری بھی عمدہ بن سکتی ہے +

طریق کاشت گملوں یا چوڑے چوڑے کونڈوں میں بیج چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کرلیں۔جب پودے چار انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کیاریوں میں قطاروں پر لگاویں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ نو نو انچہ اور پودوں کی باہمی دُوری چھ چھ انچہ کافی ہے۔بعد از اں حسب ضرورت نلائی کرتے رہیں اور پانی دیتے رہیں +

عام کیفیت یورپ میں کارن سلاد کی کئی قسمیں ہیں +

باب پنجم

موسم سرما کے ہرے مصالحے

سونف

Aniseed

(Pimpinella Anisum)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سونف	(اینی سیڈ) (پمپ پی نیلا۔ انی سم)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

سونف ہندوستان میں کئی طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔زیادہ تر اسے بطور مصالحے کام میں لاتے ہیں کچی کھائی جاتی ہے۔مصالحوں کے ساتھ پیسی جاتی ہے۔ ترکاریوں میں سالم ڈالی جاتی ہے۔ اچار وغیرہ میں پڑتی ہے۔ بعض مٹھائیوں میں ڈالی جاتی ہے۔ادویات کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے اور اس کا عرق نکال کر عرق بادیان کے نام سے فروخت کیا جاتا ہے۔اسکے ہرے خوشوں کو اہلِ یورپ زینتِ کمرہ اور میزوں کی

تزئین کے لیئے مصرف میں لاتے ہیں ؛

طریق کاشت کیاریوں کو ہر طرح سے درست کر کے نو نو انچہ کے فاصلہ پر اُنگلی یا کسی لکڑی سے قطاریں بناتے جاویں جن کی گہرائی آدھ انچہ کے قریب ہو۔ ان میں بیج چھڑکواں بودیں۔ اور جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو انھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب چار انچہ کے رہ جاوے۔ بعد ازاں جب تک پودے خُوب تناور نہ ہو جاویں دسویں پندرھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے ؛

عام کیفیت ایک رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یورپ میں سونف کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۶ء کو لنڈن کی منڈسی میں آدھ سیر سونف کے تیل کا نرخ ۸ شلنگ - ۶ پنس سے لے کر ۱۲ شلنگ تک تھا۔ اوسط قریب ۹ روپیہ فی سیر کے ہوتی ہے۔ در حقیقت یہ تجارت کی شے ہے ؛

سُنبل ختائی

(Archangelicu Officinalis)

(Angelica)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُنبل ختائی	انجلیکا (آرچن جے لیکا - آفی نے لس)

موسم کاشت

میدانوں میں	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اِس کے پتّوں کے وُسط کی نسیں (سلیری) کی طرح استعمال کی جاتی ہیں - نیز شکر کے قوام کے ساتھ ان کی نہایت عُمدہ مِٹھائی بنائی جاتی ہے - اور نسوں کا مُربّہ بھی طیار کیا جاتا ہے -

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ (Angelica Glauca) جسے دیسی زبان میں "چورا" کہتے ہیں - کوہ ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک خود رو پیدا ہوتا ہے - اور بقول ڈاکٹر کالگھارن صاحب اسکی جڑیں نہایت خوشبو دار ہوتی ہیں جنھیں بطور مصالحہ خوراک کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت کیاریوں کو درست کر کے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر

اُنگلی یا لکڑی سے قطاریں بنا لیں۔ اِن قطاروں میں بیج چھڑکواں بو کر اُوپر سے ہلکا سا مٹی کا غلاف دیدیں۔ جب پودے کسی قدر اُونچے ہو جاویں تو جہاں سے گنجان ہوں وہاں سے چھانٹ دیں تا کہ ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ قریب ۶ انچہ کے رہجاوے۔ اُکھاڑے ہوئے پودوں کو پنیری کے پودے سمجھکر جہاں چاہیں اِسی قدر فاصلہ پر لگا دیں۔ شروع میں اگر موسم خُشک ہو تو پانچویں چھٹے پانی دیتے رہیں اور دسویں بارھویں گُڈائی کرا دیں۔ جب پودے تناور ہو جاویں تو دسویں بارھویں پانی دینا کافی ہے ✦

عام کیفیت ٹھیک وقت پر فصل کاٹنے کا پُورا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ لُطف جاتا رہے گا۔ پیشتر اس کے کہ پودوں پر پُورے طور پر شگوفہ آجاوے فصل کاٹ لینی چاہیئے۔ یہ کام ایسے دن کرنا چاہیئے جبکہ مطلع خُوب صاف اور دُھوپ نکلی ہوئی ہو۔ جھٹ پٹ فصل کو خُشک کر کے ایسی بوتلوں میں بند کر دینا چاہیئے کہ ہوا کا اُن میں ذرہ بھی گُزر نہو۔ اگر بال کے برابر بھی ہوا کی آمد و رفت کا راستہ رہ جاویگا تو مال کی حیثیت میں فرق آجاویگا ✦

بد رنگ

(Melissa Officinalis)

[Balm]

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بد رنگ	بام۔(میلیسا آفی سی نے لس)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وُسط اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

یہ بھی ایک قسم کا ہرا مصالحہ ہے۔ مگر اہلِ یورُپ اسے زیادہ تر چاء میں ڈالتے ہیں +

طریق کاشت طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو سُنبل ختائی کی نسبت لکھا گیا ہے +

عام کیفیت فصل کاٹنے کے لیئے وہی مراتب مدِ نظر رکھنے چاہئیں جو کہ سُنبل ختائی کے ضمن میں بیان کیئے گئے ہیں +

ریحان

Ocimum Basilicum (Sweet Basil)
Ocimum Minimum (Bush Basil)
Ocimum Sanctum

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ریحان - گلال تُلسی -	سویٹ بیسل - (اوسی مم بے سی لی کم)
گلال تلسی -	بُش بیسل - (اوسی مم می نی مم)
تُلسی -	(اوسی مم سنکٹم -

موسم کاشت

شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

گلال تُلسی در اصل ایک ہرا خوشبو دار مصالحہ ہے - اسکی کاشت زیادہ تر اسکے پتوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں - تُلسی کے پتے بھی بجنسہ وہی کام دیسکتے ہیں جو گلال تُلسی کے دیتے ہیں ؎

طریق کاشت گملوں میں باریک مٹی اور کسی قدر باریک پتوں کی کھاد دیکر یا کسی کیاری میں مٹی کو خوب باریک کر کے اور پتوں کی کھاد دیکر تخم چھڑکواں بو دینے چاہئیں - جب پودے کسی قدر بڑے ہو جاویں تو انھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر یا تو کیاریوں میں لگا دیں یا گملوں میں - اگر گملوں

ؔ حکماو کی رائے ہے کہ اہلِ ہند کے لیئے بجائے چاء کے تُلسی کے پتے پینا بہت مفید ہوگا ؎

میں لگانے ہوں تو یہ اندازہ رکھنا چاہیئے کہ ۱۲ انچہ کے گملے میں صرف
پانچ پودے لگائے جاویں اور اگر کیاریوں میں لگانے ہوں تو پہلے
قطاریں بنالیں جنکا باہمی فاصلہ قریب پندرہ پندرہ انچہ کے ہو۔ان قطاروں
میں ایک ایک فٹ کے فرق سے پودے لگا دیں۔جبتک پودے بہت بڑے
نہو جاویں تب تک بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک
ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے ؛

عام کیفیت اگر گلال تلسی کو گملوں میں بویا جاوے تو وہ برسات کے
خاتمہ تک سرسبز رہ سکتی ہے۔اگر کیاریوں میں بوئی جاوے تو برسات
میں ختم ہو جاتی ہے۔پہاڑوں میں بھی طریق کاشت وہی ہے جو اوپر
بیان ہوا ہے ؛

بوریج

(Borago Officinalis)
(Borage)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	بوریج

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اسکے پتّے اور پھول سجاوٹ کے لیئے استعمال کیئے جاتے ہیں اور بطور ہرے مصالحے بھی کام میں لائے جاتے ہیں +

طریق کاشت اسے گملوں میں بونا چاہیئے یا کھلے صندوقوں اور ناندوں میں۔گملوں اور ناندوں وغیرہ میں باغیچہ کی مٹّی بھر کر اور اس میں خوب بوسیدہ گوبر اور پتّوں کی کھاد شامل کر کے یکجان کر دیویں۔بعد ازاں انہیں بیج چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کر لیں۔جب پنیری چار انچہ کے قریب اونچی ہو جاوے تو پودوں کو کیاریوں میں اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے چو گرد فاصلہ پر لگا دیں۔مگر پہلے کیاریوں کو ہر طرح سے درست کر لینا چاہیئے۔پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ

پانی دے دینا واجب ہے۔

عام کیفیت ہندوستان میں اِس مصالحہ کو شاذ و نادر بوتے ہیں۔ اگر بویا جاوے تو بہ آسانی تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی حیثیت میں ذرہ فرق نہیں آتا +

زیرہ
(Carum Carui)
(Caraway)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
زیرہ۔ سیاہ زیرا۔	کے رے وے

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ سیاہ زیرے اور سفید زیرے اور کالی زیری وغیرہ میں فرق ہوتا ہے۔ سیاہ زیرہ جسے کشمیری زیرہ بھی کہتے ہیں کوہ ہمالیہ میں ساڑھے چودہ ہزار فٹ کی بلندی تک خود رو پایا جاتا ہے نیز علاقۂ کشمیر اور بعض خشک قطعات میں جو دریائے ستلج اور چناب پر واقع ہیں یہ اپنے آپ پیدا ہو جاتا ہے۔ زیرہ کے پتے سجاوٹ کے کام میں آتے ہیں اور زیرہ بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ

بہت عمدہ خوشبو دار چیز ہے - ادویات میں بھی اسے ڈالا جاتا ہے - زیرہ
سفید جسے لاطینی زبان میں (Cuminum Cyminum)
کہتے ہیں وادیٔ پشاور کی شمالی پہاڑیوں میں بکثرت خود رو پایا جاتا ہے - نیز کوہ
ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ اکثر مقامات پر افراط سے دیکھا
جاتا ہے یہاں سے اسے جمع کر کے شہروں میں لوگ فروخت کرنے کے
لیئے لاتے ہیں - جنگلی زیرے کی کئی اقسام ہیں - ان میں سے چند قسمیں
کوہ ہمالیہ کے اُس حصہ میں جو پنجاب میں واقع ہے ساڑھے گیارہ ہزار فٹ
کی بلندی تک پائی جاتی ہیں مثلاً (Buplenrum Marginatum)
یعنی کالی زیری - اسکی جڑ کھود کر پہاڑ کے باشندے کچی کھا جاتے ہیں اور بیج
بطور زیرہ شہروں میں فروخت کے لیئے بھیجدیتے ہیں (Artemisia Elegens)
اسے دیسی زبان میں "چوڑی سروچ" کہتے ہیں - اسکے پتوں اور بیجوں کو ہاتھ
سے ملنے سے عمدہ خوشبو آتی ہے - برسات میں یہ پودا اکثر مقامات میں خودرو
پیدا ہو جاتا ہے اور مویشی اسے گھاس کے ساتھ کھا جاتے ہیں - اسکے
پتے اور بیج ادویات کے مصرف میں بھی لائے جاتے ہیں - کالی زیری مصالحہ
کے طور پر کہیں استعمال نہیں ہوتی - یہ صرف ادویات میں کام آتی ہے -
مگر اسکی بھی دو قسمیں ہیں ایک اصلی اور ایک نقلی اصلی کالی زیری کا لاطینی
نام (Serratula Anthelmintica) ہے بعض اصحاب اسے
(Vernonia Anthelmintica) بھی کہتے ہیں - غرضیکہ جو زیرہ بطور مصالحہ
استعمال کیا جاتا ہے اور جس کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے اُس کا

لاطینی نام (Carum Carvi) اور انگریزی نام (Caraway
ہے۔ کاشت کا طریق ذیل میں لکھا جاتا ہے +

طریق کاشت کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بنا کر ماہ اکتوبر میں تخم چھڑکواں بو دیں۔ کیاریوں میں زیادہ کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر زمین کمزور ہو تو کسی قدر کھاد مجموعہ یا پتّوں کی کھاد دے دیں۔ جب پودے کسی قدر اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری نو نو انچہ کے قریب رہ جاوے۔ پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے۔ البتہ تخم ریزی کے بعد جب تک پودے بڑے نہو جاویں کیاریوں کو کسی قدر تر رکھنا چاہیئے +

عام کیفیت سفید زیرے کو بھی اسی طرح سے بو سکتے ہیں +

چایوز

(Allium Schoenoprasum)

(Chives or Cives)

(French Ciboulette)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	چایوز

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

چایوز کی کاشت محض اسکے پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے۔ ہرے اور نرم پتے بطور مصالحہ ترکاریوں اور سلاد وغیرہ میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کی بہت کم کاشت کی جاتی ہے۔ اگر کی جاوے تو پوری کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس کے پتے اخیر تک کاٹ لینے چاہئیں دوسرے بہت جلد نکل آتے ہیں۔ اور جوں جوں کاٹتے جاویں پتے نرم سے نرم نکلتے چلے آتے ہیں ؛

طریق کاشت اس کی کاشت یا تو بیجوں سے کی جاتی ہے یا جڑوں کے ذریعہ (یعنے کسی بڑی جڑ کو لیکر اُس میں سے چھوٹی چھوٹی جڑیں

علیحدہ کر کے لگا دیتے ہیں) اس کے بیج بہت کم دستیاب ہوتے ہیں اور اگر ملتے ہیں تو بڑے بڑے سوداگرانِ تخم کے کار خانوں سے گراں قیمت پر ملتے ہیں۔ اِس لیئے ایک مرتبہ بیج کر پودوں کی جڑوں کو آیندہ کاشت کے لیئے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ پہلے گملوں کو باغیچہ کی مٹّی سے پُر کر دینا چاہیئے جس میں کسی قدر کھاد مجموعہ ملی ہوئی ہو۔ بعد ازاں ان میں بیج بو دیں۔ تخم ریزی کے ڈیڑھ مہینہ بعد پودے گملوں کی سطح پر خوب پھیل جاوینگے۔ اِسوقت ہر ایک گملے کے چھتّے کو بارہ حصّوں میں تقسیم کر دیں۔ اگر کیاریوں میں انھیں لگانا ہو تو چھ چھ انچہ کے چو گرد فاصلہ پر لگا دیں۔ اگر قطاروں پر لگانا منظور ہو تو اُن کا مُتوازی فاصلہ قریب ایک فٹ کے ہونا چاہیئے۔ اور پودوں کی باہمی دُوری قریب آٹھ انچہ کے رہنی واجب ہے۔ دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ کیاریوں کو تر کر دیں ؛

عام کیفیت اکثر اصحاب اِس مصالحہ کو پیاز کا بدل کہتے ہیں ؛

پیاز

(Allium Cepa)

(Onion)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پیاز	او نی ان

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

پیاز زیادہ تر بطور مصالحہ کے استعمال کیا جاتا ہے مگر اِس کا سرکہ وغیرہ میں آچار بھی ڈالا جاتا ہے۔ ترکاری اور لچھا بھی بنتا ہے۔ اس کا عرق ادویات کے کام میں آتا ہے۔ اور کچّا بھی کھایا جاتا ہے۔ اکثر اصحاب اسے اِس کی بُو کی وجہ سے نہیں چھوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ عام طور پر جو پیاز دستیاب ہوتا ہے وہ قابلِ تعریف نہیں ہوتا۔ لیکن پیاز کی بیسیوں قسام ہیں اور ان میں سے بہت سی ایسی ہیں کہ جنکی جتنی توصیف کیجاوے بجا ہے۔ پیاز کی ولایتی قسمیں بہت عمدہ ہوتی ہیں مگر قباحت یہ ہے کہ ولایت سے جسقدر پیاز کے بیج آتے ہیں اُنکی بڑی مقدار تخم ریزی کے بعد بالعموم پھوٹتی نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پیاز کے بیج بہت جلد خراب

ہو جاتے ہیں اور قوتّ نموّ کھو دیتے ہیں۔ مگر خاص احتیاط اور تردّد سے یہ دقّت رفع ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں بھی پیاز کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں لیکن دو افضل قرار دیگئی ہیں ایک نُقرہ یا پٹنہ کا پیاز (Silver-Skin or Patna Onion) دُوسرا بڑا سُرخا (Large Red Onion) پیاز کی یہ اقسام جسامت میں بھی بڑی ہوتی ہیں اور ذائقہ بھی اِن کا خوشگوار ہوتا ہے +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پیاز سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں ساڑھے دس ہزار فٹ کی بُلندی تک کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے میدانوں اور پہاڑوں میں سات آٹھ قسم کے جنگلی پیاز پائے جاتے ہیں اور یہ قریب قریب سب استعمال کیئے جاتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوش ذائقہ ثابت ہوئے ہیں +

طریق کاشت پیاز کی کاشت کھلی جگہ کرنی چاہیئے جہاں سایہ نہو ایسی زمین جس میں دو حصّہ ریت اور ایک حصّہ مٹّی ہو اِس کی کاشت کے لیئے عین موزوں ثابت ہوئی ہے۔ سطح پر چار انچہ اُونچی خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ اور اوپلوں اور لکڑی کی راکھ بچھا کر گہری جوتائی یا کُھدائی کرا دینی چاہیئے۔ بعد از اں مٹّی کو خُوب باریک کر کے کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر آدھ آدھ انچہ گہری قطاریں بنا لیں۔ اِن میں بیج چھڑکواں بو کر جھٹ ہلکا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں۔ اگر وُسط اکتوبر سے اخیر اکتوبر تک پیاز کی تخم ریزی کی جاوے تو بہت بہتر ہے۔ جب پودے کچھ اُدنچے

ہوجاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی
دُوری قریب پانچ انچہ کے رہ جاوے چھانٹے ہوئے پودوں کو خالی
جگہہ یا اور جس جگہہ ضرورت ہو لگا سکتے ہیں یا بطور پنیری فروخت
کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں دسویں بارھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم
خُشک ہو تو ہفتہ میں دو ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔ بعض اوقات
یہ صُورت نمودار ہو جاتی ہے کہ پیاز کی گٹھیاں ابھی آدھی جسامت کو
بھی نہیں پُہنچی ہوتیں کہ پتّے زرد سے پڑ کر مُرجھانے لگتے ہیں۔ جب
پودوں کی ایسی مریضانہ حالت نظر آوے تو فی الفور قطاروں پر اوپلوں
اور لکڑی کی راکھ چھڑک کر پانی دینا چاہیئے۔ اِس عمل کو ہفتہ میں دو مرتبہ
کرنے سے پودے تندرست ہو جاویں گے۔ موسم گرما کے شروع میں پتّے
خود بخود مُرجھانے لگینگے اُسوقت پانی دینا کم کر دیں اور جب پتّے بالکل
زرد پڑ جاویں اُسوقت پیاز اُکھاڑ لیں۔ جن پودوں کے پتّے ہرے رہیں
اور زرد ہونے کے آثار ظاہر نہ کریں اُنکو ہاتھ سے پکڑ کر زمین پر لٹا اور بچھا دینا
چاہیئے اِس طرح وہ جلد پیلے پڑ جاوینگے۔ پیاز اُکھاڑ کر دو ایک دن خُوب دُھوپ
میں سُکھانا چاہیئے۔ بعد ازاں خُشک مگر ہوادار کوٹھیوں میں زمین پر بچھا دیں۔ اگر پیاز
کے اعلےٰ درجہ کے بیج حاصل کرنے ہوں تو بہترین ترکیب یہ ہے کہ کیاریوں
کو درست کر کے اُن میں دو دو فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا دیں۔ اِن قطاروں
پر پیاز کی بڑی بڑی اور عُمدہ گٹھیاں چھانٹ کر اٹھارہ اٹھارہ انچہ کی دُوری
پر ماہ اکتوبر میں بو دیں۔ مگر گٹھیوں کو بونے سے پہلے تیز چاقو سے اُنکا اوپر

کا ۱/۳ حصہ کاٹ دیں۔ نیچے کا جڑ دار ۲/۳ حصہ قطاروں پر لگا دیں۔ اس حکمت سے پیاز کے ڈنٹھل بہت طاقتور پیدا ہونگے۔ اور بیج بھی بہت زور دار بر آمد ہونگے ÷

ایک تجربہ کار صاحب ذاتی تجربہ سے پیاز کی کاشت کی نسبت فرماتے ہیں کہ "مڈیرا (*Madeira*) پرتگال اور سپین کے پیاز کی کیا بات ہے۔ انکی جسقدر تعریف کی جاوے۔ تھوڑی ہے۔ اگر پیاز کی کاشت منظور ہے تو حتے الامکان تازہ بیج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ پرانے بیج محض نکمے ہوتے ہیں۔ پیاز کے بیجوں کو اگر ذرہ بھی ہوا اور نمی پہنچتی رہے تو وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ جس کیاری میں پیاز بونا ہو اگر اُس میں ریت کا جزو کم ہو تو آپ ملا دینا چاہیئے۔ اگر کھاد مجموعہ کے ساتھ لکڑی اور اوپلوں کی راکھ اور عمارات کا پُرانا چُونہ خُوب باریک پسوا کر شامل کر دیا جاوے تو فصل نہایت عُمدہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر چھوٹی اقسام کے پیاز بونے ہوں تو ہر ایک پودے کا فاصلہ پانچ انچہ کافی ہے ورنہ بڑی اقسام کے پودوں کی باہمی دُوری دس انچہ ہونی چاہیئے۔ پنیری ایک جگہ سے دُوسری جگہ اُسوقت لگانی چاہیئے جبکہ پودے قریب چھ انچہ اُونچے ہو جاویں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ چھوٹی اقسام کے لیئے دس انچہ اور بڑی کے لیئے چودہ ۱۴ انچہ رکھنا مُناسب ہے۔ پنیری کی جڑ کو بہت زیادہ گہرائی میں نہیں گاڑنا چاہیئے۔ پنیری لگانے کے بعد فی الفور کیاریوں کو پانی سے تر کر دینا واجب ہے۔ جن پودوں سے تخم حاصل کرنے ہوں اُنکو خوب نشو و نما

ہونے دیں اور جب بیج پکنے پر آویں تو اُنکے سروں پر ململ کا کپڑا بطور تھیلی باندھ دیں تاکہ وہ پرندوں کے حملوں سے محفوظ رہیں۔ جب تک پیاز کے پتّے موسمِ گرما کے شروع میں مُرجھانے نہ لگیں تب تک کیاریوں کو خشک نہونے دیں۔ پیاز کو کھودنے کے بعد دو تین دن دُھوپ میں سُکھانا چاہیئے۔ بعد ازاں خشک اور ہوا دار مکان میں اُنھیں زمین پر پھیلا دینا چاہیئے اِسطرح سے کہ گٹھیاں ایک دُوسرے سے ملی نہ رہیں۔ ورنہ پیاز کی حیثیت میں فرق آجاویگا۔ چونکہ پیاز کی فصل چھ ماہ میں تیار ہوتی ہے اِس لیئے ماہ اکتوبر میں ضرور تخمریزی ہونی چاہیئے"۔

ایک اور تجربہ کار صاحب پیاز کی کاشت کے متعلق چند ضروری امور اپنے مدّت دراز کے تجربہ سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "جن کیاریوں میں پیاز بونا مدِ نظر ہے اُنکی کُھدائی یا جوتائی قریب دو فٹ گہری ہونی چاہیئے۔ خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ۔ اوپلوں اور کنڈوں کی راکھ ملاکر اچھّی طرح سے ڈالنی واجب ہے جب پیاز کی گٹھیاں کُچھ موٹی ہو جاویں تو پودوں کی جڑوں میں ہفتہ میں ایک مرتبہ رقیق کھاد (مُراد گوبر اور مینگنیوں کو کسی گھڑے یا مٹکے کے اندر پانی میں گھول کر اور تین چار دن رکھکر) دیں"۔

اگر پیاز کی پنیری وسط جنوری سے پہلے ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگا دی جاوے تو اُسکے پودے موسم گرما کے شروع ہوتے ہی پھُول جاتے ہیں اور اِس طرح سے اُنکی گٹھیاں ہلکی رہ جاتی ہیں۔ نیز اُن کا ذائقہ بھی اچھا نہیں ہوتا۔ جناب گولن صاحب کی رائے یہ ہے کہ

اول درجہ کا پیاز اُنھیں پودوں سے جنکی پنیری ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ نہ لگائی جاوے حاصل ہوتا ہے۔ اُنکی راے ہے کہ بیجوں کو قطاروں پر جن کا مُتوازی فاصلہ ایک ایک فٹ ہو بونا چاہیئے اور جب پودے پانچ چھ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب پانچ انچہ کے رہ جاوے۔ چھانٹے ہوئے پودوں کو اور جگہہ لگا سکتے ہیں مگر ان سے درجہ دوم کا پیاز پیدا ہو گا۔ سہارنپور کے گِرد و نواح میں عام کاشتکار پیاز کو پنیری کے ذریعہ لگاتے ہیں مگر وہ تخمریزی نومبر میں کرتے ہیں۔ اِس طرح وُسط جنوری سے پہلے وہ پنیری کو قطاروں پر نہیں لگا سکتے اور انجام میں اچھا پیاز حاصل کر لیتے ہیں لیکن جناب گولن صاحب کا طریق کاشت بہر نوع افضل ثابت ہوا ہے +

عام کیفیت ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مُلک پرتگال کا پیاز زیادہ تر انگلستان کو جاتا ہے جہانکہ اسکی بہت قدر کیجاتی ہے اور گراں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ چنانچہ پرتگال کے ایک کاشتکار نے صِرف ایک ایکڑ زمین میں پیاز بو کر چھ سو ڈالر حاصل کیئے (ڈالر مُلک امریکہ کا ایک چاندی کا سکہ ہے اور ایک ڈالر ہمارے سوا دو روپیہ کے برابر ہوتا ہے) پُرتگال کے پیاز کو عام طور پر ([illegible]) "او پارٹو اونی ان" کہتے ہیں۔ مُلک مصر کا بھی پیاز بہت مشہور ہے اور وہاں کے کاشتکار پیاز ایسی زمین میں زیادہ تر بوتے ہیں جسمیں گندہک کا جزو زیادہ تر ہوتے ہیں۔ جس زمین میں گندہک زیادہ ہو گی وہاں قُدرتًا پیاز عُمدہ ہو گا +

ولایتی پیاز

(Allium Porun)

(Leek)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیرتھ۔ ولایتی پیاز۔ گُندنی۔	ریک

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
وُسط ستمبر سے اخیر اکتوبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اِس پیاز کی گٹھیاں نہیں ہوتیں اسکی کاشت صِرف اسکے موٹے اور گُداز تنہ کے لیئے کی جاتی ہے۔اہلِ یورپ اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں اور اعلےٰ درجہ کے ہرے مصالحوں میں اسے شمار کیا جاتا ہے ؛

طریق کاشت کسی کیاری میں جو سایہ کے قریب نہو۔بیج چھڑکواں بو دیں اور اُن کے اوپر باریک مٹی کا بُہت ہلکا سا غلاف چڑھا دیں۔جب پودے قریب پانچ انچہ کے اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر نالیوں میں لگانا چاہیئے۔بہتر یہ ہے کہ جب پنیری طیار ہو جاوے تو کیاریوں میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر نالیاں کھودیں جن کی گہرائی چھ انچہ اور چوڑائی چار انچہ ہو اِن نالیوں میں چھ چھ انچہ کی دُوری پر ایک ایک پنیری لگاتے چلے جاویں

پنیری لگاتے وقت صرف ایک انچہ کے قریب مٹّی جس میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ ملی ہوئی ہو چڑھا دیں۔ باقی نالیاں خالی رہنے دیں۔ کھودی ہوئی مٹّی نالیوں کے دونوں طرف کوٹ دیں کیونکہ لسے بعد میں کام میں لانا ہوگا۔ مہینہ دو مہینہ پودوں کو خوب بڑھنے دیں۔ اگر موسم خشک ہو تو چوتھے پانچویں پانی دیدیا کریں۔ جب دیکھیں کہ پودے کسی قدر تناور ہو گئے ہیں تو اُنکی جڑ میں ایک انچہ کھاد آمیز مٹّی اور چڑھا دیں۔ بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں اور نلائی کرنے کے بعد نالیوں کے دونوں طرف سے کھاد آمیز مٹی کسیقدر نالیوں میں ڈالدیا کریں پانچ چھ مرتبہ اِس عمل کو دوہرانے سے نالیاں کیاریوں کی سطح کے ہموار ہو جاوینگی۔ بعد از اں صرف پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔ نالیوں کے پُر ہو جانے کے دو تین ہفتہ بعد یہ پیاز قابل استعمال ہو جاتا ہے +

ایک تجربہ کار صاحب اِس پیاز کی کاشت کے متعلق چند ضروری ہدایات اپنے ذاتی تجربہ سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ اِس پیاز کی پنیری اکھاڑتے وقت خیال رکھیں کہ جڑوں کے ساتھ مٹّی کا اتنا بڑا گولا لگا رہے کہ جڑوں کا ایک ریشہ بھی ننگا ہونے نہ پاوے۔ پنیری لگاتے ہی پانی دینا چاہیئے کھاد مجموعہ دو سال کی پُرانی اسکی جڑوں میں مٹّی کے ساتھ ملا کر دینی چاہیئے۔ اگر کھاد تازہ ہو گی تو پودے کی خوبصورتی جاتی رہیگی اور اُسکے نمو میں فرق آجاویگا۔ ہر مہینہ پودوں کے سرے (مُراد چوٹی کا حصّہ) نوچتے رہیں تاکہ پودوں کی گردن موٹی ہوتی جاوے۔ جب پودے کچھ بڑے اور طاقتور

ہو جاویں تو دسویں بارھویں انھیں رقیق کھاد دیدینے سے بہت فائدہ متصور ہے" +

عام کیفیت اِس پیاز کی اقسام (*Perpetual*) اور (*The Lyon*) بہت مشہور ہیں اور ایک سال بعد صرف ایک پودے کی جڑوں کو علیحدہ کرنے سے بہت سے پودے لگا سکتے ہیں +

ولایتی پیاز

(*Allium Fistulosom*)

(*Ciboul*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی پیاز	سی بول

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

یہ بھی ایک قسم کا ولایتی پیاز ہے اس کی گٹھیاں نہیں ہوتیں مگر پتوں کا ذائقہ بہت تیز ہوتا ہے +

طریق کاشت کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ نمبر بچھا کر چھ سات انچہ گہری کھدائی کرانی چاہیئے اور مٹی کو ایسا باریک کیا جاوے کہ کھاد اور مٹی ایک

جان ہو جاوے۔ بعد ازاں چھ چھ انچہ کے فاصلہ پر آدھ آدھ انچہ گہری قطاریں بناکر اُن میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب وہ پھُوٹ آویں اور پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب پانچ انچہ کے رہ جاوے۔ بعد ازاں بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے۔

عام کیفیت پہاڑوں میں یہ پیاز بُہت اچّھا پیدا ہوتا ہے ÷

لہسن

(*Allium Sativum*)

(*Garlic*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لہسن	گارلک

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال

لہسن کا استعمال زیادہ تر بطور مصالحہ ہوتا ہے مگر ادویات میں بھی یہ کام آ جاتا ہے ÷

طریق کاشت کیاریوں میں خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر نَو نَو انچہ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بنا لیں۔ ان قطاروں میں چھ چھ انچہ کی

دُوہری پر لہسن کی ایک ایک پھاڑی گاڑ دیں اِس طرح پر کہ جڑ کی طرف کا سرا نیچے رہے اور گردن کا سرا اُوپر کی جانب ۔ پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو دسویں بارھویں پانی دیدینا چاہیئے۔موسم گرما کے شروع میں پتّے مُرجھا جاتے ہیں اُسوقت لہسن کو زمین سے کھود لینا چاہیئے +

عام کیفیت لہسن کے ڈنٹھلوں کے سرے پر جب گُھنڈیاں نمودار ہوں تو اُنھیں نوچ دینا چاہیئے ورنہ لہسن چھوٹا رہ جاویگا جن پودوں سے بیج حاصل کرنے ہوں اُنکی خُوب غور و پرداخت رکھنی چاہیئے +

گندھن

(*Allium Ascalonicum*)

(*Shallot*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گندنا۔ گندھن	شیلٹ

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

گندنا بھی لہسن کی طرح بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت گندنے کو بیج سے بھی بو سکتے ہیں اور اسکی گٹھیوں سے بھی

کاشت کر سکتے ہیں۔ بالعموم اسے گٹھیوں سے بوتے ہیں۔ کیاریوں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنالیں۔ان قطاروں پر چھ چھ انچہ کی دُوری پر گٹھیاں گاڑتے چلے جاویں گٹھیاں لگانے کے بعد کیاریوں کو پانی سے تر کر دیں۔پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں۔ اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت موسم گرما کے شروع میں گٹھیوں کو اُکھاڑ کر دو ایک دن دھوپ میں سُکھا لیں۔ بعد ازاں کسی خُشک اور ہوا دار جگہہ میں رکھدیں +

ولایتی لہسن

(*Allium Scorodoprasum*)

(*Rocambole*)

ہندوستانی نام	(انگریزی یا لاطینی نام)
ولایتی لہسن	رو کم بول

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع فروری سے اخیر مارچ تک

بیان و استعمال

یہ بھی ایک قسم کا لہسن ہے مگر عام لہسن میں اور اِس لہسن میں صِرف یہ فرق ہے کہ لہسن کی گٹھیاں جڑ میں بیٹھتی ہیں اور اسکی گٹھیاں ڈنٹھلوں

کے سروں پر نمودار ہوتی ہیں۔ بطور مصالحہ اسے استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو لہسن کی بابت لکھا گیا ہے بجز اسکے کہ لہسن کی ایک ایک کر کے پھاڑیاں بوتے ہیں اور اسکی سالم گٹھیاں جو ڈنٹھلوں کے اوپر ہوتی ہیں +

عام کیفیت جہاں یہ عام طور پر پیدا ہوتا ہے وہاں اسے لہسن کی جگہہ استعمال کرتے ہیں +

دھنیا

(Coriandrum Sativum)

(Coriander)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھنیا کوتھ ریر	کوری انڈر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

دھنئیے کا زیادہ خرچ بطور مصالحہ ہوتا ہے مگر یہ ادویات کے کام میں بھی آتا ہے۔ ہرے دھنیہ کے پتوں کی چٹنی بہت اچھی بنتی ہے۔ نیز پتے ترکاریوں میں بھی خوشبو کے لیئے ڈالے جاتے ہیں۔ اسکے نرم پتوں کو اہل یورپ بطور سلاد استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت اگر دھنیہ کو محض پتّوں کے لیئے بونا ہو تو کیاریوں کو درست کرکے بیج چھڑکواں بو دیں۔ اگر موسم خشک ہو تو پانچویں چھٹے پانی دیتے رہیں۔ پتّے بہت جلد قابل استعمال ہو جاوینگے۔ اگر دھنیہ کی کاشت بیجوں کے لیئے کرنی منظور ہو تو کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بنا لیں۔ ان میں بیج بوکر ہلکا سا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں جب پودے پھوٹ کر پانچ چھ انچہ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب ایک ایک فٹ کے رہ جاوے۔ حسب ضرورت نلائی کردیا کریں اور پانی دیدینا چاہیئے +

عام کیفیت پہاڑوں میں اگر محض پتّوں کے لیئے اسکی کاشت کرنی منظور ہو تو موسم بہار اور گرما میں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ مگر بیجوں کے لیئے اگر اسکی کاشت مدّ نظر ہو تو موسم بہار میں تخم ریزی کرنی چاہیئے +

ہالم

(*Lapidium Sativum*)

(*Cress, Garden*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہالم - ہالوں - تیزک	کریس گارڈن

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع ستمبر سے اخیر فروری تک	شروع مارچ سے اخیر ستمبر تک

بیان و استعمال

ہالم کے پتے بہت چرپرے ہوتے ہیں اور انکے کھانے کے بعد منھ میں دیر تک جھال رہتی ہے۔ اسکے بیج ادویات کے کام آتے ہیں اور ہرے پتے بطور مصالحے استعمال کیئے جاتے ہیں۔ اہلِ یورپ اسکے چھوٹے چھوٹے اور نرم پتّوں کو بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔ اور جب یہ بڑے ہو جاتے ہیں تو انھیں سجاوٹ کے کام میں لاتے ہیں۔ یورپ میں ہالم کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ قریب قریب سب دیکھنے اور ذائقہ میں عمدہ ہوتی ہیں +

طریق کاشت ہالم کی کاشت اگر محض پتوں کے لیئے کرنی منظور ہے تو بیج کیاریوں یا گملوں میں چھڑکواں بو دیں۔ اوپر سے ہلکا مٹی کا غلاف چڑھا دیں اور ٹین کے فوارے سے ہلکا پانی دیدیں۔ روز مرہ کیاریوں یا

گملوں کو تر کرتے رہیں۔ تھوڑے ہی دنوں کے اندر پتے قابلِ استعمال ہو جاوینگے۔ پتوں کو نوچنا نہیں چاہیئے۔ تیز چاقو سے کاٹ لینا بہتر طریق ہے۔ اگر لگا تار پتوں کی ضرورت ہو تو موسم سرما میں ایک ایک ہفتہ کے بعد تخم ریزی کرنی چاہیئے۔ اگر ہالم کے بیج حاصل کرنے مد نظر ہوں تو بہتر ہے کہ تخم ریزی وُسط نومبر سے پہلے پہلے کیجاوے۔ پہلے کیاریوں کو درست کر کے اور خُوب بوسیدہ کھاد مجموعہ دیکر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بنا لیں۔ اِن میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری چار انچہ کے قریب رہ جاوے۔ بعد از اں دسویں پندرھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے ؀

عام کیفیت ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ہالم کے گملوں یا چھوٹی چھوٹی کیاریوں کے اوپر اگر شیشہ دار ڈھانچا دن میں رکھدیا جاوے تو پتے نہایت ملائیم رہتے ہیں ؀

جل ہالم

(Nastutium Officinale)

(Cress, water)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جل ہالم	کریس۔ واٹر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	اخیر فروری سے اخیر جون تک

بیان و استعمال

جل ہالم کا ساگ بنتا ہے اور اہل یورپ بڑے شوق سے اسے بطور سلاد استعمال کرتے ہیں۔کوہ ہمالیہ میں جہاں پانی رواں رہتا ہے جل ہالم خود رو پائی جاتی ہے ÷

طریق کاشت جل ہالم کی کاشت میں پوری کامیابی اُسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اس کی قدرتی پیدایش کی نقل کی جاوے۔بہترین ترکیب یہ ہے کہ کنوئیں کے قریب ایک کیاری بنائی جاوے۔ اس کیاری کی مٹی میں ریت کا جزو ضرور ہونا چاہیئے۔اگر پہلے موجود نہ ہو تو دریا کا بالو ریت خود شامل کر دینا چاہیئے۔نیز خوب بوسیدہ پتّوں کی کھاد کیاری میں دینی چاہیئے۔ باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے کنوئیں سے پہلے ایک بڑی نالی نکالتے ہیں

اور پھر اس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نالیاں مختلف اطراف کو نکالی جاتی ہیں جس کیاری کے بنانے کا ذکر کیا گیا ہے وہ بڑی نالی سے ملی ہوئی ہونی چاہیئے مگر نالی سے اسکی سطح کسی قدر نیچے رکھی جاوے۔ تاکہ بڑی نالی جب زور سے چلے تو تھوڑا تھوڑا پانی کیاری میں آتا رہے۔ نیز اس کیاری کے ایک گوشہ میں (جو بڑی نالی سے ملا ہوا ہو) چھوٹا سا سوراخ کر دینا چاہیئے تاکہ پانی کیاری میں بھرتا رہے مگر ساتھ ہی اس کیاری کے دوسرے سامنے والے گوشہ میں بھی ایک چھوٹا سا سوراخ کر دینا چاہیئے تاکہ کیاری کا زائد پانی نکل کر باغیچہ کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعہ اور جہاں ضرورت ہو بہ جاوے +

جل ہالم بیجوں کے ذریعہ بھی بو سکتے ہیں اور سال ڈیڑھ سال کے پودوں کی جڑوں کو علیحدہ کرنے سے بھی۔ اگر بیجوں کے ذریعہ کاشت کرنی منظور ہے تو کیاری میں بیج چھڑکواں بو کر اوپر سے ہلکا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں۔ اور فی الفور کیاری کو پانی سے خوب تر کر دیں۔ روز مرہ تازہ پانی کیاری میں چھوڑنا چاہیئے مگر اعتدال سے زیادہ نہیں۔ صرف کیاری کو خوب تر رکھنا کافی ہے۔ جب پودے کچھ اونچے ہو جاویں، اور ابتدائی پتّیاں تبدیل کریں تو پانی کی مقدار بتدریج بڑھانی چاہیئے یہاں تک کہ پودے ۲ انچہ پانی آسانی سے گوارا کر سکیں اور یہ نہ معلوم ہو کہ وہ غرقاب ہو گئے ہیں یا پانی کے زور سے اکھڑے جاتے ہیں بلکہ یہ کیفیت ہو کہ پودے پانی کے اندر لہراتے رہیں۔ جب پودے تناور ہو جاویں تو کیاریوں کے دونوں سوراخ ہر وقت کھلے رکھیں تاکہ جب تک کنواں چلتا رہے تازہ پانی

کیاری میں سے گزرتا رہے۔ اگر کسی دن کنواں چلانے کی ضرورت نہ ہو
تب بھی آدھ گھنٹہ جل ہالم کی کیاریوں کی خاطر اُسے چلاویں۔ جل ہالم بند
پانی میں کبھی سرسبز نہیں ہوتی۔ اِس لیئے نہایت ضروری ہے کہ اسے
ہر روز تازہ پانی دیتے رہیں۔ اگر جل ہالم کو پُرانے پودوں کی جڑوں سے بونا
ہو تو اُنھیں کیاری میں چار چار انچہ کے چو گرد فاصلہ پر بو دیں اور پانی شروع
سے ہی خُوب دینا چاہیئے مگر چونکہ نئے لگائے ہوئے پودوں کی جڑوں کا پانی
کی روانی سے اُکھڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اِس لیئے جڑوں کے اوپر مٹّی دبانے
کے بعد پکّی اینٹوں کے ٹکڑے بطور وزن رکھدیں جب پودے اچھّی طرح سے
جڑیں پکڑ جاویں تو اینٹ کے ٹکڑے نکال کر پھینک دیں +

عام کیفیت پہاڑوں میں چونکہ کنوئیں کام نہیں دیتے اسلیئے
جل ہالم کو آب رواں کے کنارے لگانا چاہیئے۔ امریکن کریس
(Barbarea Proecox or American Cress) جل ہالم
بدل خیال کیجاتی ہے مگر اسکا طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو ہالم کے بیج
حاصل کرنے کی نسبت لکھا گیا ہے +

بڑی سونف

(Foeniculum Vulgare)

(Fennel)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بڑی سونف	فے نل

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

یہ پودا یورپ کے بعض حصوں اور ہندوستان کے کئی مقامات میں خود رو پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے کئی حصوں میں اسکے بیجوں کے لیئے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اسکے پتوں کی ترکاری بنتی ہے اور بیج مصالحے اور ادویات کے کام میں آتے ہیں۔ اسکے ڈنٹھلوں کو اہل یورپ بطور سلاد استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت کیاریوں میں اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے فاصلہ پر آدھ آدھ انچہ گہری قطاریں بنا کر اُن میں بیج چھڑکواں بو دیں اور جب پودے قریب چار انچہ کے اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب ایک ایک فٹ کے باقی رہ جاوے۔ پندرھویں سولھویں

نلائی کرتے رہیں اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے +

عام کیفیت اسکی جڑ ادویات کے مصرف میں آتی ہے اور پتے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اُن سے زیبایش کا کام لیا جاتا ہے +

کلونجی

(Nigella Sativa)

(Nigella or Small Fennel)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کلونجی	نائیگلا

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اپریل سے اخیر مئی تک	شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک

بیان و استعمال

کلونجی کے بیج مصالحے اور ادویات کے کام میں آتے رہیں +

طریق کاشت کیاریوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر آدھ آدھ انچہ گہری قطاریں بنا کر ان میں بیج چھڑکواں بوویں جب پودے دو تین انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب چھ چھ انچہ کے رہجاوے۔ پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں

اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے ؛
عام کیفیت اگر پہاڑوں میں اسے بونا ہو تو ایسی جگہہ انتخاب کرنی چاہیئے کہ جہاں دن میں دھوپ اچھی طرح سے آتی ہو۔ایک صاحب لکھتے ہیں کہ کلونجی کے دانوں کو کپڑوں کے صندوقوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ کیڑا نہ لگے ؛

اجوائن

(*Ligusticum Ajowan-Ptychotis Ajowan*)-(*Lovage*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اجواین	لوویج

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے وسط نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

بطور مصالحہ استعمال کی جاتی ہے اور ادویات کے کام میں آتی ہے ؛
طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو کلونجی کی بابت لکھا گیا ہے ؛
عام کیفیت اجوائن کے ہرے پتے دیکھنے میں خوبصورت ہوتے ہیں اسلیئے سجاوٹ کا کام دیسکتے ہیں ؛

سُفید رائی

(Brassica Alba)

(Mustard, Garden)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُفید رائی	مسٹرڈ۔ (گارڈن)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع مارچ سے اخیر ستمبر تک	باغیچوں میں سارے سال بو سکتے ہیں

بیان و استعمال

رائی کی در اصل کئی قسمیں ہیں مگر سفید رائی بہت عُمدہ خیال کیجاتی ہے ہندوستان میں رائی زیادہ تر بطور مصالحہ آچار وغیرہ میں پڑتی ہے اور کسی قدر ادویات میں کام آتی ہے۔ لیکن اہل یورُپ رائی کو بطور خوراک روز مرہ استعمال کرتے ہیں۔اُن کا قول ہے کہ اسکے کھانے سے معدہ کی اصلی طاقت بڑھتی ہے۔کھانا خُوب کھایا جاتا ہے ۔ جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ درست رہتی ہے۔چنانچہ یورُپ کے جن ممالک میں اسکے کھانے کا رواج کم تھا وہاں بھی اب اِس کا استعمال ترقی پر ہے اسکے پتّوں کو بطور سلاد استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ سفید رائی کو باغیچوں میں جہاں پانی حسب ضرورت ملسکے

سارے سال لگاتار بو سکتے ہیں۔ اگر اسکی پتّوں کے لیئے کاشت منظور ہو تو کیاریوں گملوں یا کونڈوں وغیرہ میں بیج چھڑکواں بو دیں اور حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو پتّوں کو تیز چاقو سے کاٹ کر استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر بیجوں (مُراد رائی) کے لیئے کاشت منظور ہو تو پہلے کیاریوں کو دُرست کر کے دُو دُو فٹ کے فاصلہ پر آدھ آدھ انچہ گہری قطاریں بنا لیں۔ ان میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اِس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دُوری قریب ایک ایک فٹ کے رہ جاوے۔ بعد ازاں پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے +

عام کیفیت اگر پہاڑوں میں سفید رائی کو موسم بہار اور گرما میں بونا ہو تو کھُلی جگھہ بو سکتے ہیں لیکن برسات میں اسے برآمدوں میں گملوں صندوقوں یا کونڈوں وغیرہ میں بونا چاہیئے۔ اگر برآمدہ میں جگھہ نہو تو اور کسی سایہ دار جگھہ (مثلاً چھپر یا پھوس کے بنگلوں وغیرہ) کے نیچے بو سکتے ہیں +

نرد

(Lavendula Vera)
or
(Lavendula Spica)
(Lavender)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نرد	لیونڈر

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اسکے خوشبو دار پتے بطور ہرے مصالحے استعمال کیئے جاتے ہیں۔ اور اسکے پھولوں سے عرق کھینچا جاتا ہے۔ یہ عرق بیش قیمت عطر کا کام دیتا ہے اور اہل یورپ اسکے بہت شائق ہوتے ہیں۔ مگر میدانوں میں یہ شاذ و نادر پھولتا ہے اس لیئے صرف اسکے پتے کام آ سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں اس کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اور وہاں اس کے پھولوں سے عرق کھینچا جا سکتا ہے +

طریق کاشت موسم سرما میں اسکی قلمیں کاٹ کر لگا سکتے ہیں یا ماہ اکتوبر میں اسکے بیج بو سکتے ہیں۔ اگر بیج بونے ہوں تو یہ ترکیب کرنی چاہیئے کہ گملوں یا کھلے صندوقوں میں ایک حصہ باغیچہ کی مٹی ایک حصہ ریت اور

ایک حصّہ صرف پتّوں کی کھاد بھر دیں - ان میں تخم چھڑکواں بو دیں - اور فوّارہ سے روز مرّہ ہلکا پانی دیتے رہیں - جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو ایک ایک پودا (معہ مٹّی کے گولے کے) اکھاڑ اکھاڑ کر ایک ایک چھوٹے گملے میں لگاتے جاویں - مراد یہ ہے کہ ایک چھوٹے سے گملے میں صرف ایک پودا لگایا جاوے دو ڈھائی مہینہ بعد ہر ایک پودے کو ان چھوٹے گملوں سے اکھاڑ اکھاڑ کر ذرہ بڑے گملوں میں ایک ایک کر کے لگا دیا جاوے - جب پودے ایک سال کے ہو جاویں تو انہیں کھلی کیاریوں میں قطار در قطار ڈھائی ڈھائی فٹ کے چو گرد فاصلہ پر لگا دینا چاہیئے - اگر کیاریوں کی مٹّی نرم اور ریگ آمیز ہو گی تو پودے مدّت دراز تک قائم رہینگے - ورنہ اگر بہت سخت اور چکنی ہو گی تو پہلی ہی برسات میں پودے مرجھا جاوینگے +

عام کیفیت پہاڑوں میں اگر اسے لگانا ہو تو قلمیں اور بیج دونوں موسم بہار میں لگانے چاہئیں - پہاڑوں میں اگر پودے جڑیں پکڑ جاویں تو سالہا سال تک قائم رہتے ہیں +

بَن تُلسی

(Origanum Vulgare-Common Marjoram)
(Origanum Onites - Pot - Marjoram)
(Origanum Marjoram-Sweet Marjoram)
(Origanum Heracliotcum - Winter Sweet Marjoram)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بَن تُلسی - مروا	مارجورم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے وُسط جُون تک

بیان و استعمال

اِن چاروں قسم کے پودوں کے پتّے بہت خوشبو دار ہوتے ہیں- اور ممالک یورپ میں انھیں ہرے اور سُکھا کر دونوں طرح بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں- ہندوستان میں انکا استعمال بہت کم ہے- بعض اشخاص عام مروے کے پتّے چٹنی میں ڈال لیا کرتے ہیں یا حسب ضرورت ادویات کے کام میں آ جاتے ہیں ٭

طریق کاشت گملوں یا کیاریوں میں انکے بیج چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کر لینی چاہیئے- جب پودے چار پانچ انچہ اُونچے ہو جاویں تو یا انھیں

کیاریوں میں قطاروں پر جن کا باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ ہو نو نو انچہ کے فرق سے لگا دیں یا بڑے گملوں میں ایک ایک دو دو لگا دیں اگر کیاریوں کی ڈھال اچھی ہوگی اور برسات کا فالتو پانی اُنمیں دیر تک کھڑا نہیں ہوگا تو یہ پودے کئی سال تک اچھی حالت میں رہینگے ورنہ سُوکھ جاوینگے۔ اگر ہر سال نئے بیجوں سے یہ پودے لگائے جاویں تو خوشبو اچھی رہے گی۔ البتہ پہاڑوں میں ہر سال نئے بیج بونے کی کچھ ضرورت نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہاڑوں میں پتّوں کی خوشبو میں فرق نہیں آتا۔ وہاں قلموں کے ذریعہ یا پودوں کی جڑوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے جسقدر چاہیں انکی کاشت کو ترقی دیسکتے ہیں۔ اگر قلمیں لگانی ہوں تو برسات میں لگاویں اور اگر جڑوں کے ذریعہ کاشت کرنی ہو تو موسم بہار میں جبکہ پودوں میں نیا شگوفہ نہ نکلا ہو کریں ؛

عام کیفیت ہرے پتّوں کو ہر وقت استعمال کرسکتے ہیں اگر پتّوں کو سُکھا کر رکھنا منظور ہو تو پھُول آنے سے پہلے شاخوں کے سرے توڑ کر اور دو تین دن سایہ میں خُشک کرکے بوتلوں میں بند کر دیں اور ڈاٹ خُوب کس کر لگا دیں تاکہ ذرہ بھی ہوا اندر نہ جا سکے۔ شیشہ کے ڈاٹوں کی بوتلیں اِس مطلب کے لیئے عین موزوں ہوتی ہیں ؛

گیندا

(Calendula Officinalis)

(Marigold - Pot)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گیندا	میری گولڈ (پاٹ)

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر جون تک

بیان و استعمال

ہندوستان میں گیندا صرف پھولوں کے طور پر لگایا جاتا ہے۔لیکن ممالکِ یورپ میں اسکی کاشت زیادہ تر مصالحے کے لئے کیجاتی ہے۔یعنے اِسکے پھولوں سے ہرے مصالحہ کا کام لیا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ کسی کیاری یا گملوں وغیرہ میں اسکے بیج چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کر لیں جب پودے پانچ چار انچہ اونچے ہو جاویں تو اُنھیں اکھاڑ اکھاڑ کر قطاروں پر جن کا باہمی فاصلہ قریب پندرہ پندرہ انچہ کے ہو ایک ایک فٹ کے فرق سے لگا دیں پندرھویں سوھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا کافی ہے +

عام کیفیت ممالکِ یورپ بالخصوص فرانس میں گیندے کی بہت سی

قسمیں ہیں اور ایک سے ایک بڑھکر ہے۔اگر انکے بیج منگوا کر بوئے جاویں تو باغیچہ کی خوبصورتی دو بالا ہو سکتی ہے +

پودینہ

(Spearmint- Mentha Viridis)
(Peppermint- Mentha Piperita)
(Pennyroyal - Mentha Pulegium)
(Mint)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پودینہ۔ پینا۔	منٹ۔

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

پودینہ کی کئی قسمیں ہیں اور سب کی صورتیں اور ذائقے کسیقدر مختلف ہوتے ہیں۔پودینہ کے پتے چٹنی وغیرہ میں مصالحہ کا کام دیتے ہیں خشک کرکے انھیں مدت تک رکھ چھوڑتے ہیں۔اور حسب ضرورت استعمال میں لاتے ہیں۔پودینہ ادویات کے کام میں بھی آتا ہے۔چنانچہ اسکا عرق بہت زیادہ کھینچا جاتا ہے۔پیپر منٹ (Peppermint) جسے ولایتی پودینہ بھی

کہتے ہیں۔ عام پودینہ کی نسبت بہت تیز ہوتا ہے۔ ممالک یورپ سے اسکا عرق چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بند ہو کر آتا ہے اور یہ شیشیاں بڑے داموں کو بکتی ہیں۔ سپے ارمنٹ (*Spearmint*) میدانوں میں جیسا کہ چاہیئے پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ پہاڑوںمیں بالخصوص کوہ نیلگری پر خوب ہوتا ہے۔

طریق کاشت گو پودینہ کو بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں مگر یہ بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔ عام طور پر پودینہ کی کاشت اِس طرح کی جاتی ہے کہ پودینہ کے چھتّوں کو نکالکر اور اُنکی جڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے بو دیتے ہیں۔ اِن جڑوں کو قطار در قطار جن کا باہمی فاصلہ قریب ایک ایک فٹ کے ہو چھ چھ انچہ کے فرق سے لگا دینا چاہیئے۔ دسویں بارھویں گوڈائی کرتے رہیں اور اگر موسم خُشک ہو تو ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے جن کیاریوں میں پودینہ لگایا جاوے اُنھیں پہلے سے خُوب درست کر لینا چاہیئے۔ اگر بیجوں سے پودینہ بونا ہو تو پہلے بیج بو کر پودے پیدا کر لیں۔ پھر حسب ہدایت بالا اُنھیں قطار در قطار کیاریوں میں لگا دیں +

عام کیفیت برسات میں پودینہ اکثر مُرجھا جاتا ہے۔ جن کیاریوں میں بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے اُن میں پودینہ دیر تک سر سبز نہیں رہ سکتا۔ پودینہ کی کیاریوں کی ڈھال اچھی ہونی چاہیئے تاکہ فالتو پانی رُکا نہ رہے۔ جاڑوں میں جبکہ رات کو سخت پالا پڑتا ہے اُن دنوں پودینہ کی کیاریوں کو چٹائیوں یا پھوس سے ڈھک دینا چاہیئے۔ گرمیوں میں پودینہ گملوں میں جنھیں درختوں کے سایہ کے نیچے رکھدیا جاوے اچھی حالت میں رہتا ہے۔ گرمیوں میں دن

کے وقت اسے سایہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری کی مینگنیاں اوپلوں اور لکڑی کی راکھ۔ اور پتّوں کی کھاد پودینہ کے حق میں نہایت مُفید ثابت ہوئی ہے +

پارسلی

(Petroselinum Sativum)

(Parsley)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	پارسلی

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
اخیر ستمبر سے اخیر نومبر تک	شروع مارچ سے اخیر مئی تک شروع ستمبر سے وُسط اکتوبر تک

بیان و استعمال

پارسلی کے پتے بطور ہرے مصالحے استعمال کیئے جاتے ہیں اور سجاوٹ کے کام میں بھی آتے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اسکی جڑوں کو اُبال کر کھا سکتے ہیں اور انکا ذائقہ پارسنپ کی مانند ہوتا ہے +

طریق کاشت اگر مُمکن ہو سکے تو اسکی کاشت کے لیئے ایک قطعۂ زمین انتخاب کرنا چاہیئے جو کسی قدر سایہ دار ہو۔ کیاریوں کو دُرست کر کے کھاد

ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک ایک انچہ گہری قطاریں بنا دیں۔ تخم ریزی سے دو ایک دن پہلے کسی قدر انھیں پانی سے تر کر دینا چاہیئے تا کہ بیج بونے کے وقت زمین نمدار ہو۔ بیج قطاروں پر بونے چاہئیں۔ جب پودے تین چار انچہ اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب چار انچہ کے رہ جاوے۔ بارھویں چودھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیدینا چاہیئے۔ جب پودے تناور ہو جاویں تو پندرھویں سولھویں کسیقدر ہلکی رقیق کھاد اُن کی جڑوں میں دیدینی نہایت مفید ہو گی ؎

عام کیفیت اگر موسم خشک ہو تو پارسلی کے بیج دو تین ہفتہ میں جا کر پھوٹتے ہیں ورنہ پانچ چھ دن میں پھوٹ آتے ہیں ؎

روزمیری

(Rosmarinus Officinalis)
(Rosemary)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	روزمیری

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

اِس کی کاشت اسکے خوشبو دار پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے جنسے مصالحہ کا کام لیا جاتا ہے۔ اسکے عطر کو صابون وغیرہ میں بھی ڈالتے ہیں۔ نیز بتے ادویات کے مصرف میں آتے ہیں +

طریق کاشت گملوں میں بیج چھڑکواں بو کر پنیری لگا لیں۔ جب پودے تین انچہ کے قریب اُونچے ہو جاویں تو انھیں اُکھاڑ لیں اور ایک ایک پودا ایک ایک چھوٹے گملے میں لگا دیں۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ بعد بڑے گملوں میں چھوٹے گملوں سے اُکھاڑ کر ایک ایک کر کے پودے لگا دیں جسب ضرورت پانی دیتے رہیں اور دسویں بارھویں گملوں کو آہستگی کے ساتھ گوڈ دینا چاہیئے۔ چونکہ موسم برسات کے شروع ہوتے ہی پودے مُرجھانے لگتے ہیں اِس لیئے بہتر

یہ ہے کہ موسم گرما میں پودوں کے سرے کاٹ کر اور دو ایک دن سایہ میں خشک کر کے بوتلوں میں بند کر کے آیندہ استعمال کے لیئے رکھ چھوڑیں۔ پہاڑوں میں اس کے پودے گملوں میں حسب ہدایت مندرجہ بالا لگا دیں جب وہ ایک فٹ کے قریب اونچے ہو جاویں تو انھیں اکھاڑ کر کھلی کیاریوں میں قطار در قطار لگا دیں۔ پہاڑوں میں یہ پودا مدت دراز تک اچھی حالت میں رہ سکتا ہے ؛

عام کیفیت روز میری کے پتے سجاوٹ کے کام میں بھی آتے ہیں ؛

سیستی

(Salvia Officinalis)

(Sage)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سیستی	سیج

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

سیستی کی کاشت اسکے ہرے پتوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اسکی چوٹی کے نرم نرم کلّے بھی مصالحہ کے

کام میں لائے جاتے ہیں۔ اہلِ یورُپ اِس سے (Sage Cheese) "سیج کا پنیر" بناتے ہیں ؛

طریق کاشت اگر غور و پرداخت کیجاوے تو میدانوں میں یہ پودا سالہا سال تک قائم رہ سکتا ہے۔ اسکے بونے کے لیئے ایسی کیاریاں انتخاب کرنی چاہئیں کہ جنکی مٹّی سخت اور بُہت چکنی نہو۔ نیز وہ نشیب میں نہوں۔ اور اُنکی ڈھال اچھی ہو تا کہ بارش کا پانی دیر تک رُکا نہ کھڑا رہے۔ ماہ اکتوبر میں اسکے بیجوں کو گملوں میں چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کر لیں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو اُنھیں اُکھاڑ کر اور ایک ایک کر کے بڑے گملوں میں لگا دیں یا کیاریوں میں قطاروں پر جن کا باہمی فاصلہ قریب اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے ہو ایک ایک فٹ کے فرق سے لگا دینا چاہیئے۔ اِس کی کاشت پہلے پودوں کی قلموں سے بھی کیجا سکتی ہے۔ مگر یہ عمل نومبر یا دسمبر میں کرنا چاہیئے قلمیں ہمیشہ عُمدہ اور پُختہ شاخوں سے لینی چاہئیں۔ اور حسب ضرورت پانی دیتے رہیں ؛

عام کیفیت سیجی کے چھ سات پودے ایک باغ کے لیئے کافی ہیں۔ اور زیادہ کی ضرورت ہو تو اسے قطاروں پر لگانا چاہیئے۔ پہاڑوں میں اگر قلموں کے ذریعہ اسکی کاشت منظور ہو تو یہ عمل ماہ اپریل یا موسم برسات میں کرنا واجب ہے ؛

سیووری

(Satureia Hortensis : Satureia Montana)

(Savory Summer : Savory Winter)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سیووری

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

سیووری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سیووری (سمر) یعنے گرما کی۔ دُوسری سیووری (ونٹر) یعنے سرما کی۔ اِن دونوں کی کاشت انکے خوشبودار پتّوں کے لیئے کی جاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ سیووری ہندوستان میں شاذ و نادر بوئی جاتی ہے لیکن اگر بوئی جاوے تو باآسانی تمام پیدا ہو سکتی ہے ؛

طریق کاشت گرما کی سیووری کو ہمیشہ بیجوں کے ذریعہ بوتے ہیں اِسکے بیجوں کو پہلے گملوں یا صندوقوں میں چھڑکواں بو کر پنیری پیدا کریں۔ جب پودے تین چار انچہ اُونچے ہو جاویں تو انھیں اُکھاڑ کر یا تو گملوں میں ایک ایک کر کے لگا دیں یا کیاریوں میں اِس طرح پر لگا دیں کہ ہر ایک

پودے کا چوگرد باہمی فاصلہ ایک ایک فٹ کے قریب ہو - سرما کی سیوورِی کو پہاڑوں میں یا تو قلموں کے ذریعہ بوتے ہیں یا پُرانے پودوں کی جڑوں کو نکال کر ایک ایک کر کے لگا دیتے ہیں- مگر میدانوں میں بالعموم بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کیجاتی ہے- اسکی بھی تخم ریزی گرما کی سیووری کی طرح ماہ اکتوبر میں کی جاتی ہے- اِس کے پودوں کا بھی کیاریوں میں چوگرد فاصلہ ایک ایک فٹ کے قریب کافی ہے- گملوں میں ایک ایک پودا لگا دینا چاہیئے- اُونچے پہاڑوں پر جڑیں ماہ مارچ میں لگا سکتے ہیں- اور قلمیں ماہ اپریل یا موسم برسات میں +

عام کیفیت- گرما کی سیووری کے سروں کے پتّے اُس وقت کاٹ لینے چاہئیں جبکہ وہ پھُولنے لگیں- اسی طرح سے سرما کی سیووری کے سروں کے پتّے وسط موسم گرما میں کاٹ لینے عین مُناسب ہیں- پتّوں کو دو تین دن سایہ میں خُشک کر کے بوتلوں میں بند کر دینا چاہیئے +

اریپا

(Thymus Vulgaris)

(Thyme)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اریپا	تھایئم

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
ماہ اکتوبر	وسط مارچ سے اخیر مئی تک

بیان و استعمال

اِسکی کاشت اسکے خوشبو دار پتوں کے لیئے کیجاتی ہے جنھیں بطور مصالحہ کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے ؛

طریق کاشت یہ ایک نازک پودا ہے۔اس لیئے میدانوں میں اسکی کاشت بجائے کھُلی کیاریوں میں کرنے کے گملوں میں کرنی چاہیئے۔ ماہ اکتوبر میں گملوں کو کسی قدر سایہ دار جگہہ میں رکھکر مرکّب مٹّی سے پُر کر دینا چاہیئے۔ (مرکّب مٹّی سے یہاں مُراد یہ ہے کہ ایک حصّہ دریا کا بالُو ریت۔ ایک حصّہ باغیچہ کی عمدہ مٹّی اور ایک حصّہ بوسیدہ پتّوں کی کھاد کو خُوب ملاکر باریک کرلیں) بعد ازاں گملوں میں بیج چھڑکواں بو کر اُوپر سے بُہت ہلکا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں۔اور ساتھ ہی ٹین کے فوّاسے

سے تھوڑا سا پانی دیدیں۔ اسی طرح تیسرے چوتھے ہلکا سا پانی دیتے رہیں۔ جب یہ پنیری دو تین انچہ اُونچی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ لیں اور ایک ایک پودے کو ایک ایک چھوٹے گملے میں لگا دیں ان گملوں میں بھی وہی مرکّب مٹّی بھریں جسکے بنانے کی ابھی ترکیب لکھی گئی ہے۔ مہینہ دو مہینہ بعد جب پودے تناور ہو جاویں تو تیسری مرتبہ اُنھیں اکھاڑ اُکھاڑ کر ایک ایک پودا ایک ایک بڑے گملے میں لگا دیں۔ مگر ان بڑے گملوں میں بھی وہی مرکب مٹّی بھرنی چاہیئے۔ جسکی ترکیب شروع میں بتا دی گئی ہے۔ پانی ہمیشہ اِسقدر دینا چاہیئے کہ گملوں کی مٹّی بالکل خُشک نہ ہو جاوے۔ تر رہے مگر کبھی زیادہ پانی نہیں دینا چاہیئے۔ برسات میں یہ پودے مُشکل سے بچتے ہیں۔ اسلیئے ہر سال نئے بونا مُناسب ہے سرے کے پتّے موسمِ گرما میں کاٹ کر دو تین دن سایہ میں سُکھا لینے چاہئیں۔ اور پھر بوتلوں میں بند کر کے آیندہ استعمال کے لیئے رکھ چھوڑیں ؛

عام کیفیت اگر پہاڑوں میں اسے بونا منظور ہو تو تخم ریزی موسمِ بہار یا شروع موسمِ گرما میں کرنی چاہیئے۔ پنیری کو ایک سال تک گملوں میں ہی رہنے دیں بعد ازاں اُکھاڑ کر کھُلی کیاریوں میں لگا سکتے ہیں۔ جب تک پودے گملوں میں رہیں تب تک کسی قدر انھیں سایہ میں رکھنا چاہیئے مگر جب کیاریوں میں لگا دیں تو وہاں کسی قسم کا سایہ درکار نہیں ہوتا سخت اور نشیب کی زمینیں اسکی کاشت کے لیئے موزوں نہیں ہیں۔ درحقیقت بہت اچھا مصالحہ ہے۔ اِس لیئے اسکی کاشت پر توجہ کرنی چاہیئے ؛

ٹے رے گن

(Artemesia Dracunculus)
(Tarragon)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ٹے رے گن ۔

موسمِ کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
شروع اکتوبر سے اخیر نومبر تک	شروع اپریل سے اخیر مئی تک

بیان واستعمال

اس پودے کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہایت خوشبو دار ہوتے ہیں جنھیں بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت کیاریوں کو درست کرکے ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر آدہ آدہ انچہ گہری قطاریں بنانی چاہئیں۔ ان میں بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب وہ پھوٹ آویں اور دو تین انچہ اونچے ہو جاویں تو انھیں اس طرح سے چھانٹ دیں کہ ہر ایک پودے کی باہمی دوری قریب اٹھارہ اٹھارہ انچہ کے رہ جاوے۔ پندرھویں سولھویں نلائی کرتے رہیں۔ اور اگر موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دے دینا کافی ہے +

عام کیفیت ۔ موسم گرما میں اسکے پتے کاٹ لینے چاہئیں اور بوتلوں میں بند کرکے آیندہ استعمال کے لیئے رکھ چھوڑیں +
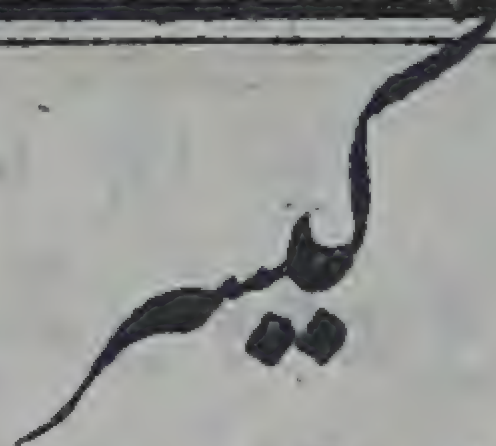
کیسر

(Crocus Sativus)

(Saffron)

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سیفرن	کیسر

بیان و استعمال

کیسر کی نسبت اسوقت عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سوائے کشمیر کے اور کسی جگھہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے البتہ یہ امر واقعہ ہے کہ ریاست کشمیر کے ایک حصہ میں اسکی کاشت مدت دراز سے کی جاتی ہے۔ اس لیئے تمام کشمیر زعفران زار مشہور ہو گیا ہے۔چونکہ اسکی کاشت نہایت محدود ہے اس لیئے اصل کیسر گراں اور کمیاب ہے۔بازاروں میں سستے داموں جو کیسر بکتا ہے اُسمیں زیادہ تر کسم (Carthamus Tinctorius (Safflower)) کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اصل کیسر کی کمی کے سبب نقلی کیسر بہت بننے لگا ہے۔چنانچہ دہلی میں نقلی کیسر اسطرح سے بناتے ہیں کہ ہرے پیاز کی سُوت کے مانند باریک جڑوں کو خُوب پانی میں صاف کرکے تیز قینچی سے باریک باریک کتر لیتے ہیں۔ پھر ہار سنگھار کے پھُولوں کو جوش دیکر اُسمیں رنگ لیتے ہیں اور سایہ میں خُشک کر کے ڈبیوں میں بھر دیتے ہیں بیچ بیچ میں کسی قدر اصل کیسر بھی خوشبو دینے کے لیئے رکھدیتے ہیں۔ یہ

نقلی کیسر چار آنہ چھ آنہ تولہ بِک جاتا ہے۔

جنوبی یورُپ میں زعفران کی بُہت کاشت کی جاتی ہے۔کیسر ہندوستان میں کھانوں میں بطور مصالحہ رنگ اور خوشبو دینے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے یا ادویات کے کام میں آتا ہے۔نیز اِسکا عطر بھی کھینچا جاتا ہے جو بُہت گراں بِکتا ہے +

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ" کیسر کی کاشت بُہت تھوڑی سی جگہہ میں بمقام پام پور مُتصل سرینگر (واقع ریاست کشمیر) کی جاتی ہے علیٰ موقعہ پر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ کیسر کی گٹھیاں ماہ جُون میں لگائی جاتی ہیں۔اور اُنھیں پانی نہیں دیا جاتا۔نیز یہ کہ زیادہ پانی دینے سے کیسر کی فصل کو نقصان پُہنچتا ہے۔ دس۱۰ بارہ۱۲ برس کے بعد جبکہ گٹھیاں پُرانی ہو جاتی ہیں تو اُنھیں نکال دیتے ہیں اور اُنکی جگہہ اور نئی لگا دیتے ہیں۔ماہ اکتوبر میں کیسر پُھولتا ہے اور اُس وقت اُسے چُن لیا جاتا ہے۔ کیسر کے پُھول بُہت خُوبصُورت ہوتے ہیں۔مَیں ۱۸۶۶ء میں کیسر کی چند گٹھیاں اپنے ساتھ وہاں سے لاہور لے آیا اور اُنھیں لگا دیا تھا۔ اگلے موسم بہار میں کیسر کے پودوں پر پُھول آ گیا تھا"

گویا ۱۸۶۶ء میں ڈاکٹر صاحب کو خاص لاہور میں کیسر کی کاشت میں کامیابی ہوئی تھی جب لاہور میں ایک مرتبہ کامیابی ہوئی تو کوئی وجہ بظاہر نظر نہیں آتی کہ میدانوں میں اگر توجّہ کے ساتھ اسکی کاشت کیجاوے تو کیوں نتیجہ اچھا نہ نکلے (جلندھر) (چھاونی) میں ایک یورپین صاحب کسی جگہہ سے کیسر

کی گٹھیاں اپنے باغیچہ میں لگانے کے لیئے لائے تھے۔ اتفاق سے وہ مہینہ ڈیڑہ مہینہ اُنکے صندوقچہ میں پڑی رہیں اُنھیں نکالنا یاد نہیں رہا۔ بعد ازاں اُنھیں خیال آیا اور گٹھیوں کو نکال کر لگا دیا گیا۔ بہت جلد وہ سرسبز ہوگئیں اور پودے خوب بڑھنے لگے۔ مگر افسوس کہ اُنکی یک بیک تبدیلی ہوگئی۔ اور اُنکے بعد باغیچہ کئی مہینہ تک کس مپرسی کی حالت میں رہا۔ اس لیئے کیسر کے پودے خشک ہو گئے ؛

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہر سال کسی قدر کیسر ملک فارس سے براہ افغانستان ہندوستان میں آتا ہے۔ بہر حال اِس کی کاشت کے تجربات میدانوں اور پہاڑوں میں شوق سے لگاتار کرنے چاہئیں؛

ہینگ

(Ferula Assaffoetida)

(Assaffoetida)

بیان و استعمال

ہینگ کی نسبت بعض اشخاص کے عجیب و غریب خیالات ہیں۔ اِس کا زیادہ تر استعمال بطور مصالحہ ہوتا ہے۔ مگر ادویات میں بھی یہ کام آتی ہے ؛

ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب فرماتے ہیں کہ وادیٔ خاگان میں ہینگ کا پودا خود رو پایا جاتا ہے۔ بلکہ سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں آٹھ ہزار فٹ کی بلندی سے بھی اُوپر کہیں کہیں یہ نظر آجاتا ہے۔ ڈاکٹر کلگھارن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "ڈاکٹر فلکونر صاحب نے مقام اسکرڈو سے ہینگ کے پودوں کے بیج منگوا کر کوہ منصوری پر کھُلی جگہہ میں بوئے اور بہت جلد ہینگ کے پودے پیدا ہو گئے" اِس بیان سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جب ہینگ کے پودے کوہ منصوری پر باسانی تمام بیجوں کے ذریعہ پیدا ہو گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اور پہاڑوں پر اُسی آسانی سے نہ ہو جاویں۔ مجھے یہ تحقیق نہیں ہوا کہ ہینگ کی کاشت کے تجربات کبھی میدانوں میں بھی کیئے گئے ہیں یا نہیں۔ مگر میرا قیاس ہے کہ اگر دلی شوق سے کیئے

جاویں تو غالب ہے کہ کامیابی ہو جاوے۔ بالفرض اگر میدانوں میں نہو تو پہاڑوں پر ہی سہی۔ پہاڑ کے باشندوں کو ایک نئی تجارت کی شے مل جاوے گی جس سے وہ اپنی آمدنی کو آسانی سے بڑھا سکتے ہیں۔

اِس وقت ہندوستان میں افغانستان سے ہر سال سینکڑوں من ہینگ آکر اچھے داموں بلا تردّد فروخت ہو جاتی ہے۔ اگر ہندوستان میں ہی یہ چیز افراط سے پیدا ہونے لگے تو زیادہ فائدہ کی صُورت ہو سکتی ہے۔

افغانستان میں ہینگ کے پودے میدانوں اور پہاڑوں پر خود رو پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ درۂ بولان کی شمالی پہاڑیوں سے ہینگ زیادہ تر حاصل کی جاتی ہے۔ افغانستان میں ماہ اپریل و مئی میں ہینگ کے پودوں کی جڑوں کے چاروں طرف کسی تیز کلھاڑی یا چاقو وغیرہ سے ٹک دیئے جاتے ہیں۔ شگاف ہوتے ہی دُودھ نکلنا شروع ہو جاتا ہے جو ہوا سے فی الفور جَم جاتا ہے۔ یہ جما ہوا دُودھ "**ہینگ**" کہلاتا ہے۔ بیلیُو صاحب لکھتے ہیں کہ افغانستان میں ہینگ کے پتّوں کا ساگ بناتے ہیں۔ اور پودے کی نرم نرم کونپلوں کو مکھن میں نمک مصالحہ دے کر تلتے ہیں اور شوق سے کھاتے ہیں۔

میں نے ذاتی طور پر جو ہینگ کے پودے کی نسبت ابتک تحقیقات کی ہے وہ یہ ہے کہ ہینگ کا پودا قد اور صُورت میں ڈنڈا تھور کے پودے کے مُشابہ ہوتا ہے اسکے تنہ اور جڑ پر چھوٹی سی تیز کلھاڑی سے ٹک

دیئے جاتے ہیں۔اِس عمل کے بعد گوند خود بخود نکل کر جَم جاتا ہے۔ اُسے جمع کر لیتے ہیں۔اِس وقت تک یہ گوند اصل ہینگ ہوتا ہے مگر بیوپاری اِس خالص گوند میں آمیزش کر دیتے ہیں۔کُچھ تو ہینگ کے پودے کی جڑ کو سُکھا کر اور اُس کا آٹا کر کے گوند میں شامل کر دیتے ہیں اور کچھ بیسن اور جَو کا میدہ وغیرہ ملا دیتے ہیں۔یہی مال ہندوستان میں فروخت کے لیئے آتا ہے۔ہینگ کے پودے کی نسبت حال میں مینے جناب گوبلن صاحب سے دریافت کیا تھا وہ لکھتے ہیں کہ "یورُپ کے بوٹے تک گارڈنز میں ہینگ کا پودا مینے بطور عجائبات دیکھا ہے۔عام طور پر نہیں پایا جاتا۔کوہ منصوری پر کئی مرتبہ اسے لگایا گیا مگر ہر مرتبہ بہت جلد ضائع ہو گیا۔اسکے پتے (Fennel) بڑی سونف کے پتّوں کے بہت مُشابہ ہوتے ہیں لیکن زیادہ لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ اسکی جڑ موٹی اور گداز ہوتی ہے۔جن مقامات میں یہ خود رو پایا جاتا ہے وہاں کی آب و ہوا بالعموم جاڑوں میں بہت سرد اور گرمیوں میں گرم اور خُشک ہوتی ہے۔کوہ منصوری پر اس پودے کی جڑ ہمیشہ برسات میں گل جاتی تھی بظاہر جنوبی حصّہ کوہ ہمالیہ کی بارشیں اس پودے کے حسب حال نہیں معلوم ہوتیں۔اور یہی وجہ ہے کہ اِن اطراف میں اسکی کاشت میں کامیابی نہیں ہوتی"

اگر ہندوستان کے مختلف حصّوں میں اسکی کاشت کے مُتواتر تجربات شوق اور احتیاط کے ساتھ کیئے جاویں تو بہت جلد حوصلہ افزا نتیجہ نکل سکتا ہے +

Botanic Gardens ←

پمبش

(*Rheum Rhaponticum*)
(*Rheum Emodi*)
(*Rheum Moorcroftianum*)
(*Rheum Spiciforme*)
(*Rhubarb*)

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پمبش	رہو بارب

موسم کاشت

(میدانوں میں)	(پہاڑوں میں)
کاشت نہیں کی جاتی	شروع مارچ سے اخیر اپریل تک

بیان و استعمال

میدانوں میں پمبش کی کاشت میں کامیابی نہیں ہوتی۔پہاڑوں میں یہ خاطر خواہ پیدا ہو جاتی ہے۔اسکی کاشت اسکے پتوں ڈنٹھلوں اور جڑوں کے لیئے کی جاتی ہے۔اسکے پتّوں کی چٹنی پیستے ہیں۔ساگ بھی بنا لیتے ہیں۔ سُکھا کر رکھ چھوڑتے ہیں اور حسب ضرورت بھگو کر بطور سُوکھے پودینہ کے استعمال کرتے ہیں۔اسکے ڈنٹھلوں اور گندلوں کی بھی چٹنی بنتی ہے اور اُبال کر ساگ بنایا جاتا ہے۔اسکی جڑ ریوند چینی

کہلاتی ہے اور یہ ادویات میں کام آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اسکے پھول بھی کھائے جاتے ہیں۔ افغانستان میں اسے "رواش" کہتے ہیں۔ اور وہاں یہ پودا جنگلوں میں بکثرت خود رو پایا جاتا ہے۔ افغانستان میں اسکے ڈنٹھلوں کو کچا بھی کھا جاتے ہیں اور اُن کا کاٹ کاٹ کر اچار بھی ڈال دیتے ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ پمبش کی جڑ علاقہ گڑھوال میں مجیٹھ کے ساتھ ملائی جاتی ہے۔ اور اس سے سُرخ رنگ رنگنے کا کام لیتے ہیں۔ اہلِ یورپ بھی اسکے ڈنٹھلوں سے ایک قسم کا اچار بناتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ میں یہ پودا بقول ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب چھ ہزار دو سو فٹ کی بلندی سے لیکر سترہ ہزار فٹ کی بلندی تک خود رو پایا جاتا ہے۔

طریق کاشت میدانوں میں اسکی کاشت کرنا فضول ہے۔ اگر میدانوں میں ماہ اکتوبر میں تخم ریزی کیجاوے تو بیج پھوٹ آتے ہیں اور پودے بھی کچھ بڑے ہو جاتے ہیں لیکن موسم گرما کے شروع ہوتے ہی وہ رُخصت ہو جاتے ہیں ✦

پہاڑوں میں اسے جہاں چاہیں بو سکتے ہیں۔ لیکن اُن باغیچوں میں جو شمال رویہ ہوتے ہیں پمبش خُوب نشو و نما ہوتی ہے۔ موسم بہار میں گملوں یا کھُلے ہوئے صندوقوں میں عمدہ باغیچہ کی مٹّی بھر کر بیج چھڑکواں بو دیں۔ جب پودے دو تین ابتدائی پتیاں بدل لیں تو اُنھیں اُکھاڑ اُکھاڑ کر کسی قدر سایہ دار جگہہ میں تین تین فٹ کے چو گرد فاصلہ پر لگادیں۔ جہاں یہ پودے لگائے جاویں وہاں کی زمین عمدہ طاقت ور

اور مرطوب ہونی چاہیئے لیکن ڈھال اچھی ہو ورنہ اگر پانی رُکا کریگا تو برسات میں ان پودوں کی جڑیں گل جاوینگی مہینہ میں ایک مرتبہ جڑوں کے ارد گرد گوڈ دیا کریں اور ناکارہ خار و خس نکال دیا کریں تاکہ پودوں کے بڑھنے میں فرق نہ آوے۔ ہر سال موسم خزاں میں خوب بوسیدہ کھاد مجموعہ جس میں گوبر کا جزو زیادہ ہو جڑوں کے ارد گرد تھالے کھود کر دیدیا کریں۔ اور پھر سطح کو ہموار کر دیں۔ بونے کے دن سے دو سال بعد جاکر پہلی فصل طیار ہوتی ہے بعد ازاں اگر غور و پرداخت رکھی جاوے تو سالہا سال تک پیدا وار حاصل کر سکتے ہیں ؛

عام کیفیت۔ اسکے ڈنٹھلوں کو سُکھا کر پنساری "ریباس" کے نام سے ادویات کے لیئے فروخت کرتے ہیں۔ ریباس زیادہ تر افغانستان سے ہندوستان میں آتی ہے ؛

تمت
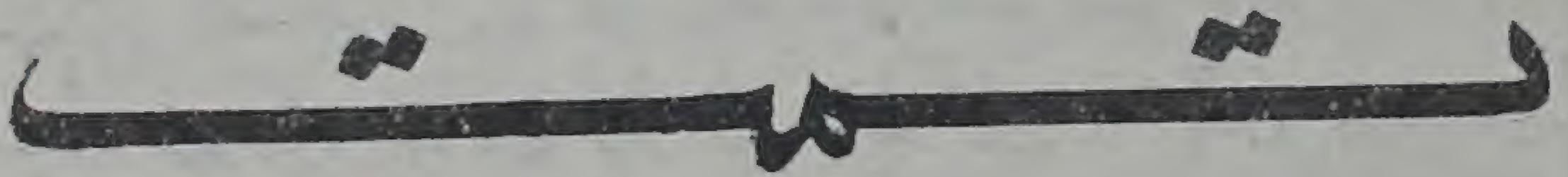
بقلم احقر غلام رسول کاپی نویس پنجابی ساکن چنڈیالہ ڈھاب والہ ضلع گوجرانوالہ

امور قابل اضافہ

(ہر ایک ترکاری کے بیان میں مندرجۂ ذیل ہدایات اور اضافہ کر لینی چاہئیں)

ٹنڈس

(طریق کاشت کے ضمن میں) ٹنڈس بونے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے ؛
"ٹنڈس کے بیج چھ سات دن پانی میں تر رکھیں تا کہ پوست نرم اور مغز پھول جاوے۔ جس زمین میں انھیں بونا مدّ نظر ہو اسکے اوپر بوسیدہ کھاد مجموعہ بچھا کر ہل چلوا دیں۔ بعد از ان پانی چھوڑوا دیں۔ جب زاید تری دور ہو جاوے تو سہاگا پھروا کر بیجوں کو چھڑکواں بو دینا چاہیئے تخم ریزی کے بعد باآہستگی دو بارہ سہاگا پھروا دیں تا کہ بیج ڈھپ جاویں آٹھ دس دن کے اندر پودے بر آمد ہو جاویں گے۔ بیس۲۰ پچیس۲۵ دن بعد گڈائی (نلائی) شروع کرا دیں۔ ایک مہینہ میں پانچ مرتبہ گڈائی ہونی چاہیئے۔ ہر ایک گڈائی کے بعد ساتھ ساتھ کھرپہ سے تھاپ کر مٹی کو باریک کر دیں۔ جب پودوں کی بیلیں چلنے لگیں اور پتوں پر رواں سا نکل آوے تو کھیت میں کیارے بنا کر حسب ضرورت آبپاشی کرتے رہیں ؛

خربزہ

(طریق کاشت کے ضمن میں) بونے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے

"جس طرح سے ٹنڈس بونے کی ابھی ترکیب لکھی گئی ہے اُسیطرح خربزے بوتے ہیں۔ البتہ بیجوں کو بجائے چھ سات دن پانی میں تر رکھنے کے صرف ایک رات بھگونا کافی ہے +

کھیرا

(طریق کاشت کے ضمن میں)

ایک تجربہ کار صاحب لکھتے ہیں کہ اگر ذیل کی ترکیب سے کھیرے بوئے جاویں تو پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے:۔

"کھیت میں باریک اور بوسیدہ کھاد مجموعہ بچھا کر گہرا ہل چلوا دیں بعد از اں پانی دلوا دیں۔جب تری اعتدال پر آجاوے تو چار چار فٹ کے فاصلہ پر قطاریں بنا لیں۔ قطاروں کے دونوں جانب چھ چھ انچہ کی دُوری پر ایک ایک بیج بو دیں جبتک بیل نہ چلے دسویں بارھویں گڈائی کرتے رہیں۔آبپاشی ہفتہ میں دو مرتبہ ہونی چاہیئے۔جب پھل لگنے شروع ہو جاویں تو روز مرہ یا ایک دن ناغہ کر کے صبح یا شام کے وقت پانی دیتے رہیں۔اگر برسات میں بھی آبپاشی ہوتی رہے تو کچھ مُضایقہ نہیں ہے۔ کیونکہ آب چاہ سے پھل زیادہ آتا ہے +

ککڑی

(طریق کاشت کے ضمن میں)

ککڑی کے بیج بھی کھیرے کی طرح قطاروں کے دونوں طرف چھ چھ انچہ کی دوری پر بونے چاہئیں +

مُولی

(سینگروں کے ضمن میں)

عام طور پر مُولی کو کاٹ کر بونے سے چھوٹی قسم کے سینگرے پیدا ہو جاتے ہیں مگر ایک قسم سینگروں کی علیحدہ بھی ہے۔ یہ صِرف بیجوں سے بوئے جاتے ہیں اور انکی جڑ میں مُولی نہیں ہوتی۔ یہ سینگرے خوش ذائقہ اور قریب ایک ایک ہاتھ کے لنبے ہوتے ہیں !!

لوکی

(طریق کاشت کے ضمن میں)

ایک لمبی قسم کی لوکی ماہ اگست میں بوئی جاتی ہے۔ جعفری چھپر یا جھانکڑوں پر بیلیں چڑھا دیتے ہیں۔ بعض بعض لوکیاں چھ چھ سات سات فٹ لمبی ہو جاتی ہیں۔ جاڑے کے شروع میں خُوب لگتی ہیں۔ لیکن جب کوہر زیادہ پڑنے لگجاتی ہے اُسوقت اِسکی بیلیں ماری جاتی ہیں اگر کوہر سے بچاؤ رہے تو جاڑے بھر لوکیاں اُترتی رہتی ہیں +

GREAT EASTERN HOTEL CO., LD., CALCUTTA

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی لمیٹڈ

گماشتہ میسرز سٹن اینڈ سنز

یہ کارخانہ تمام دنیا میں ممتاز ہے۔ اور ہر قسم کے پھول اور ترکاریوں وغیرہ کے تخم اس سے نہایت عمدہ اور تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں۔ مفصل حال ان کی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تھوڑی مقدار کے خریداروں کی آسانی کے لئے ہر قسم کے تخم چھوٹے صندوقچوں میں بند کئے گئے ہیں اور حسب فرمایش بھیجے جاتے ہیں۔ ذیل میں اُن کے نرخ لکھے جاتے ہیں :-

پھولوں کے بیج ایک صندوقچہ میں ۲۰ اقسام قیمت نقد ۲ روپیہ
ترکاریوں کے تخم ایک صندوقچہ میں ۲۵ اقسام قیمت نقد چھ روپیہ
" " ۳۰ اقسام " نو روپیہ

ترکاریوں کے تخم ایک صندوقچہ میں ۴۲ اقسام قیمت نقد ۹/۱۱
پھول اور ترکاریوں کے بیج ایک صندوقچہ میں ۴۲ اقسام قیمت نقد ۹/۱۲

اس سے کم مقدار میں بھی ہر قسم کے چھوٹے چھوٹے پولندوں میں موجود ہیں ہر ایک قسم علیحدہ علیحدہ ہے۔ تخم سب یکساں ہیں۔ قیمت مقدار کی کمی بیشی پر مقرر کی گئی ہے۔ ہر ایک پولندہ ۵ آنہ سے لیکر ایک روپیہ ۸ آنہ تک قیمت کا موجود ہے۔ نقد قیمت بھیجکر طلب فرمائیے یا بصیغۂ قیمت طلب پارسل +

تخم گھاس۔ لوسرن اور مرغزاروں کی گھاس۔ مقدار تخم فی پولندہ پاؤ بھر ایک روپیہ

اقسام مٹر۔ فی کوارٹ ۲ روپیہ ۸ آنہ سے لیکر دو روپیہ بارہ آنہ تک فی پنٹ ایکروپیہ ۶ آنہ سے لیکر ایک روپیہ ۸ آنہ تک۔

اقسام سیم فی پنٹ ایک روپیہ ۶ آنہ سے لیکر ایک روپیہ ۸ آنہ تک +

درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجئے :-

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی لمیٹڈ کلکتہ

ضروری اشتہار

اکثر اصحاب نے یہ ایماء فرمایا ہے کہ سبزی ترکاری
"گھاس چارہ" پھل اور پھولوں کی کتابوں کا دیوناگری
بھاشا میں بھی شائع ہونا ضروری ہے تاکہ ہندی داں
اصحاب اور بالخصوص کنیاؤں اور استریوں کو ان مضامین
سے واقف ہونے کا موقع ملے۔ ہم اس تجویز کو بہت معقول
سمجھتے ہیں۔ لیکن سوال صرف خریداری کا ہے۔ اگر ہر ایک
کتاب کے لیئے ڈھائی ڈھائی سو درخواستیں بھی آجاویں
تو فی الفور کتابیں بھاشا میں چھپ کر تیار ہو سکتی ہیں
بلکہ ان میں کچھ اَور بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے ؛
درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں :-

منیجر امپیریل بُک ڈپو۔ چاندنی چوک دہلی

نوٹ

اِس کتاب میں تخم ریزی کے لیئے بیجوں کی مقدار بُشل - کوارٹ - اُونس وغیرہ میں دیگئی ہے - مینے بُہت کوشش کی کہ دیسی اوزان میں یہ مقدار لکھی جاوے مگر اب تک کامیابی نہیں ہوئی - وجہ یہ ہے کہ بُشل کوارٹ - اُونس وغیرہ در اصل اوزان نہیں ہیں بلکہ انگریزی پیمانے ہیں - مثلاً "بُشل ایک پیمانۂ غلّہ و بیجوں وغیرہ کا ہے جو ۴۲ ء ۲۱۵۰ مکعب انچہ کا ہوتا ہے - اِس میں آٹھ گیلن گیہوں آتے ہیں - اور یہ ایک گیلن مساوی ۸ پونڈ یعنی چار سیر کے ہوتا ہے" اور بڑی دقت یہ پیش آئی ہے کہ ایک پیمانہ میں مختلف اقسام کے بیج یکساں وزن کے نہیں اُترتے - مثلاً ایک بُشل کے پیمانے میں اگر مٹر کے بیج بھر کر تولے جاویں گے تو وہ بوجہ جسامت میں بڑے ہونے کے جگہہ زیادہ گھیریں گے - اور وزن میں بمقابلہ رائی کے بیجوں کے کم نکلیں گے - یعنی رائی کے بیج بوجہ چھوٹے ہونے کے جگہہ کم لیں گے - اِس لیئے وزن میں مٹر کے بیجوں کی نسبت زیادہ ہوں گے - نیز یہ انگریزی پیمانے ہندوستان میں کمیاب ہیں - البتہ ہر ایک ترکاری کے تخم جس مقدار میں مطلوب ہوں تخم فروشوں سے فرمایش کرنے پر دستیاب ہو سکتے ہیں +

ہندوستان کے بھی بعض مقامات میں غلّہ وغیرہ کے پیمانے پائے جاتے ہیں مگر اُن میں بھی دو مختلف قسم کے غلّے یکساں وزن میں نہیں اُتر سکتے +

غلط نامہ

التماس۔ براہ مہربانی اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل غلطیاں درست کر لیجئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[صفحہ ۱۷۳ سے پہلے بجائے ۱۷۲ کے ۱۰۲ غلطی سے چھپ گیا ہے]							
۳۴	+	استعمال	بیان و استعمال	۱۵۵	۵	پچاشش	پچاسس
۵۸	۱۲	+	موسم کاشت	۱۵۶	۱۷	بویا جانا	بویا جاتا
۷۰	۷	۵۰ گز لبی	۵۰ گز لمبی	۱۵۸	۵	گُملے	گملے
"	۱۴	سے ٹریو	سے ٹائیو۔یام	"	۷	انگلی	اُنگلی
۷۴	۲	Dioiea	Dioica	۱۵۹	۱۱	Morning	Moringa
۸۱	۱۶	انے	انکے	۱۴۷	+	Bulbous	Bulbous
۸۶	۱۸	ناڈوں	ناٹڈوں			=Rooted	-rooted
۹۱	۱۹	ہو جاتاہے	ہو جاتا ہے	۱۷۸	۱۷	سوٹ	سُوٹ
۹۵	۴	Zingiler	Zingiber	"	۱۸	"	"
۱۰۲	+	گلوب	گوب	۱۸۳	۹	کھرپی	کھُرپی
۱۱۷	۴	Brat	Beet	۱۸۶	۱۲	انڈآیو	انڈائیو
۱۲۶	۱۴	گُموں	گملوں	۲۵۴	۱۵	(چھاونی)	جلندہر (چھاونی)
۱۳۲	۱۰	کرسن مثلاری	کرس سلاڈی				تمت

Cloves لونگ

Black pepper کالی مرچ گول مرچ

مصالح

انگریزی	ہندوستانی	کشمیری
Aniseed	سونف	بادیانہ
Sweet Basil	تلسی - ریحان	بہ بر
Caraway	زیرہ	زیوٗر
Onion	پیاز	پران
Garlic	لہسن	روہن
Coriander	دھنیا - کشنیز	دانہ دل
Lovage	اجوائن	جاوین
Marjoram	بن تلسی	ون بہ بر
Mint	پودینہ	پُدنہ
Saffron	کیسر - زعفران	کونگ
Assafoetida	ہینگ	یینگہ
pepper. Chilli	لال مرچ	مرزہ وانگن
Ginger	سونٹھ - ادرک	شونٹھ - ادرک
Cockscomb	مرغ کیس - تاج خروس	مہ ول
Turmeric	ہلدی	لیدر
Menth		ویتہ
		آسر
Cardamums	الائچی	آلہ
Cinnamon	دارچینی	دال چین
		بڑہ آلہ

خودرو کشمیری ترکاریاں

انگریزی	ہندوستانی	کشمیری
Malva rotundifolia		سوژل
Amarantus	چولائی-لال ساگ	لِسہ
sorrel Rumex	باجی ساگ کھٹا پالک یا چوکا پالک	اوبُج
purslane	کلفہ-خرفہ	نُنر
Album	باتھو-بتھوا	کُنہ
Dioscorea deltoidea		کرژ
		ہند ہیدانی
polygonum polystachyum		ژُدکہ لُدر
Rhubarb Rheum.	پمبش	پمبہ ہاک
Dipsacus inermis		اوبل ہاک
		لےگاسہ
capsella Bursa-pastoris		کرالہ منڈ
Mushroom morel	کھمب-ڈھینگری	ہیڈر کنگچھ